قال اللہ تعالیٰ

كلما دخل عليها زكريا المحراب وجد عندها رزقا قال يامريم انى لك هذا قالت هو من عند الله ان الله يرزق من يشاء بغير حساب

آیت بالا سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ سے کرامتوں کا صدور ہوتا ہے اور ذکر فرمانے سے معلوم ہوا کہ کرامات کا ذکر کرنا منافع دینیہ کیلئے مطلوب ہے اور مقصود یعنی تحصیل رضا و تقویت ایمان میں معین ہے اسلئے کتاب

جمال الاولیاء

ترجمہ کتاب لامع علامات الاولیاء جو تلخیص ہے جامع کرامات الاولیاء مؤلفہ شیخ یوسف بن اسمعیل نبہانی کی جس کی تالیف کا اختتام ۱۳۲۴ھ میں ہوا اور ۱۳۲۹ھ میں مصر میں طبع ہوئی ہے

جسکے معتدبہ حصہ کی تلخیص ایک خاص معیار پر
حضرت اقدس حکیم الامۃ مجدد الملۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی ادام اللہ فیوضہم نے فرمائی اور حضرت دام ظلہم العالی کے ارشاد سے بقیہ کتاب کی تلخیص اُسی معیار پر اور کُل کا ترجمہ احقر جمیل احمد تھانوی نے کیا

باہتمام جناب مولانا شبیر علی صاحب دام مجدہم
مالک مطبع اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفرنگر و مدیر رسالہ النور والمطبع
زیور طبع سے آراستہ ہوئی

DATA ENTERED

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۷۰۶
۱۷/۱/۱۶۰
۲/۱۵۱

تمہید

ترجمہ کتاب لامع علامات الاولیاء + تلخیص کتاب جامع کرامات الاولیاء

بعد الحمد والصلوۃ ۔ جامع کرامات الاولیاء ۔ ایک کتاب ہے جسکو شیخ ابو یوسف ابن اسمٰعیل نبہانی نے چالیس سے زائد کتب معتبرہ سے لیکر ۱۳۲۷ھ میں تالیف فرمایا ہے جس مقصود کیلئے مین نے روض الریاحین کا ترجمہ کرایا ہے جو نزہۃ البساتین کے لقب سے شائع ہے اُسی غرض کی تقویت کیلئے اس کتاب کا ترجمہ کرانیکا بھی خیال آیا مگر بعض خاص مصلحتون سے ترجمہ کیلئے اس کتاب کی تلخیص[۵] مناسب معلوم ہوئی مثلاً بعض مضامین کا عام فہم نہ ہونا بعض حکایات کا روض الریاحین سے ماخوذ ہونا جنکا ترجمہ نزہۃ البساتین مین آچکا ہے یا کسی حکایت مین بین فائدہ کا ظاہر نہ ہونا یا بظاہر کسی امر خلاف سُنّت کا مُوہم ہونا وامثال ذلک اور تلخیص کا نام لامع علامات الاولیاء تجویز کرتا ہون اس بنا پر کہ خوارق منجملہ علامات ولایت کے ایک ظاہر علامت ہے اب بعد تلخیص اسکا ترجمہ بنام خدا عزیزی مولوی جمیل احمد سلمہ کے ہاتون شروع کراتا ہون اسکا اتمام پھر طبع کا انتظام بھی خدا کے نام پر چھوڑتا ہون اور بمناسبت معنے نام تلخیص و لفظِ نام مترجم اس کا نام جمال الاولیاء تجویز کرتا ہون اور اس احتمال پر کہ شاید کسیکو خود متن تلخیص کے چھاپنے کا شوق ہو ترجمہ کیساتھ اصل کتاب سے مقامات ماخوذہ کا پورا پتہ بھی ملحق کرتا ہون[۵] اُن مقامات کے جمع کر لینے سے متنِ تلخیص مرتب ہوجاویگا وباللہ التوفیق وھو فی کل خیر معین ورفیق ۔ کتبہ اشرف علی ۱۵ محرم للعہ سنہ ۱۳۴۹ھ

عہ[۵] کتاب کی دو جلدین ہین جلد اول کی تلخیص صفحہ ۱۵۲ سطر ۵ تک اور جلد ثانی کی صفحہ ۲ سطر ۱۳ تک حضرت اقدس افاض اللہ علینا فیوضھم نے فرمائی پھر آگے اُس معیار پر جو حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا تھا احقر مترجم نے کی ہے ۱۲ مترجم عہ[۵] جو یقینی طور سے ماخوذ معلوم ہوئی ہین وہ حذف کیگئی ہین اور جنمین شبہ رہا وہ باقی ہین ۱۲ مترجم سہ[۵] یہ اسطرح ہے کہ ایک فہرست مدون کیگئی ہے جسمین صفحہ وسطر اور اول وآخر کے لفظ بھی دیدیئے گئے ہین جو انشاء اللہ اخیر مین درج کیجائیگی اور یہان ترجمہ مین یہ کر دیا گیا ہے کہ ایک مضمون جہان ختم ہوا ہے وہان اُس کا صفحہ وسطر اور اُسکی کل مقدار لکھدی گئی ہے پھر دوسرا جو شروع ہوا ہے ایک خط کھینچکر اُسکے شروع ہونے کا صفحہ وسطر لکھدیا گیا ہے ۱۲ مترجم للعہ[۵] یہ ترجمہ اولاً سنہ ۱۳۴۹ھ مین شروع کیا گیا تھا پھر بعض وجوہ سے ملتوی ہو گیا اور اب ۱۷ شوال سنہ ۱۳۵۹ھ کو کرامات صحابہ سے شروع ہوا ہے ۱۲ مترجم

تمہید مصنف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفین سارے جہانون کے پروردگار کیلئے ہین جسنے اپنے نیک بندون مین سے جسے جسے چاہا ایسی ایسی کرامتون کا شرف بخشا جو منجملہ معجزات انبیاء و مرسلین اور دین مبین کی صحت کی شاہد ہین اور صلوۃ و سلام افضل الانبیاء والمرسلین سید المخلوقات سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صادق امین صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جنکو تنہا کو سارے نبیون سے زیادہ معجزے عطا فرمائے جنکی امت کے اولیاء کو ان کرامتون سے معزز فرمایا جو اُن سب کرامات سے بالا و برتر ہے جن سے تمام اولیاء سابقین کو عزت بخشی ہے

امابعد یہ ایک کتاب ہے جس کا نام مین نے "جامع کرامات الاولیاء" رکھا ہے کیونکہ مین نے اس مین اولیاء کرام کی اس قدر کرامتین جمع کی ہین کہ جہانتک مجھے معلوم ہے اس سے پہلے کسی کتاب مین اسقدر کرامتین جمع نہین کی گئین پھر اگر معلوم ہوسکا ہے تو ہر کرامت کو صاحب کرامت کی طرف منسوب کیا ہے اور زیادہ تر ایسا ہی ہے ہان اگر کہین صاحب کرامت کا نام معلوم نہین ہوا تو راوی کی طرف منسوب کردیا ہے مگر ایسا کم ہے اور سوائے ان کرامتون کے جنکو مین نے خود مشاہدہ کیا ہے یا کسی دیکھنے والے نے مجھے بتایا ہے ہر کرامت کیلئے اُس کتاب کا حوالہ دیدیا ہے جس سے اُسکو نقل کی ہے، اب مین اُن کتابون کے نام بتاتا ہون جن سے مین نے اُن کرامتون کا ایک بڑا حصہ اخذ کیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ نہ اس موضوع پر اس کتاب کی کوئی نظیر موجود ہے اور نہ اسقدر کرامتین کسی اور کتاب مین مجتمع ہین وہ کتابین یہ ہین

(۱) مشکوۃ المصابیح مؤلفہ امام ولی الدین تبریزی رح جسکو امام موصوف نے ۷۳۷ھ مین تالیف فرمایا ہے مین نے اس کتاب سے معجزات کی سو۱۰۰ حدیثین[1] نقل کی ہین (۲) تفسیر کبیر مؤلفہ امام فخر الدین رازی رح متوفی سنہ ۶۰۶ھ مین نے اس کتاب سے اپنی کتاب کے مقدمہ مین کرامات کے اثبات کیلئے اور بہت صحابہؓ کی کرامتون مین بہت کچھ لیا ہے (۳) کتاب الاعتبار مؤلفہ امیر اسامۃ بن منقذ رح جنکی وفات دمشق مین سنہ ۵۸۴ھ مین ہوئی ہے (۴) رسالہ قشیریہ مؤلفہ ابوالقاسم قشیری جنکی وفات نیشاپور مین سنہ ۴۶۵ھ مین ہوئی ہے (۵) مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام مؤلفہ ابو عبد اللہ بن

---

[1] چونکہ احادیث و سیر مین یہ معجزات مذکور اور مشہور ہین اسلئے انکو تلخیص مین نہین لیا ۱۲ حضرت ملخص مدظلہم العالی۔

DATA ENTERED

Marfat.com

لعمان مراکشی متوفی ۸۵۳ھ (۶) روح القدس (۷) فتوحات مکیہ (۸) مواقع النجوم (۹) المحاضرات ہرچہار مولفہ شیخ اکبر سیدی محی الدین ابن عربی متوفی ۶۳۶ھ (۱۰) روض الریاحین (۱۱) نشر المحاسن ہر دو مولفہ امام یافعی رح متوفی ۷۶۸ھ (۱۲) تفاح الارواح مؤلفہ کمال الدین محمد بن ابی الحسن علی السراج رفاعی قرشی شافعی جو قرن ہشتم کے بزرگون اور امام سبکی و امام ابن تیمیہ رح کے معاصرین مین سے ہین ان کی اس کتاب کی دو جلدین کرامات الاولیاء کے بیان مین ہین مگر مجھے صرف جلد اول دستیاب ہو سکی ہے (۱۳) شرح الحکم العطائیہ مولفہ عارف کامل ابن عباد رح متوفی ۷۹۲ھ (۱۴) تحفۃ الاحباب فی الکلام علی الاولیاء المدفونین بمصر مولفہ امام سخاوی جو قرن نہم کے بزرگون مین سے ہین اور اُن امام حافظ سخاوی کے علاوہ ہین جو مشہور ہے (۱۵) الاشارات لاماکن الزیارات فی دمشق الشام مولفہ ابن الحورانی جو قرن یازدھم کے بزرگون مین سے ہین (۱۶) تحفۃ الانام فی فضائل الشام مؤلفہ شیخ جلال الدین بصری دمشقی تالیف ۱۰۲۰ھ (۱۷) طبقات الخواص من اہل الیمن مؤلفہ امام زین الدین ابو العباس احمد بن احمد ابن عبد اللطیف شرجی زبیدی مصنف مختصر البخاری جن کا انتقال اُنکے وطن یمن کے ایک شہر زبید مین ۸۹۳ھ مین ہوا ہے (۱۸) الانس الجلیل مولفہ قاضی عبد الرحمن علیمی حنبلی متوفی ۹۲۷ھ (۱۹) الشقائق النعمانیہ مولفہ طاش کبری زادہ متوفی ۹۶۸ھ (۲۰) شرح قصیدہ تائیہ ابن حبیب صفدی (۲۱) نسمات الاسحار فی کرامات الاولیاء الاخیار ہر دو مؤلفہ سیدی شیخ علوان حموی متوفی ۹۳۶ھ یہ کتاب نسمات الاسحار پوری نہین ہے بلکہ ایسی ہے کہ گویا یہ کتاب کا مقدمہ ہے اور جناب مؤلف کتاب کو پورا نہین کر سکے (۲۲) قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر مولفہ شیخ محمد بن یحیی تاذفی حنبلی متوفی ۹۶۳ھ (۲۳) المنن الکبری (۲۴) البحر المورود (۲۵) الاجوبۃ المرضیہ (۲۶) الطبقات الکبری ہر چہار مؤلفہ امام عبد الوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ (۲۷) طبقات کبری (۲۸) طبقات صغری ہر دو مولفہ امام مناوی متوفی ۱۰۳۱ھ (۲۹) الابریز فی مناقب سیدی عبد العزیز الدباغ مؤلفہ ابن مبارک فاسی جسکی تالیف ۱۱۲۹ھ مین شروع ہوئی تھی (۳۰) المشرع الروی فی مناقب سادا تنا آل باعلوی مؤلفہ محمد بن ابی بکر الشلی باعلوی متوفی ۱۰۹۳ھ جو علمائے باعلویین کے اکابرین مین سے تھے (۳۱) الکواکب السائرہ فی اعیان المائۃ العاشرہ مولفہ شیخ محمد نجم الدین الغزی جن کی وفات شہر دمشق الشام مین ۱۰۶۱ھ مین

---

۵ تمہید ترجمہ ہذا ملاحظہ ہو ۱۲ حضرت ملخص مدظلہم العالی۔

Marfat.com

ہوئی ہے (۳۲) نفح الطیب مؤلفہ شہاب احمد المقری متوفی سنہ ۱۰۴۱ھ (۳۳) خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر مؤلفہ محبی جن کی وفات انکے وطن دمشق مین سنہ ۱۱۱۱ھ مین ہوئی ہے (۳۴) سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر مؤلفہ سید محمد خلیل مرادی مفتی شام متوفی سنہ ۱۲۰۶ھ (۳۵) تاریخ مصر مؤلفہ عبد الرحمن بن حسن الجبرتی متوفی سنہ ۱۲۳۷ھ (۳۶) شرح الطریقۃ المحمدیہ مولفہ سیدی عارف باللہ شیخ عبد الغنی نابلسی سنہ ۱۱۴۴ھ (۳۷) شرح قصیدہ بردہ مؤلفہ شیخ حسن عدوی بصری جن کا انتقال مصر مین سنہ ۱۳۰۳ھ مین ہوا ہے (۳۸) الحدائق الوردیہ فی اجلاء النقشبندیہ مولفہ عالم فاضل شیخ عبد المجید صاحب ابن شیخ علامہ مرشد محمد الخانی نقشبندی رح جنکا انتقال قسطنطنیہ مین سنہ ۱۳۱۷ھ مین ہوا ہے (۳۹) مناقب القطب الکبیر سیدی شمس الدین حنفی مصری مؤلفہ شیخ علی بن عمر البتنونی خلیفہ حضرت موصوف مگر چونکہ امام شعرانی نے اپنی کتاب مین اسکی تلخیص کرلی ہے اسلئے مین نے اسکے مضامین کو صرف طبقات شعرانی سے ہی نقل کرلینے کو کافی سمجھ لیا ہے (۴۰) عمدۃ التحقیق فی بشائر آل الصدیق مؤلفہ شیخ ابراہیم عبیدی مالکی (۴۱) مناقب القطب شمس الدین حنفی مصری مولفہ شیخ حسن شمہ مصری نحوی شاگرد قطب صاحب موصوف (۴۲) مناقب سیدی القطب شیخ محمد الجسر طرابلسی مولفہ شیخ حسین صاحبزادہ حضرت ممدوح جو ابتک حیات ہین (۴۳) خود میری اپنی کتاب حجۃ اللہ علے العالمین،، اور یہان امام سبکی کی طبقات کے حوالہ سے جو کچھ ذکر کیا گیا ہے وہ اسی اپنی کتاب مین سے نقل کرلیا ہے کیونکہ (یہ کتاب اب تک طبع نہین ہوئی ہے اور) مصر مین ایک صاحب نے اس کتاب کو طبع کرنیکے لئے مانگ لیا تھا پھر نہ اُنہون نے واپس کی اور نہ اب تک طبع کی بس اللہ تعالیٰ سے ہی ہر کام مین اعانت کی درخواست ہے غرض یہ چالیس سے کچھ زائد کتابین ہین جنکی نقل پر دوسر کی نقل ہے اور پھر انکے مؤلفین بھی ایسے ایسے اکابر اولیاء اور بڑے بڑے علماء ہین کہ آفاق عالم مین انکے مقبول ہونے پر اتفاق ہوچکا ہے اور ان کے علاوہ کہین کہین کسی اور کتاب سے بھی لیا ہے تو وہان اسکے مؤلف کا نام بھی ذکر کردیا ہے اور بعض کرامتین کئی کتابون مین بیان ہین تو مین نے کسی ایک کے حوالہ کو کافی سمجھا ہے مثلاً ایک کرامت طبقات مناوی مین ملی پھر وہان سے نقل کرنے کے بعد وہی طبقات زبیدی یمنی مین ملگئی جن کا زمانہ مناوی رح سے پہلے کا ہے یا یہ کہ زبیدی رح کی کتاب مین دیکھی پھر وہی کرامت یافعی رح کی کتابون مین پائی جو ان سے بھی پہلے کے ہین تو مین نے اگرچہ وہ صاحب جن سے نقل کیا ہے بعد کے ہین اُسی حوالہ کو جو پہلے

دے چکا تھا باقی رکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ جو کرامتین اس کتاب مین بیان ہین وہ کسی طرح دس ہزار سے کم نہ ہونگی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہون گی اور جن جن حضرات کی یہ کرامتین ہین اُن کی تعداد ایک ہزار چارسو ہے۔ یہ حضرات حضرات صحابہ اور اُن کے بعد سے اتبک کے بزرگ ہین اور سب سے بڑے اولیاء اللہ ہین مگر یہ سب اُن کے علاوہ ہین جنکی کرامتین خاتمہ مین بیان ہین اوران کا حال معلوم نہین ہوا۔ البتہ مین اُن کتابون کو حاصل نہین کرسکا جو کرامات وحالات اولیا مین محدثین رح کے طرز پر تصنیف کیگئی ہین جیسے کتاب الزہد مولفہ امام احمد اور حلیۃ الاولیاء مولفہ ابونعیم اور صفوۃ الصفوۃ مؤلفہ ابن جوزی اور کرامات الاولیاء نام کی کتابین مولفہ ابومحمد خلال وابن ابی الدنیا ولالکائی، گو مین نے ان مین سے کسی کسی کے حوالہ سے بھی کچھ نقل کیا ہے مگر وہ خود ان کتابون سے نہین بلکہ ان سے کسی نقل کرنے والے کے یہان سے نقل کیا ہے مثلاً علامہ مناوی وغیرہ نے نقل کیا تھا مین نے اُن کے یہان سے نقل کیا ہے یہ بھی جان لینا چاہئے کہ جب کسی ولی سے کوئی کرامت صادر ہوتی ہے تو وہ اسکے نبی کا ہی معجزہ ہوتی ہے جیسا کہ اس کا بیان مقدمہ مین تفصیل سے آئیگا تو حضرت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اولیاء اُمت کی کرامتین بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صدق اور آپ کے دین کی صحت پر دلالت کرنیوالے حضور کے ہی معجزے ہین اور یہی وہ بات ہے جو مجھے اس کتاب کے تالیف کرنے پر آمادہ کررہی ہے تاکہ یہ کتاب میری پہلی کتاب "حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین" کیلئے تکملہ بنجائے اس کتاب سے میرا مقصود صرف تاریخی خبرین یا منقولہ حکایتین بیان کرنا محض اُن کرامتون سے تفریح حاصل کرنیکے لئے نہین ہے جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندون اور حضرات صوفیہ کے ہاتھون پر ظاہر فرمایا ہے گو یہ مقصد بھی اپنی ذات مین ایسا ہے کہ اہل علم وفضل معتقدین اولیاء اور اُنکے حالات واثرات وکرامات سے برکت حاصل کرنیوالے اس کا بھی اہتمام کرتے ہین اور حقیقت مین ہے بھی اہتمام کے قابل کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کے وجود وقدرت پر اور فرمانبردار نیک بندون کو اعزاز دینے پر ایمان رکھنے کو تقویت حاصل ہوتی ہے لیکن ان سے دین متین کی صحت اور حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے صدق کو ثابت کرنا نہایت بلند وبالا اور دلون مین جاگزین ہونیوالا نفع ہے

ممکن ہے تلخیص مین اس عدد سے کم ہوجاوے ۱۲ حضرت ملخص مدظلہم العالی۔

Marfat.com

اسلئے کہ جو لوگ ایمان سے خالی ہین اُن مین ان کی بدولت ایمان پیدا ہوتا ہے اور جو ایمان والے ہین ان سے اُن کی ایمانی قوت مین ترقی ہوتی ہے لہذا اسی کو بیان کرامات کا مقصد قرار دینا اولیٰ ہے والحمد للہ ولی الحمد ۱ صـ۱۱ کل دو صفحہ ———— صـ۱۱

مقدمہ کتاب جامع کرامات الاولیاء

یہ چار مطلبون[1] پر مشتمل ہے

مطلب اول

اولیائے کرام کی کرامتون کے اور اس امر کے اثبات مین کہ جو فعل کسی نبی کا معجزہ ہوا ہے جائز ہے کہ وہ کسی ولی کی کرامت بھی ہوجائے کیونکہ وہ نبی کی سچائی اور اُسکے مذہب کی صحت کی دلیل ہونے کی وجہ سے اب بھی اس ولی کے نبی کا ہی معجزہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون ۰ الذین امنوا وکانوا یتقون ۰ لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ۰ لا تبدیل لکلمات اللہ ذلک ھو الفوز العظیم ۰ (آگاہ ہوجاؤ کہ اللہ کے ولیون پر نہ ہراس ہے نہ وہ رنجیدہ ہوتے ہین یہ وہ لوگ ہین جو ایمان لائے اور گناہون سے بچتے تھے انہی کیواسطے بشارت ہے دنیوی زندگی مین اور آخرت مین خدا کے کلمات مین تبدیل نہین، بڑی کامیابی یہی ہے) اور ارشاد فرمایا ہے وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا فکلی واشربی الایۃ (مریم اپنی طرف کھجور کی شاخ کو جھکاؤ وہ تمپر تر و تازہ کھجور گرا تی رہنگی تو تم کھانا اور پینا) اور ارشاد ہے کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا قال یامریم انی لک ھذا ۱ قالت ھو من عند اللہ ۱ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب (جب مریم علیہا زکریا علیہ السلام محراب مین جا پہنچتے تو انکے پاس رزق پاتے۔ کہتے اے مریم یہ تمہارے پاس کہان سے آیا) عرض کرتین یہ اللہ تعالیٰ کے یہان سے ہے اور اللہ تعالیٰ

[1] تلخیص مین صرف دو مطلب لئے گئے ۱۲ حضرت ملخص مدظلہم اللہ تعالیٰ

Marfat.com

جسے چاہتے ہین بیحساب رزق عطا فرماتے ہین) اور ارشاد ہے واذا اعتزلتموھم وما یعبدون الا اللہ فأووا الی الکھف ینشر لکم ربکم من رحمتہ ویھیئ لکم من امرکم مرفقا وتری الشمس اذا طلعت تزاور عن کھفھم ذات الیمین واذا غربت تقرضھم ذات الشمال (اور جب تم اُن سے اور خدا کے سوا اُنکے اور معبودون سے علیحدہ ہوگئے تو غار مین پناہ لو اللہ تعالیٰ تمپر اپنی رحمت وسیع کردینگے اور تمہارے لئے اپنے حکم مین گنجائش مہیا فرمادینگے اور اے رسول! تم سورج کو دیکھوگے جب وہ طلوع کرتا ہے تو اُنکے غار سے داہنے کو ہٹ جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو اُنپر بائین کو گذرتا ہے) امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر تفسیر کبیر مین اس آیت کی تفسیر مین کرامات اولیاء کے اثبات پر مفصّل بحث کی ہے فرمایا ہے کہ صہ ۴۳ کل ۹ سطر ——— صہ ۱۴

کرامات اولیاء کے ثبوت پر آیات قرآنی احادیث شریفہ اقوال صحابہ اور عقلی[۵] دلیلین قائم ہین قرآن مجید۔ اس مضمون کیلئے ہمارے نزدیک بالکل صاف صاف کئی آیتین ہین۔ پہلی دلیل حضرت مریم علیہا السلام کا قصہ ہے جسکو ہمنے (امام رازی نے) سورہ آل عمران کی تفسیر مین تفصیل سے بیان کردیا ہے اب دوبارہ بیان نہین کرتے دوسری دلیل اصحاب کہف کا واقعہ ہے ان کا نیند کیساتھ زندہ اور آفتون سے محفوظ رہکر تین سو نو ۳۰۹ سال تک رہنا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکو آفتاب کی حرارت سے بچائے رکھا ہے ارشاد ہے تحسبھم ایقاظا وھم رقود (تم اُنکو بیدار خیال کروگے حالانکہ وہ سوتے ہین) اس آیت سے آیت وتری الشمس اذا طلعت تزاور عن کھفھم ذات الیمین آخر تک یہ مضمون ہے صہ ۱۹ کل ۵ سطر ——— صہ ۲۲

(اس واقعہ مین دو احتمال ہین ایک یہ کہ یہ کسی نبی کا معجزہ ہو۔ دوسرا یہ کہ کسی ولی کی کرامت ہو لیکن) ہم کہتے ہین کہ یہ بات تو بالکل محال ہے کہ یہ کسی نبی کا معجزہ ہو اسلئے کہ یہ ان لوگون کا سوجانا کوئی خرق عادت امر نہین ہے کہ اسے معجزہ قرار دیا جائے (اور معجزہ تو نبی کی تصدیق کیواسطے ہوتا ہے مگر) لوگ اس واقعہ مین اُس نبی کی تصدیق نہین کرسکتے کیونکہ لوگ ان نبی کا صدق تو اُسوقت تسلیم کرسکتے ہین جبکہ وہ سب اس پوری مدت تک زندہ رہین اور ان لوگون کو پہچان بھی لین کہ یہ جو غار سے نکل کر آئے ہین وہی ہین جو تین سو نو ۳۰۹ سال پہلے اسمین جاکر سوئے تھے اور یہ سب شرطین پائی نہین گئین اسلئے اس واقعہ کو کسی نبی کا معجزہ قرار دینا ممکن نہین اب صرف یہی رہ گیا کہ اس واقعہ کو ان اولیاء کی کرامت اور ان پر حق تعالیٰ کا ایک احسان مانا جائے

[۵] تلخیص مین عقلی دلائل حذف کردیئے گئے ۱۲ مترجم (باقی آئندہ)

احادیث - اثبات کرامات کے بارہ مین احادیث بہت ہین (۱) بخاری و مسلم مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ گہوارہ مین صرف تین شخصون نے باتین کی ہین - ایک تو حضرت عیسی علیہ السلام نے - اور ایک بچے نے جریج جوگی کے زمانہ مین اور ایک اور بچے نے - عیسے علیہ السلام کو تو تم جانتے ہی ہو - اور جریج بنی اسرائیل مین ایک عبادت گذار شخص تھا - اس کی مان زندہ تھی یہ ایک روز نماز پڑھ رہا تھا اسکی مان کو اس کی تلاش ہوئی اُس نے پکارا تو جریج سوچنے لگا کہ اپنے رب کی نماز زیادہ بہتر ہے یا والدہ کی زیارت - مگر پھر نماز ہی پڑہتا رہا اُس کی مان نے دوبارہ پکارا تو اسنے پھر اپنے دل مین یہی خیال کیا یہانتک کہ اُسنے تین بار پکارا - یہ نماز پڑہتا رہا اور مان پکارتی رہی - مان کو یہ بہت گران گذرا تو اُسنے بددعا دی کہ اے الہ العالمین اسے اُس وقت تک موت نہ دیجئے جب تک اسے بدکار عورتیں نہ دکہا دیجئے (اس کی مان کی بددعا کا یہ اثر ہوا کہ) وہان ایک بدکار عورت تھی اُسنے (ارادہ کیا اور کہدیا کہ مین جریج کو ورغلاونگی یہانتک کہ وہ زنا کرلیگا مگر (چونکہ یہ بہت پارسا اور نیک تھا وہ عورت) اُسپر قابو نہ پاسکی (اتفاقاً) وہان (قریب مین) ایک چرواہا بھی تھا جو رات کو جریج کے عبادت خانہ کے نیچے آرہتا تھا جب جریج نے اُس عورت کو ناکام کردیا (اور وہ عورت جریج سے مایوس ہوگئی) تو اُسنے چرواہے کو ورغلایا اور وہ چرواہا راضی ہوگیا (عورت نے اُس سے زنا کیا تو اُسکے حمل رہگیا اور) پھر اُسکے ایک لڑکا پیدا ہوا تب اُس عورت نے (جریج پر بہتان لگایا) اور کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہے (اسکو سنکر) بنی اسرائیل جریج کے پاس آئے (اور اسکو متہم سمجھکر یہانتک غضبناک ہوئے کہ) اُس کا عبادت خانہ توڑ دیا اور اُسے گالیان دین (جریج اسکو دیکھکر سخت پریشان ہوا اور اس پریشانی مین) وہ نماز پڑہنے اور دعا مانگنے لگا پھر (نماز و دعا کے بعد) بچے کو (اپنی طرف متوجہ کرنیکے واسطے) ایک کوچا دیا حضرت ابوہریرہ رضی فرماتے ہین کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم (کوچہ دینے کی ہیئات بتانے کیلئے) ہاتھ سے اشارہ فرمایا تھا تو (وہ حالت میری نظرون کے سامنے اسوقت بھی اسی طرح پھر رہی ہے کہ) گویا مین اسکو دیکھ رہا ہون (غرض کوچا دینے کے بعد جریج نے لڑکے سے کہا کہ اے لڑکے تیرا باپ کونسا ہے لڑکے نے جواب دیا کہ چرواہا تب تو ساری قوم اپنے کئے پر شرمندہ ہوئی اور سب کے سب جریج سے عذر معذرت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تمہارا عبادت خانہ سونے یا چاندی سے بنادینگے مگر جریج نے ان کی اس بات کو قبول نہیں کیا اور (اپنا عبادت خانہ) جیسا تھا ویسا ہی

Marfat.com

خود بنالیا - اور دوسرے بچے کا قصہ یہ ہے کہ ایک عورت کے پاس ایک لڑکا تھا جسے وہ دودھ پلارہی تھی سامنے سے ایک خوبصورت طاقتور جوان گذرا تو عورت نے دعا کی کہ اے اللہ میرے بیٹے کو ایسا بنائیے بچے نے کہا کہ اے اللہ مجھے ایسا نہ بنائیے - پھر ایک عورت گذری جسکے متعلق کہا جاتا تھا کہ اس نے چوری کی ہے اور زنا کیا ہے اور پھر اُسے سزا دیگئی - بچہ کی ماں نے دعا کی کہ اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا نہ بنائیے اسپر بچے نے کہا کہ الٰہی مجھے ایسا ہی بنائیے اُس کی ماں نے ان دعاؤں کے بارہ مین اُس سے پوچھا تو اُسنے جواب دیا کہ وہ جوان بڑا جابر وظالم شخص تھا اسلئے مین نے اُسے پسند نہیں کیا کہ مین اس جیسا بنون اور وہ عورت کہا تو یہ جاتا ہے کہ اُس نے زنا کیا ہے مگر اُسنے زنا نہین کیا اور کہا جاتا ہے کہ اُسنے چوری کی ہے حالانکہ اُسنے چوری نہیں کی اور اسپر بھی وہ یہی کہتی رہی کہ بس مجھے تو اللہ کافی ہے -

(۳) غار والی حدیث جو حدیث کی صحیح کتابون مین حدیث مشہور کے درجہ کو پھونچی ہوئی ہے - حضرت ابن عمرؓ سے سالم کے واسطہ سے اور سالم سے زہری کے واسطہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگون مین سے تین آدمی سفر مین چلے (جب رات ہوگئی تو) رات گذارنے کیلئے کسی ٹھکانے کی ضرورت ہوئی آخر اس ضرورت) نے انکو ایک غار کے اندر پھونچا دیا یہ لوگ غار مین داخل ہوگئے تو (اتفاق سے) پہاڑ پر سے ایک بڑا پتھر لڑھک آیا اور اُسنے غار کے دروازہ کو ڈھکدیا (یہ لوگ اندر بند ہوگئے تو بہت پریشان ہوئے اور اس مصیبت سے نجات حاصل کرنیکے لئے مشورہ کیا اور وثوق کیساتھ یہ رائے قائم ہوئی کہ سبنے (بالاتفاق) یہ کہا کہ خدا کی قسم تمہین اس پتھر سے صرف یہی بات نجات دلاسکتی ہے کہ اپنے اپنے نیک عملون کا واسطہ دیکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو (کہ اس مصیبت سے نجات دین) ان مین سے ایک شخص نے (دعا شروع کی اور) عرض کیا کہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے مین شام کے وقت اُن سے پہلے دودھ نہیں پیتا تھا ایک روز وہ ایک درخت کے سایہ مین سوگئے تھے تو مین انہی کے پاس رہا (وہان سے کہیں نہیں گیا) پھر جب شام کا دودھ دوہا اور اُن کے واسطے لیکر حاضر ہوا تو اُنکو سوتا ہوا پایا اب مجھے نہ یہ پسند ہوا کہ اُنہیں جگاؤن اور نہ یہ پسند ہوا کہ خود اُن سے پہلے پی لون آخر مین ہاتھ مین پیالہ لئے کھڑا رہا اور اُن کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا یہانتک کہ صبح ہوگئی تب وہ جاگے اور اُٹھکر وہ شام کا دودھ پیا - اے الٰہ العالمین اگر مین نے یہ سب آپ ہی کی رضامندی کیلئے کیا ہے تو آپ ہم سے پتھر کی اس مصیبت کو جسمین ہم مبتلا ہین دور فرمادیجئے -

Marfat.com

(اس کی دعاء کے بعد) وہ پتھر اسقدر کھل گیا کہ وہ غار سے نکل نہ سکے۔ پھر دوسرے نے (دعا شروع کی اور) عرض کیا کہ میرے چچا کے یہاں ایک لڑکی تھی جو تمام دنیا سے زیادہ مجھے محبوب تھی۔ میں نے اُسے (اپنی خواہشات کیلئے) ورغلایا مگر وہ اس سے باز رہی (اور میرا کہنا نہ مانا) یہانتک کہ قحط پڑا اور ایک سال بہت سخت آیا تو وہ میرے پاس آئی (اور اپنی تنگدستی وفقر کا حال بیان کیا) میں نے اسکو بہت سامال اس شرط پر دیا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ خلوت کا موقعہ دیدے (تنگدستی کی مجبوری میں اُس نے مان لیا) جب میں اُس پر پوری طرح قابو پاگیا تو اُسنے کہا کہ تمکو یہ جائز نہیں کہ بدون حق حاصل ہوئے اس مُہر کو توڑ دو (مجھ پر آپ کا خوف غالب ہوا اور) میں اس حرکت سے باز آگیا۔ میں نے اُسکو بھی چھوڑ دیا اور سب مال بھی اُسیکے پاس رہنے دیا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ سب آپ کی رضا کیلئے کیا تھا تو آپ ہم سے اس مصیبت کو دور فرما دیجئے (اس کی دعاء کے بعد) وہ پتھر اور کھل گیا مگر (پھر بھی) یہ لوگ نکل نہیں سکے، فرمایا پھر تیسرے شخص نے (دعا کرنا شروع کی اور) عرض کیا کہ اے الٰہ العالمین میں نے چند مزدوروں کو اجرت پر رکھا تھا (جب وہ کام پورا کر چکے تو) میں نے سبکو ان کی مزدوریاں دیدیں سوائے ایک شخص کے کہ وہ (مزدوری کو کم سمجھ کر یا یہ سمجھ کر کہ پھر لیلونگا) اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا (میں نے اس کی مزدوری سے کاروبار شروع کر دیا) حتیٰ کہ اس کی مزدوری سے بہت کچھ نفع ہوا اور اُس سے بہت مال ودولت حاصل ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ آیا اور (مجھسے) کہا کہ اے اللہ کے بندے میری مزدوری مجھے دیدے۔ میں نے کہا کہ یہ جو کچھ مال تم دیکھ رہے ہو اونٹ بکریاں غلام وغیرہ یہ سب تمہاری ہی مزدوری ہے وہ (یہ سنکر) کہنے لگا اے اللہ کے بندہ تو مجھسے مذاق کرتا ہے (میں اسکو نہیں مانگتا میں تو صرف اپنی مزدوری چاہتا ہوں) میں نے کہا نہیں میں ہنسی نہیں کرتا (یہ سب کچھ مال ودولت تیری ہی مزدوری سے کاروبار کر کے حاصل ہوا ہے اسلئے واقعی یہ سب کا سب تیرا ہی مال ہے) تو اُس نے سب کا سب مال لیلیا، اے اللہ اگر میں نے یہ صرف آپ کی ہی رضا کیواسطے کیا ہے تو آپ اس مصیبت کو جسمیں ہم مبتلا ہیں دور فرما دیجئے (اس کی دعاء کے بعد) وہ پتھر غار کے اوپر سے ہٹ گیا اور یہ تینوں نکل کر چلدئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بخاری ومسلم میں ہے۔

(۱۲) حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ بہت سے پراگندہ حال غبار آلود پھٹے کپڑوں والی

جن کا (عام طور سے لوگون کے یہان) کوئی خیال نہین کیا جاتا ایسے ہین کہ اگر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے (کسی کام کے ہونے پر) قسم کہا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اُسے پوری فرمادینگے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس چیز اور اُس چیز (یعنی معمولی یا بڑی چیز بلکہ بڑے سے بڑے کام مین بھی) کوئی فرق نہیں فرمایا۔

(۴) سعید بن مسیب رح ابو ہریرہ رض کے واسطہ سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ ایکدفعہ ایک شخص ایک گائے لئے جارہا تھا اور اُسنے اُسکے اوپر کچھ سامان لادرکھا تھا گائے نے اُس کی طرف منہ موڑ کر کہا کہ مین اس کام کیلئے نہیں پیدا کی گئی ہون کھیتی کے کامون کیلئے پیدا کی گئی ہون لوگون نے سُنا تو بہت تعجب کیا کہ سبحان اللہ گائے بھی بولتی ہے (حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا گیا تو) حضور نے فرمایا کہ اس پر مین اور ابو بکر اور عمر ایمان رکھتے ہین۔

(۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ یکایک ایک شخص بادل مین سے کڑک کی یا (ویسی ہی) ایک آواز سنتا ہے (کہ کوئی شخص بادل کو حکم دے رہا ہے) کہ فلان شخص کے باغ کو پانی دے یہ شخص کہتا ہے (کہ مین نے یہ عجیب واقعہ دیکھا تو مجھے اسکے نتیجہ کا شوق ہوا اور) مین بھی اُس باغ کی طرف چلدیا وہان ایک آدمی کھڑا تھا۔ مین نے پوچھا آپ کا کیا نام ہے اس نے بتایا کہ فلان پسر فلان مین نے پوچھا آپ جب اس باغ کا پھل توڑتے ہین تو کیا کیا کیا کرتے ہین۔ اُسنے کہا تم کیون پوچھتے ہو۔ مین نے کہا کہ میرے پوچھنے کی وجہ یہ ہے کہ (جب بادل اُٹھا تو) مین نے بادل مین سے یہ آواز سُنی تھی کہ فلان شخص کے باغ کو پانی دے (تو مجھے اشتیاق ہوا کہ تم سے ملکر پوچھون کہ تم ایسا کیا نیک کام کرتے ہو جسسے تم پر اسقدر غیبی عنایات ہوتی ہین تاکہ مین بھی ایسا ہی کام کیا کرون) اُس نے کہا کہ تم ایسا کہتے ہو تو سنو۔ مین اس کی آمد کے تین حصے کرتا ہون ایک حصہ تو اپنے اور اپنے اہل وعیال کیلئے رکھتا ہون اور ایک حصہ مسکینون اور مسافرون کیواسطے نکال دیتا ہون اور ایک حصہ پھر اسی مین لگا دیتا ہون۔

آثارِ صحابہ۔ مناسب یہ ہے کہ ہم پہلے وہ کرامتین ذکر کرین جنکے متعلق منقول ہے کہ یہ حضرات خلفائے راشدین سے صادر ہوئی ہین اور ان کے بعد اُن کرامتون کو جو اور صحابہ رض سے ظاہر ہوئی ہین (یہانتک امام رازی کا مضمون چلا آرہا ہے آگے مصنف کہتے ہین) کہ یہان امام فخر الدین رازی نے ان حضرات کی وہ کرامتین بیان کی ہین جنکو مین نے ان سے اور دوسرے حضرات سے کرامات صحابہ

۱۲

مین نقل کی ہین۔ پھر امام موصوف نے بیان کیا ہے کہ صوفیہ کی کتابون مین کرامتون کے بارہ بین بعید روایتین موجود ہین جو شخص ان کو دیکھنا چاہتا ہو وہ کتب صوفیہ کا مطالعہ کرے ص ۹/۴۳

کل صفحہ ۱۳ سطر ۱۳/۱۲ ص

اب یہ اور باقی رہگیا کہ ہم کرامت اور استدراج* مین فرق بیان کرین تو ہم کہتے ہین کہ کرامت والا کرامت سے محظوظ نہین ہوتا بلکہ کرامت کے ظاہر ہونے کے وقت اُسپر اللہ تعالیٰ کا خوف غالب اور انکے قہر کا ڈر مسلط ہوجاتا ہے وہ ڈرتا رہتا ہے کہ کہین اس کا یہ فعل استدراج نہ ہو اور صاحب استدراج اُس فعل سے جو اس سے صادر ہوجاتا ہے محظوظ ہوتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس نے یہ کرامت اسلئے پائی ہے کہ وہ اس کا مستحق تھا وہ اسوقت دوسرون کو حقیر سمجھتا ہے اس فعل کی وجہ سے تکبر کرنے لگتا ہے اللہ تعالیٰ کی تدابیر وگرفت سے مطمئن ہوجاتا ہے اور بدانجامی سے خوف محسوس نہین کرتا تو جب خرق عادت والے پر ان باتون مین سے کوئی سی بات ظاہر ہو تو یہ اس کی دلیل ہے کہ اُس کا یہ فعل استدراج ہے کرامت نہین۔ اسی راز کی وجہ سے محققین نے کہا ہے کہ جب بارگاہِ لایزال سے انقطاع ہوتا ہے اکثر مقام کرامات ہی مین ہوتا ہے اسی وجہ سے تم محققین کو دیکھو گے کہ وہ کرامتون سے ایسے ہی ڈرتے رہتے ہین جیسے اور بلاؤن سے ڈرتے رہتے ہیں اور اس بات پر کہ کرامتون سے محظوظ ہونا راہ حق سے منقطع کرنیوالا ہے کئی دلیلین ہین۔

(۱) خرق عادت پر گھمنڈ جب حاصل ہوتا ہے کہ انسان یہ اعتقاد کہیلے کہ وہ اس کرامت کا مستحق ہے ورنہ یہ فرض کرنے پر کہ وہ اس کا مستحق نہ تھا اسکو کرامت سے کوئی فرحت نہیں حاصل ہوسکتی بلکہ ضروری ہے کہ اپنے مولے کے فضل وکرم کی فرحت اپنی ذات کی فرحت سے بھی زیادہ ہو (نہ یہ کہ خود کرامت پر فرحت ہو حاصل یہ ہے کہ جب صاحب کرامت اپنے کو کرامت کا مستحق نہین سمجھیگا بلکہ اُسے محض فضل وکرم الٰہی سمجھے گا تو اُسکو نفس کرامت پر تو کیا مسرت ہوتی اپنے کو غیر مستحق سمجھنے کی وجہ سے کرامت کے اپنی ذات کے متعلق ہونیکی وجہ سے اپنی ذات پر بھی فرحت نہین ہوتی۔ بس محض فضل وکرم الٰہی کی فرحت ہوتی ہے اور یہ فرحت اپنی ذات کے انتساب کی فرحت پر غالب ہوتی ہے اور جو شخص اپنے کو اس کا مستحق سمجھے گا تو اُسکو فضل وکرم کا تو احساس ہی نہ ہوگا اسلئے اسکو اس کی فرحت بھی نہ ہوگی۔ ہان مستحق سمجھنے کی وجہ سے

* غیر متبع شریعت سے اگر کوئی بات خلاف عادت ومعمول صادر ہوتی ہے اسکو استدراج کہتے ہین ۱۲ مترجم

Marfat.com

اپنی ذات سے متعلق ہونیکی فرحت ہو گی اور اس سے بھی زیادہ فرحت نفس کرامت کے صدور کی ہو گی) تو ثابت ہو گیا کہ کرامت سے محظوظ ہونے والے کو کرامت پر جو فرحت ہو تی ہے وہ اپنی ذات پر فرحت سے بھی زیادہ ہو تی ہے اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ کرامت پر فرحت اسیوقت حاصل ہو تی ہے جب یہ اعتقاد ہو کہ یہ اُس کا اہل اور مستحق ہے اور یہ (خود کو کرامتوں کا مستحق سمجھنا) عین جہالت ہے کیونکہ فرشتے تو جناب باری مین یہ عرض کرتے ہین لا علم لنا الا ما علمتنا (ہمین کچھ علم نہیں سوائے اُسکے جو جناب نے تعلیم فرمایا ہے) اور حق تعالیٰ نے اسپر بھی یہ ارشاد فرمایا ہے ما قدروا اللہ حق قدرہ (اُنہون نے اللہ تعالیٰ کی قدر اُن کی شان کے موافق نہین کی) (یعنی جب فرشتے باوجود اعتراف فضل وکرم واقرار عدم استحقاق کے بھی ناواقف وناقدر شناس قرار دئے گئے تو یہ انسان جو خود کو مستحق سمجھے اور فضل وکرم محض ہونے کا اعتراف نہ کرے کسدرجہ بے علم وجاہل ہے یہ بالکل ظاہر ہے) دوسرے عقلی دلیل سے بھی ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ پر مخلوق مین سے کسی کا کوئی حق نہین ہے تو پھر کسی کو خود کو کسی بات کا مستحق گمان کرنے کا خیال کیسے ہو سکتا ہے۔

(۲) کرامات ذات باری کی غیر ہین تو کرامت پر فرحت غیر اللہ پر فرحت ہوئی اور غیر اللہ پر فرحت اللہ تعالیٰ سے حجاب ہے تو جو چیز حجاب بنائی ہوئے ہو تو اُس پر فرحت وسرور کیسے ہو سکتا ہے،،

(۳) جو شخص اپنے دل مین اس کا اعتقاد رکھے گا کہ وہ اپنے اعمال کی وجہ سے کرامت کا مستحق ہوا ہے تو اُسکے دل مین اُسکے اعمال کی بہت وقعت ہو جائیگی اور جس کے دل مین اپنے اعمال کی وقعت ہو تی ہے وہ جاہل ہو تا ہے (عارف نہین ہو سکتا کیونکہ اگر وہ اپنے رب کو پہچانتا ہو تا تو جان لیتا کہ اُسکی عظمت شان کے سامنے تمام مخلوق کی تمام عبادتین ہیچ اُس کی نعمت اور رزق کے مقابلہ مین ساری خلقت کا شکر کالعدم اور ان کی عزت ورفعت کے آگے تمام کائنات کے علوم ومعارف حیرت وجہالت ہین۔ مین نے کسی کتاب مین دیکھا ہے کہ ایک معلم نے حضرت ابو علی الدقاق کی مجلس مین یہ پڑھا الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ (خدا تعالیٰ کی طرف ہی کلمہ طیبہ بلند ہو تا ہے اور وہ نیک عمل کو رفعت دیتے ہین) تو آپنے فرمایا کہ حق تعالیٰ کے عملوں کو رفعت دینے کی علامت یہ ہے کہ وہ عمل تمہارے پاس باقی نہ رہے (یعنی تمکو اُسپر ناز نہ ہو اور تم اُسکو قابل قدر سمجھے ہوئے نہ ہو اگر تمہارا عمل تمہاری نظرمین باقی رہجائے تو وہ دفع کیا ہوا ہے اور اگر تمہاری نظریت باقی نہ رہے تو رفع کیا ہوا ہے اور مقبول ہے۔

(۴) صاحب کرامت کو کرامت اسلئے حاصل ہو تی ہے کہ بارگاہ الٰہی مین انکسار وتواضع کرتا ہے تو

Marfat.com

جب وہ ان کرامتون کی وجہ تفوق خودداری اور تکبر کرے گا تو وہ کیفیت ہی باطل ہو جائیگی جس کی وجہ سے
یہ کرامت تک پہونچ گیا تھا تو (اپنے کو مستحق سمجھنے اور ان سے محظوظ ہونے کیساتھ) کرامتون کے صادر
ہونے کا طریقہ کرامتون کے صادر نہ ہونے تک پہونچانے والا اور مردود کر دینے والا ہے - اسی راز
کی وجہ سے جب کبھی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات بابرکات کے اوصاف وفضائل بیان
فرمائے ہین ہر ایک کے آخر مین یہ بھی فرمایا ہے ولا فخر (اسپر کوئی فخر نہین) یعنی مین ان امور پر فخر نہین کرتا
بلکہ ان کے عطا اور یہ فضل وکرم کرنیوالے پر فخر کرتا ہون (

(۵) ابلیس اور بلعام سے بڑی بڑی کھلی کھلی کرامتین ظاہر ہوئی ہین - لیکن ابلیس کے متعلق تو یہ فرمایا گیا ہے
وکان من الکافرین (اور وہ کافرون مین سے تھا) اور بلعام کیلئے ارشاد ہے فمثلہ کمثل
الکلب (تو اس کی مثال کتے کی سی ہے) اور علمائے بنی اسرائیل کیلئے فرمایا ہے مثل الذین
حملوا التوریۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا (ان لوگون کی مثال جنکو تورات دیگئی
تھی - پھر انہون نے اُسپر عمل نہیں کیا اس گدھے کی سی ہے جو کتابین اُٹھائے ہوئے ہو) اور انہی کے
بارہ مین ارشاد ہے وما اختلف الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءھم العلم بغیا
بینھم (ان لوگون مین جنکو کتاب دیگئی ہے اختلاف نہین ہوا مگر اسکے بعد کہ اُن کے پاس علم
آچکا تھا ایک سے دوسرے پر زیادتی کی وجہ سے ہوا) تو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ان لوگون کا گمراہیون اور
ظلمتون مین واقع ہو جانا اپنے علم وزہد پر جو اُنکو دیا گیا تھا مغرور ہو جانیکی وجہ سے تھا -

(۶) کرامات خالق کرامات کی غیر ہین اور جو شے بھی غیر خالق ہے وہ ہیچ اور ذلیل ہے اور جو شخص
کسی ذلت والی شے سے عزت کا مدعی ہے وہ خود ذلیل ہے (اسلئے خالق کو چھوڑ کر غیر خالق یعنی کرامات
سے عزت کا مدعی خود ذلیل ہے) انہی معنے سے حضرت خلیل اللہ صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے (جب آگ مین
ڈالنے کیوقت لوگون نے اُن سے پوچھا کہ تمکو کوئی حاجت ہو تو کہو اسپر) فرمایا کہ مجھکو تم سے کوئی
حاجت نہین ہے کیونکہ حاجتمندون سے حاجت روائی چاہنا خود محتاجی اور عاجزون سے قوت چاہنا
عجز اور ناقصون سے کمال کا طالب ہونا نقص اور حادث شے سے مسرور ہونا حماقت ہے ہان
حق تعالیٰ کی طرف بالکلیہ متوجہ ہو جانا اخلاص ہے، تو ثابت ہوا کہ جب درویش کرامت سے محظوظ
ومسرور ہوگا تو اپنے درجہ سے گر جائیگا اور جب کرامتون مین خالق کرامات کا اور اس اعزاز مین

۱۵

Marfat.com

اعزاز دھندہ کا اور مخلوق میں خالق کا مشاہدہ کرے گا اسوقت وصول الی اللہ کا مستحق ہوگا۔
(۷) اپنی ذات اور اپنی صفات پر فخر کرنا فرعون اور ابلیس کی صفت ہے کیونکہ ابلیس نے کہا تھا انا خیر منہ (میں آدم سے بہتر ہوں) اور فرعون نے کہا تھا الیس لی ملک مصر (کیا میرے پاس مصر کا ملک نہیں ہے) اور ہر وہ شخص جو خدائی کا یا نبوت کا جھوٹا دعوی کرتا ہے اُس کی غرض سوائے اپنے نفس کی زینت دینے (اور دنیا بھر سے ممتاز بنانے) اور حرص و خود پسندی کو تقویت دینے کے اور کچھ نہیں (اسلئے اپنے کو ممتاز بنانا خود پسندی کرنا جھوٹے مدعیان خدائی و نبوت کا سا کام ہے اسکو ولایت و بزرگی سے کیا تعلق تو کرامتوں پر فرحت و سرور اور غرور کرنا مقبولیت کی نہیں مردودیت کی علامت ہے) اسی لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہلاک کرنیوالی ہیں جنمیں کی آخری چیز انسان کا خود پسندی کرنا بیان فرمائی ہے۔
(۸) حق تعالی نے ارشاد فرمایا ہے فخذ ما آتیتک وکن من الشاکرین واعبد ربک حتی یاتیک الیقین (الیلو جو کچھ ہمنے تمکو عطا کیا ہے اور شکر گذاروں میں ہو جاؤ اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو یہانتک کہ یوم الیقین یعنی قیامت آجائے) جب صاحب کرامت کو کرامت جیسا زبردست عطیہ عنایت فرمایا ہے تو اسکو اسپر عطا کنندہ کی شکر گذاری کا حکم فرمایا ہے نہ کہ عطیہ پر مسرور رہنے کا (اسلئے اس سے محظوظ و مسرور رہنا اور احسان کا شکر گذار نہ ہونا مرضی الٰہی کے خلاف ہے)
(۹) جب حق تعالی جل و علا شانہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی بادشاہ اور نبی بندہ ہونے میں اختیار دیا تو حضور نے بندہ ہونا اختیار فرمایا بادشاہ ہونا پسند نہیں فرمایا اور ملک کو ترک فرما دیا تھا حالانکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک ایسے ملک کا حاصل کرنا جو مشرق سے مغرب تک ہو کرامات میں سے نہیں بلکہ معجزات میں سے تھا پھر بھی حضور نے ملک کو ترک فرما دیا اور عبدیت کو اختیار فرمایا تو یہ اسلئے فرمایا ہے کہ جب آپ عبد ہونگے تو آپ کو اپنے مولے پر فخر ہوگا۔ اور جب بادشاہ ہونگے تو غلاموں پر فخر ہوگا پھر چونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدیت کو اختیار فرمایا اس وجہ سے اُس التحیات[۵]

[۵] - وہی التحیات جسکو ہم لوگ حنفیہ نماز میں پڑھتے ہیں اور بعض دوسرے ائمہ کے یہاں دوسرے صحابہ کی روایت سے ذرا مختلف ہے ۱۲ مترجم۔

Marfat.com

مین ہیکو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے یہ سنت فرمایا کہ دو مین شہادت دیتا ہون کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور ان کے رسول ہین،، اور معراج کے بارہ مین ہے سبحان الذی اسری بعبدہ (پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ کو لیگئی) ارشاد فرمایا ہے (تو خدائے قدوس کی بندگی اور اسکے فضل کی محتاجی کا فخر سنت نبویہ ہے اور غیر پر فخر و فرحت خلاف طریق مصطفوی ہے)

(۱۰) مولی سے محبت رکھنے والا اور ہوتا ہے اور مولی کی طرف کی چیز سے محبت رکھنے والا اور۔ تو جو شخص مولی سے محبت رکھنے والا ہوگا وہ غیر مولی پر مسرور نہ ہوگا اور نہ غیر مولی سے کوئی حظ حاصل کریگا اسلئے غیر مولی سے مسرور ہونا اور اُس سے حظ حاصل کرنا اس کی دلیل ہے کہ یہ مولی سے محبت رکھنے والا نہین بلکہ حظ نفس کی محبت والا ہے اور حظ نفس نفس ہی کی (محبت کی) وجہ سے مطلوب ہوتا ہے تو ایسے شخص نے نفس سے محبت کی مولی سے محبت نہین کی (اور اس کا مطلوب نفس ہی ہوا مولی نہین ہوا) بلکہ خود مولی کو بھی اسی مطلوب اور بہت بڑے بت یعنی نفس کی مطلوبیت کا ذریعہ بنا لیا ہے (تو یہ مولی کا نہ نہیں ہوا بلکہ اپنے مولی کو بُت پرستی کا ذریعہ بنانیوالا ہوا) جیسے کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے افرأیت من اتخذ الٰھہ ھواہ (کیا تمنے اُسکو دیکھا ہے جسنے اپنا معبود خواہش نفس کو بنالیا) تو یہ شخص ایک بڑے بُت کی عبادت کرنے والا ہوا اور محققین نے بیان کیا ہے کہ بتون کی عبادت مین سے کسی کی عبادت اسقدر مضر نہین جسقدر نفس کی عبادت مضر ہے اور بتون کی عبادت سے اس قدر اندیشہ نہین ہے جسقدر کرامتون پر مسرور ہونے سے ہے

۱۷

(۱۱) حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ (جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہیگا اللہ تعالیٰ اُسکے واسطے راستہ نکالدینگے اور ایسی جگہ سے اُسکو رزق دینگے کہ وہ گمان بھی نہ کرسکے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو کافی ہوجاتے ہین) اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جو شخص اللہ کا خوف نہ رکھے گا اور توکل نہ کریگا اُسکے واسطے ان افعال و احوال مین سے کچھ بھی نہ ہوگا (اس سے ثابت ہوا کہ کرامات پر خوش ہونے سے چونکہ حق تعالیٰ کا خوف اور اُن پر توکل نہین رہتا اسلیئے وہ خوش ہونے والا پھر ان کرامتون کا اہل ہی نہین رہتا تو یہ کرامت عدم کرامت کا سبب ہوگئی)

ص ۱۳ کل ۱ صفحہ ۱۷ سطر ——— ص ۲

Marfat.com

کرامات اولیاء معجزات انبیاء کا تتمہ ہوتی ہین اسکے معنے یہ ہین کہ جب کسی (نبی کی امت ہین کے) ولی سے اُسکے نبی (کی وفات) کے بعد کوئی کرامت ظاہر ہوتی ہے تو یہ کرامت اُسکے نبی کے معجزات کا تتمہ ہوتی ہے (کیونکہ اس ولی کو جو کچھ فیض حاصل ہوا ہے وہ اس نبی سے ہی ہوا ہے اور اُسکے ہاتھ پر جو خرق عادت ظاہر ہوا ہے چونکہ وہ اسی نبی کے فیض کی وجہ سے ہے تو وہ بھی نبی سے ہی ظاہر ہوا ہے ہان بلاواسطہ نہین ہوا بلکہ اس ولی کے واسطہ سے ہوا ہے تو جو خرق عادت نبی سے ظاہر ہوا تھا وہ معجزہ بلاواسطہ ہے اور جو خرق عادت اُسکے فیض یافتہ ولی سے ظاہر ہوا ہے وہ بھی اُسی کا معجزہ مگر معجزہ بالواسطہ ہے اسلئے ولی کی کرامت اُسکے نبی کا معجزہ بالواسطہ یا یون کہئے کہ تتمہ معجزہ ہے) اسی طرح اس اُمت کے نیک بندون کی کرامتین بھی اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزون کے تتمے ہین اور اولیائے امت رحمہم اللہ تعالی کا وجود حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ رہنے والے معجزات ہین کہ انہی کی برکت سے لوگون کی حاجتین پوری ہوتی ہیں انہی کی بدولت شہرون سے بلائین دفع کیجاتی ہین انہی کی دعاؤن سے حق تعالی کی رحمت نازل ہوتی ہے اور انہی کے وجود کی برکات سے عذاب دفع کئے جاتے ہین

۱۸ جامع کتاب فقیر یوسف نبہانی عرض کرتا ہے کہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے اولیاء کی کرامتین (بہ نسبت دوسری امتون کے) بہت زیادہ ہین اسکی حکمت کیا ہے تو حقیقت حال تو اللہ تعالی کو معلوم ہے بظاہر یہ ہے کہ معجزون کی کثرت سے حیات مین بھی اور بعد وصال بھی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا سید الانبیاء ہونا ظاہر کرنا ہے (کہ تمام انبیاء کے معجزات بواسطہ یا بلاواسطہ جسقدر ہوئے ہین حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات بواسطہ و بلاواسطہ اُن سب سے اُسی قدر زیادہ ہین جسقدر حضور کا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اسلئے معجزون کی زیادتی مرتبہ کی زیادتی کو ظاہر کرتی ہے) ایک وجہ اولیاء امت محمدیہ کی کرامتون کے زیادہ ہونے کی یہ بھی ہے کہ چونکہ حضور خاتم النبیین محبوب رب العلمین ہین اور آپ کا دین قیامت تک باقی رہنے والا ہے اسلئے اسباب تصدیق کی ضرورت بھی عرصہ دراز (بلکہ قیامت) تک رہیگی اور اسباب تصدیق رسالت مین سے قوی اسباب کرامات اولیاء بھی ہین جو درحقیقت حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی معجزے ہین اور یہ اُس سید المعجزات قرآن مجید کے علاوہ ہین جو بہت سے کھلے کھلے معجزون کا جامع خدائے قدوس کا کلام قدیم سراپائے حکمت ہے جسکے سامنے سے باطل آسکتا ہے نہ پیچھے سے اور حکمت والی ذات کا نازل کیا ہوا ہے اور اُن

Marfat.com

علامات قیامت کے بھی علاوہ ہیں جنکا ظہور یکے بعد دیگرے حسب ارشاد حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہوتا رہے گا اور انہی کرامتوں کی وجہ سے یہ کیفیت ہے کہ گویا حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے درمیان تشریف فرما ہیں اور لوگ وصال کے بعد حضور کے معجزات کا ایسا ہی مشاہدہ کر رہے ہیں جیسا کہ حیات شریفہ میں کرتے تھے تاکہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اُن کے ایمان میں ترقی و قوت ہو اور جو لوگ اب تک ایمان سے مشرف نہیں ہوئے ان میں سے جسے چاہیں اللہ تعالیٰ ہدایت بخشدیں، کرامتوں کا کثرت سے صادر ہونا اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور کی امت میں اولیاء اللہ کی کثرت ہو اور اولیا کے کرام کی تعداد جیسے کہ شیخ اکبر سلطان العارفین سیدی محی الدین بن عربی وغیرہ نے اُس حدیث سے جو اس باب میں وارد ہوئی ہے سند حاصل کر کے اور کشف صحیح سے معلوم کر کے بیان فرمایا ہے ہر زمانہ میں حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی تعداد کے موافق ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوتی ہیں (۱۲۴۰۰۰) اور ظاہر ہے کہ ان حضرات کے ہاتھوں پر کسقدر کرامتیں ظاہر ہوتی ہونگی اور چونکہ سب کی سب کرامتیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزے ہی ہیں اسلئے ان کی وجہ سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزے روز بروز حد و شمار سے زیادہ بڑھتے رہتے ہیں۔

کرامتوں کے بیشمار اور عرصہ دراز تک ہونیکی جو وجہ میں نے بیان کی ہے دراصل یہی اصلی سبب ہے کہ صحابہ رض کے ہاتھوں پر بہ نسبت بعد کے اولیاء اللہ کے کرامتیں کم ظاہر ہوئی ہیں کیونکہ دین کی صحت کا ثبوت مومنین کے ایمان کی ترقی اور غیر مومنین کی ہدایت صحابہ رض کے زمانہ میں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن معجزوں سے ہی حاصل ہو جاتی تھی جنکو یہ حضرات ہر وقت مختلف انواع سے مشاہدہ کرتے رہتے تھے اسلئے گو حضرات صحابہ رض کی کرامتیں بھی اور اولیاء کی کرامتوں کی طرح حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہی شمار ہوتی تھیں لیکن انکی ضرورت بہ نسبت بعد کے اولیاء کی کرامتوں کے کم تھی۔

علامہ تاج الدین سبکی رحنے بھی طبقات میں بیان کیا ہے کہ اگر تم یہ سوال کرو کہ یہ کیا بات ہے کہ صحابہ کے زمانہ میں ان کی کرامتیں گو فی نفسہا بہت ہیں لیکن ان کرامتوں کی بہ نسبت جو انکے بعد کے اولیاء کے ہاتھوں پر ظاہر ہوئی ہیں بہت کم ہیں تو پہلا جواب تو وہ ہے جو حضرت امام جلیل المرتبت احمد بن حنبل رح نے اس سوال کا عنایت فرمایا تھا کہ اس زمانہ کے لوگوں کے ایمان خود بہت قوی تھے ان کو کسی ایسی بات کی بھی ضرورت نہ تھی جس سے ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہوا ور دوسرے لوگ اپنے اپنے زمانوں میں ضعیف

Marfat.com

الایمان ہوئے ہین اسلئے ان کے ایمانون کو قوی کرنیکے واسطے کرامتون کے اظہار کی ضرورت بہت زیادہ ہوئی ہے، اور اسی کی نظیر حضرت سہروردی رح کا یہ ارشاد ہے کہ خرق عادت کا ظہور جس کے ہاتھ پر ہوتا ہے یہ اُسکے ضعف یقین کی وجہ سے حق تعالیٰ کی طرف سے اپنے عابد و زاہد لوگون پر ایک رحمت اور ثواب عاجل کے طور پر ہوتا ہے اور ان سے اوپر کے درجہ مین ایسے لوگ بھی ہین جن کے دلون سے حجابات اُٹھ چکے ہین ان کو ایسی چیزون کی ضرورت نہین رہی - اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرات صحابہ کی کرامتون کو نقل کرنا غیر ضرور سمجھا گیا ہے کیونکہ ان حضرات کے مرتبہ کی عظمت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا اور راہ مستقیم پر شدت سے قائم ہونا جو خود نہایت زبردست کرامت ہے یہی کافی ہے باوجود اسکے کہ ان کے ہاتھون پر دنیوی فتوحات بہی بہت کچھ ہوئی ہین حالانکہ نہ اُنہون نے دنیا کی طرف التفات فرمایا نہ ادھر کوئی توجہ کی اور پھر ان مین سے کسی پر بھی دنیا نے کوئی اثر نہین کیا (جیسے دوسرے لوگون پر فتوحات دنیویہ کا اثر ہوتا ہے کہ ان کے مرتبہ مین تنزل ہوجاتا ہے ان مین سے کسی شخص پر بھی ایسا اثر نہین ہوا) اور باوجود اسکے دنیا سے ان کا اعراض بہت ہی زیادہ - پھر دنیا ان حضرات کی پاس اس سے کئی گُنی زائد تھی جو اب ہمارے پاس ہے ان کو تو سوائے اعلاء کلمۃ اللہ اور بارگاہ الٰہی متوجہ رہنے کے اور کوئی شوق ہی نہ تھا علامہ سبکی کا قول ختم ہو گیا،،

امام قشیری رح نے اپنے رسالہ (قشیریہ) مین بیان کیا ہے کہ اگر کسی ولی سے دنیا مین کوئی کرامت ظاہر نہ ہو تو اس سے ولایت پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا شیخ الاسلام زکریا انصاری اس کی شرح مین لکھتے ہین بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی یہ ولی جس سے کسی کرامت کا ظہور نہین ہوا اُس ولی سے افضل ہوتا ہے جس سے بہت سی کرامتون کا ظہور ہوتا ہے کیونکہ افضل ہونا یقین کی بیشی (اور اس کی پختگی کی زیادتی) سے ہوتا ہے نہ کہ کرامات کے ظہور سے (اسلئے جس کا یقین پختگی کے بہت اعلیٰ درجون پر ہوگا اُس کی ولایت افضل ہوگی چاہے اُس سے ایک کرامت کا بھی ظہور نہ ہوا ہو) امام یافعی کا قول ہے کہ "یہ ضروری نہیں کہ جو ولی صاحب کرامت ہو وہ غیر صاحب کرامت ولی سے افضل ہو بلکہ کبھی بعض غیر صاحب کرامت، صاحب کرامت سے افضل ہوتے ہین" اور سیدی محی الدین بن عربی رضی اللہ عنہ نے مواقع النجوم مین پیرون کی خاص کرامتون جیسے پانی پر یا ہوا پر چلنا وغیرہ وغیرہ کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہ سب کے سب اصحاب مقامات جن کا ہمنے ذکر کیا ہے سردار وقت، بزرگ، متقی، سراپائے خیر اللہ والے - اولیاء اللہ - اشرف ترین زمانہ اور

ابدال ہین لیکن ان سب مین سے یاقوت سرخ اکسیر اعظم سراپائے اعمال غیر کی طرف التفات سے پاک تمام اوصاف نیک کے مالک کل آفات سے بری۔ حجابات محفوظیت اور تاریکی وجودات اور فوائد مشہود کی ظلمت مین مستور عروس نو وہ ہین جو نہ خود کسیکو پہچانتے ہین نہ اُنکو کوئی پہچانتا ہے کبھی ظاہر کہہ دئے جاتے ہین اور کبھی نہین کئے جاتے اور نہ اُنکو کوئی یاد کیا کرتا ہے تم انکو اس حالت مین پاؤگے کہ کسی دکان مین پڑے ہونگے کتے انکو لپٹتے ہونگے یا بدحواس ہونگے کہ اُنکے پتھر مارے جاتے ہونگے نہ کسی کو ان کا اہتمام ہوگا نہ اُن کی طرف نظرین اُٹھتی ہون گی حق تعالیٰ کی اُس غیرت نے جو ان کی ذات سے متعلق ہے انکو لوگون سے محجوب کردیا، شیخ ابن عربی نے یہ مضمون یہانتک بیان کیا ہے کہ مین یہ نہین کہتا کہ یہ بزرگ جو ہرادکی درجہ پر ہین برگزیدہ ابدال یاقوت وقت اور اکسیر وجود ہین ان سے یہ کرامتین بالکل صادر ہی نہین ہوتین بلکہ کسی کسی وقت کسی مصلحت سے ہو بھی جاتی ہین مگر ہمیشہ نہین ہوتی ہیں اس کی کوئی سبیل نہین اور اس کی وجہ ایک مخفی راز ہے غرض شیخ اکبر رضی اللہ عنہ یہ فرمارہے ہین کہ اولیاء اللہ کا یہ گروہ باوجود عظیم الشان ہونیکے ایسا ہے کہ اسکے ہاتھون پر کرامتون کا صدور بہت کم ہے یہ لوگ چھپے ہوئے ہوتے ہین اور ان کے حالات مجہول و مستور رہتے ہین۔ خدا تعالیٰ ان سب پر اپنی رضا کی بارش نازل فرمائین۔ اب تم یہان سے معلوم کرسکتے ہو کہ اس کتاب مین جو جو حضرات دوسرون سے زیادہ کرامتون والے ہین تو اُن کی کرامتون کا زیادہ ہونا اس کی دلیل نہین ہے کہ یہ حضرات دوسرے حضرات سے افضل ہوگئے کیونکہ تم سن چکے ہو کہ بعض غیر صاحب کرامات اولیاء صاحب کرامات سے افضل ہوتے ہین مگر یہ حضرات (باوجود کرامتون کے) صرف درجہ ولایت کی وجہ سے فضل عظیم کے مالک ہوتے ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو حق سبحانہ ان حضرات کو کبھی بھی کرامتون سے مشرف نہ فرماتے اور ان کیلئے کبھی خرق عادت نہ فرماتے۔

کبھی کبھی بعض جھوٹے مدعی صوفیون کا بھیس بھرنے والے خود کو اہل ارشاد سمجھنے والے حالانکہ حقیقت مین وہ اہل ارشاد نہیں اہل جہل و فساد اور صراط مستقیم سے ہٹے ہوئے ہین اس ڈر سے کہ کہین کرامتون کے صادر نہ ہونیکی وجہ سے لوگون سے ان کی عقیدت نہ جاتی رہے یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ وہ بھی اسی مقدس گروہ مین سے ہین اور ولایت مین ان کا درجہ کرامات والے بزرگون سے بڑھا ہوا ہے اور پھر اُن صاحب کرامات بزرگون کی تحقیر و توہین بھی کرتے ہین تاکہ لوگون کے دلون مین ان کی عزت و اعتبار قائم رہے لیکن خدا کی قسم یہ وہ لوگ ہین جو تمام شر والون سے زیادہ اہل شر اور تمام فاجرون سے بڑھکر فاجر ہین بلکہ

۲۱

ان سے تو وہ عوام و جہال بہت بہتر ہین جو علی الاعلان فسق و فجور مین مبتلا ہین صہ ۲۱/۲۸

کل اصفحہ ۲۳ سطر ——— صہ ۲۲

مطلب دوم
کرامات کی قسمین

علامہ تاج الدین سبکی رح نے طبقات کبریٰ مین بیان کیا ہے کہ کرامتون کی بہت سی قسمین ہین (۱) مُردون کا زندہ کرنا اور دلیل مین ابو عبید بُسری کا قصہ بیان کیا ہے کہ انہون نے ایک جنگ مین اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ اُن کی سواری کو زندہ فرمادین اور حق تعالیٰ نے (اُسکو ان کی دعا سے) زندہ فرمادیا تھا اور مفرج دمامینی کا قصہ ذکر کیا ہے کہ اُنہون نے بھُنے ہوئے پرندون کے بچون کو فرمایا تھا کہ اڑ جاؤ تو وہ اُڑ گئے تھے اور شیخ اہدل کا قصہ لکھا ہے کہ اُنہون نے مری ہوئی بلّی کو آواز دی تو وہ ان کے پاس آگئی اور شیخ عبدالقادر کی حکایت لکھی ہے کہ آپ نے گوشت کھا لینے کے بعد مرغ کی ہڈیون کو فرمایا کہ اُس خدا کی اجازت سے اُٹھ کھڑی ہو جو بوسیدہ ہڈیون کو زندہ فرماتے ہین تو مُرغ اُٹھکر کھڑا ہوگیا تھا اور شیخ ابو یوسف ہمانی کا واقعہ کہ آپ ایک مردہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی اجازت سے اُٹھ جا تو وہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا اور پھر عرصہ دراز تک زندہ رہا اور شیخ زین الدین فارونی شافعی مدرس شامیہ کا قصہ بھی لکھا ہے جسکے متعلق علامہ سبکی یہ کہتے ہین کہ مین نے اس قصے کو اُن کے صاحبزادہ اللہ تعالیٰ کے ولی شیخ فتح الدین یحیی سے سنا ہے کہ ان کے گھر مین ایک چھوٹا بچہ چھت سے گر گیا اور مر گیا تھا اُنہون نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اُسے زندہ کر دیا تھا ان سب واقعات کے نقل کرنے کے بعد سبکی رح کہتے ہین کہ کرامات کی اس قسم مین جو جو واقعات بیان کئے جاتے ہین چونکہ وہ بہت زیادہ ہین اسلئے اُن سب کے ضبط کرنیکی کوئی صورت نہین ہے پھر کہتے ہین کہ مین اس پر ایمان تو رکھتا ہون لیکن یہ بھی کہے دیتا ہون کہ میرے نزدیک یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پھونچی ہے کہ کسی ولی (کی کرامت) کیلئے ایسا ہوا ہو کہ ایک طویل ترین زمانہ کا مرا ہوا مردہ ہڈیون کے بوسیدہ ہو چکنے کے بعد زندہ کیا گیا ہو اور پھر وہ ایک طویل عرصہ تک زندہ رہا ہو کرامت کا یہ درجہ نہ ہم تک پھونچا ہے نہ مین اس کا اعتقاد رکھتا ہون البتہ پہلے زمانہ مین انبیاء علیہم السلام کیلئے ایسا واقع ہونے مین کوئی شک نہین ہے یہ درجہ معجزہ کا ہوتا ہے کرامت اس درجہ تک نہین پھونچ سکتی ہان یہ جائز تھا کہ نبوت کے ختم ہونے سے پہلے پہلے کوئی نبی زمانہ سابق کی مدت کی گذری ہوئی امتون کو زندہ کر دیتا

۲۲

Marfat.com

معجزہ لانا اور پھر جب وہ لوگ زندہ ہوجاتے تو ایک عرصہ تک بقید حیات رہتے لیکن اب میرا یہ اعتقاد نہین ہے کہ کوئی ولی ہمارے لئے امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کو اس طرح زندہ کردے گا کہ وہ زندہ ہونیکے بعد ایک طویل عرصہ تک ایسے ہی زندہ رہین گے جیسے وفات سے پہلے عمر پاچکے ہین یا کچھ عرصہ بھی اسی طرح زندہ لوگون مین ملے جُلے رہین گے جسطرح وفات سے پہلے تھے۔

(۲) مُردون کا بات چیت کرنا اور یہ قسم تو پہلی قسم سے بھی زیادہ واقع ہوئی ہے اسی قسم کا ایک واقعہ ابوسعید خراز رح سے اور پھر شیخ عبدالقادر رض اور ایک جماعت کی جماعت سے روایت ہے جنمین کے آخری بزرگ علامہ تاج الدین سبکی کے والد ماجد حضرت شیخ امام تقی الدین سبکی رح ہین۔

(۳) دریا کا شق ہوجانا یا دریا کا خشک ہوجانا یا پانی کے اوپر اوپر کو چلا جانا اور یہ تینون قسمین بہت واقع ہوئی ہین۔ ایک ایسا ہی واقعہ شیخ الاسلام سید المتاخرین تقی الدین دقیق العید کے یہان بھی ہوا ہے

(۴) قلب ماہیت جیساکہ بیان کیا گیاہے کہ شیخ عیسے الھتار یمنی کے پاس کسی شخص نے مزاح مین دو برتن شراب سے بھرے ہوئے بھجدئے تھے آپنے ایک کو دوسرے مین اُلٹ کر فرمایا کہ بسم اللہ کرکے کھاؤ۔ لوگون نے کھایا تو وہ ایسا عمدہ گھی تھا کہ اُس کی سی رنگت اور خوشبو کہین دیکھی نہین گئی اور ایسے ایسے واقعات بہت منقول ہین۔

(۵) اولیاء اللہ کیواسطے زمین کا سمٹ جانا بیان کیا گیاہے کہ ایک ولی طرسوس کی جامع مسجد مین تھے آپ کو حرم شریف کی زیارت کا اشتیاق ہوا تو آپنے سر جھکا لیا پھر سر اُٹھایا تو آپ حرم شریف کے اندر تھے اور اس قسم کے واقعات کا مشترک مضمون[۱] تواتر کی حد کو پھونچا ہوا ہے اسلئے اب اس کا انکار سوائے ضدی شخص کے اور کون کرسکتا ہے۔

(۶) جمادات اور حیوانات کا کلام کرنا خود اس کرامت کے ہونے مین اور پھر اسکے بکثرت واقع ہونے مین بھی کوئی شک وشبہ نہین ہے حضرت ابراہیم بن ادھم کا واقعہ انار کے درخت کا آپ کو اپنا پھل کھانے کیلئے پکارنا منقول ہی ہے۔ آپنے ایک انار کھایا تو وہ درخت چھوٹا سا تھا بڑا ہوگیا کھٹا تھا میٹھا ہوگیا اور ایک سال مین دو بار پھل لانے لگا۔

(۷) بیماریون سے تندرست کردینا جیساکہ حضرت[۲] سری رح سے ایک بزرگ کے قصہ مین روایت ہے

[۱] تواتر یہ ہے کہ جسکے روایت کرنے والے ہر زمانہ مین اسقدر ہون کہ عقل انکے جھوٹا ہونیکو محال قرار دے ۱۲ مترجم

[۲] حضرت جنید کے پیر ۱۲

جوان سے ایک پہاڑ پر ملے تھے کہ وہ اپاہج اور اندھوں اور دوسرے بیماروں کو تندرست کردیا کرتے تھے اور جیسے کہ شیخ عبدالقادر رح سے روایت ہے کہ ایک مجبور محض فالج زدہ اندھے کوڑہی بچے کو فرمایا لله کہ خدا تعالی کی اجازت سے کھڑا ہوجا وہ اٹھکر کھڑا ہوگیا اور اُس کا کوئی مرض باقی نہ رہا۔

(۸) حیوانات کا فرمانبردار ہوجانا جیسے کہ ابوسعید بن ابی الخیر المهینی کے ساتھ ایک شیر کا قصہ ہے اور ان کے قبل ابراہیم خواص رح کا واقعہ بھی ہوا ہے بلکہ جمادات بھی فرمانبردار ہوجاتے ہین جیسے کہ سلطان العلماء شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام کے قصہ مین ہے اور انہی سے واقعہ فرنگ مین یہ قول مروی ہے کہ ہوا ان لوگون پر گرفت کر ۔۔

(۹) وقت کا سمٹ جانا (۱۰) وقت کا وسیع ہوجانا ان دونون کرامتون کی تقریرین عوام کی عقلون کیلئے دشوار ہے مگر اہل لوگون کیلئے اس کا تسلیم کرنا ہی اسلام مین مستحسن ہے اور اس باب مین روایت بکثرت ہین (۱۱) مقبولیت دعا اور یہ تو بہت ہی زیادہ ہے ہمنے خود بھی ایک جماعت کی جماعت سے اس کا مشاہدہ کیا ہے (۱۲) زبان کا گفتگو مین رُکنا یا بہت زیادہ چلنا (۱۳) کسی ایسی مجلس مین دلون کو اپنی طرف کھینچ لینا جسمین ان سے انتہائی نفرت ہو (۱۴) بعض غیب اور کشف کی باتون کی خبر دینا اور اسکے درجے اسقدر ہین کہ شمار مین نہین آسکتے (۱۵) ایک عرصہ دراز تک نہ کہانے پینے پر صبر کرسکنا (۱۶) تصرف یہ تو جماعت اولیاء سے بہت ہی منقول ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بارش ایک بزرگ کے پیچھے پیچھے چلا کرتی تھی اور متاخرین مین ایک بزرگ شیخ ابوالعباس شاطر ہوئے ہین وہ بارش کو کچھ درہمون کے بدلہ فروخت کیا کرتے تھے اور ان سے اس باب مین اسقدر واقعات روایت ہین کہ عقل کو انکار کی گنجائش ہی نہین رہتی (۱۷) بہت سی غذا کھا لینے پر قدرت ہونا (۱۸) حرام کھانے سے محفوظ ہونا جیسے کہ حارث محاسبی رح سے روایت کہ حرام کھانے مین سے ان کی ناک مین کچھ بو آجاتی تھی جس کی وجہ سے وہ اسکو نہ کہاتے تھے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ کی کوئی رگ جنبش کرنے لگتی تھی ایسا ہی واقعہ شیخ ابوالعباس مرسی سے بھی نقل ہے (۱۹) دور کے مقام کو باوجود حجابات کے دیکھ لینا جیسا کہ نقل ہے کہ شیخ ابواسحق شیرازی کعبہ مکرمہ کو بغداد مین سے دیکھ لیا کرتے تھے۔

(۲۰) ہیبت جو بعض بزرگوں مین ہوتی ہے کہ صرف دیکھنے سے ہی آدمی مر جاتا ہے جیسے کہ بایزید بسطامی رح کے ایک مرید مین تھی یا یہ کہ اُنکے سامنے دنگ رہ جائے یا ایسی بات کا اقرار کرے جسکے متعلق غالب گمان یہ تھا کہ اسنے اُن سے چھپایا تھا اور

(باقی آیندہ)

ان کے علاوہ اس کی اور بھی صورتین ہین۔ غرضکہ یہ قسم بہت ہوتی ہے (۲۱) ان کے ساتھ جو شخص برائی کے ساتھ پیش آئے اللہ تعالیٰ کا اس کی بدی پر ان کی طرف سے کفایت فرمانا اور اُس بدی کا بھلائی سے بدل جانا جیسے کہ امام شافعی رح کو ہارون رشید کے ساتھ پیش آیا تھا (۲۲) مختلف صورتون مین ہو جانا اور یہی وہ ہے جس کا نام صوفیہ حضرات عالم مثال رکھتے ہین اور یہ حضرات عالم اجسام و عالم ارواح کے درمیان ایک درمیانی عالم اور ثابت کرتے ہین جسکا نام اُنہون نے عالم مثال رکھا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ وہ عالم عالم اجسام سے زیادہ لطیف اور عالم ارواح سے زیادہ واضح ہے اور اسی پر روح کے جسمانی شکل اختیار کرنے اور اُسکے مختلف صورتون مین ظاہر ہونیکی بنا قایم کی ہے اور اسکو حق تعالیٰ کے اس ارشاد سے استنباط کیا ہے فتمثل لھا بشرا سویا۔ (تو انکے واسطے جبرئیل ایک معتدل الانسان بنگئے) وہ واقعہ بھی اسی قبیل سے ہے جو قضیب البان موصلی رح سے منقول ہے۔ یہ حضرت ابدال مین سے تھے کسی شخص نے جب انکو نماز پڑھتے ہوئے نہ دیکھا تو نماز نہ پڑھنے کی تہمت لگائی تھی اور سختی سے اعتراض کیا تھا آپ فوراً اُسکے سامنے مختلف صورتون مین منتقل ہوئے اور پوچھا تمنے کونسی صورت مین مجھے نماز پڑھتے نہین دیکھا کرامتون کی اس قسم مین بزرگون کے بہت واقعے ہین۔ متاخرین مین سے بعض کیلئے جو واقع ہوئے ہین اُن مین سے ایک یہ ہے کہ کسی شخص نے ایک بوڑھے درویش کو قاہرہ کے مدرسہ صوفیہ مین ترتیب کے خلاف وضو کرتے دیکھا تو پوچھا کہ حضرت آپ ترتیب کے خلاف وضو کرتے ہین۔ فرمایا مین نے تو ترتیب کے موافق ہی وضو کیا ہے مگر تم دیکھتے ہی نہین اگر دیکھ سکتے تو ایسے دیکھتے اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر کعبہ مکرمہ دکھادیا پھر اُسے مکہ معظمہ لیگئے اور اس شخص نے خود کو مکہ معظمہ مین پایا اور کئی سال وہین رہے حکایت لمبی ہے جسکا بیان طویل ہو جائیگا (۲۳) حق تعالیٰ کا ان حضرات کو زمین کے ذخیرون پر مطلع فرمادینا جیسے کہ الوتر ابی کے واقعہ مین ہے کہ جب اُنہون نے زمین پر پیر مارا تو زمین مین سے میٹھے پانی کا ایک چشمہ برآمد ہو گیا۔ ابن السبکی رح فرماتے ہین کہ اس واقعہ مین آیندہ واقعہ کی طرح (دو کرامتین ہین) اللہ تعالیٰ کا پانی کو غیر جگہ مین پیدا فرمادینا اور زمین کا ان پیر مارنے والے بزرگ کی فرمانبرداری کرنا اور ایک بزرگ سے منقول ہے کہ حج کے راستہ مین پیاس لگی تو کیکے پاس پانی نہ ملا۔ ایک درویش کو دیکھا کہ اُسنے بھالے دار لاٹھی زمین مین گاڑ رکھی ہے اور اُسکے نیچے سے پانی اُبل رہا

Marfat.com

اُنھوں نے اُس میں سے اپنا مشکیزہ بھی بھر لیا اور دیگر حاجیوں کو بھی بتا دیا وہ بھی آئے اور اپنے اپنے برتن بھر کر لیگئے (۲۴) بہت سے علماء کیلئے تھوڑے سے زمانہ میں بہت بہت تصانیف کا بہونت سے ہو جاتا اس طرح کہ جب اُن کی تصانیف کو اُن کے علم میں مشغول ہونیکے وقت سے وفات تک کے زمانہ پر تقسیم کیا گیا تو ایسی ثابت ہوئیں کہ وہ اتنے وقت میں پوری نقل ہی نہیں ہو سکتیں چہ جائیکہ تصنیف یہ کرامت بھی وسعت زمانہ کی ایک قسم ہے جسکا ذکر پہلے آچکا ہے - تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ امام شافعی رح کی عمر اُن کی تصنیفات کے دسویں حصے کیلئے بھی کافی نہیں ہو سکتی باوجود اسکے کہ ان سے تلاوت قرآن مجید بھی بہت زیادہ ثابت ہے کہ ہر روز غور و فکر کیساتھ ایک قرآن مجید ختم فرماتے تھے اور رمضان شریف میں تو ہر روز ایسے ہی غور و فکر کیساتھ دو ختم فرماتے تھے اور باوجود درس و تدریس فتاوی ذکر و فکر اور اُن بیماریوں کے جو آپ کو پیش آتی رہتی تھیں یہانتک کہ آپ کبھی بھی ایک دو یا زیادہ بیماریوں سے خالی نہیں رہے بلکہ بعض دفعہ تو تیس تیس بیماریاں جمع ہو جاتی تھیں اور ایسے ہی امام الحرمین جوینی رح ہیں کہ آپ کی عمر اور تصانیف کا حساب لگایا گیا تو آپ کی عمر اُن کیلئے کافی نہیں پائی گئی باوجود اُس فیض کے جو طلبہ کو پہنچاتے تھے اور باوجود اُن مجالس وعظ کے جنمیں آپ وعظ فرمایا کرتے تھے اور بعض بزرگوں نے تو ایک ایک دن میں قرآن شریف کے آٹھ آٹھ ختم پڑھے ہیں اور ایسے واقعات اور بھی بہت ہیں - امام ربانی شیخ محی الدین نووی رح کی عمر کو تصنیفات پر تقسیم کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اگر وہ اُنکو فقط نقل ہی فرماتے تو یہ عمر کافی نہ ہوتی چہ جائیکہ تصنیف فرمائی ہیں اور پھر ان کے ساتھ طرح طرح کی بہت سی عبادتیں بھی کی ہیں - شیخ امام تاج الدین یعنی سبکی رح کے والد شیخ الاسلام تقی الدین سبکی رح کی تصانیف کا حساب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اُن کی عمر ایک تہائی تصانیف کیلئے بھی کافی نہیں ہو سکتی باوجود اُن عبادات کے جنکا التزام کر رکھا تھا اور باوجود اُن افادات کے جو وہ کرتے تھے - اور باوجود اُن علوم کے جنکو درس و تدریس میں بیان فرماتے اور فنون میں قلمبند کرتے تھے اور باوجود تلاوت قرآن اور اُن فیصلوں کے جنمیں وہ مشغول رہتے تھے (۲۵) زہریلی اور طرح طرح کی ہلاک کرنیوالی اشیاء کا اثر نہ کرنا جیسے کہ ایک بزرگ کیلئے واقع ہوا ہے کہ اُن سے کسی بادشاہ نے کہا تھا کہ تم مجھے کوئی کرامت دکھاؤ ورنہ میں تمام درویشوں کو ہلاک کر دوں گا - بادشاہ کے قریب کچھ اونٹ کی مینگنیاں پڑی تھیں آپنے فرمایا دیکھو - دیکھا تو وہ سونے کی تھیں اور

Marfat.com

بادشاہ کے پاس ایک خالی پیالہ رکھا تھا آپ نے لیا اور اوپر کو اچھالدیا پھر بونچا اور پانی بھرا
ہوا اُلٹا کرکے دیدیا مگر اُس مین سے ایک قطرہ تک نہین گرا۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ تو جادو ہے
پھر آپ نے بہت سی آگ روشن کرائی اور اشعار پڑھنے کا حکم دیا جب لوگون پر وجد طاری ہوگیا
تو یہ بزرگ اور سب درویش آگ مین چلے گئے۔ پھر یہ نکلے اور بادشاہ کے ایک چھوٹے
سے بچہ کو لیکر گھس گئے اور گھنٹہ بھر تک غائب رہے۔ قریب تھا کہ بادشاہ بھی بچے کی وجہ سے
جل جاتا مگر کچھ دیر بعد بچہ کو نکال لائے تو اُسکے ایک ہاتھ مین سیب اور دوسرے مین انار تھا
اُسکے باپ نے پوچھا کہ تو کہان رہا بچے نے کہا کہ مین باغ مین تھا۔ بادشاہ کے ہمنشینون نے کہا کہ یہ
تو کوئی شعبدہ ہے حقیقت نہین ہے۔ اسپر بادشاہ نے اُن سے کہا کہ اگر تم زہر کے اس
پیالہ کو پی جاؤ تو مین تمکو سچا مان لون آپ نے اُسکو (اُٹھاکر) پی لیا۔ آپ کے تمام کپڑے جسم کے اوپر
ریزہ ریزہ ہوگئے لوگون نے (آپکے جسم پر) اور کپڑے ڈالدئے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہوگئے۔
اسیطرح کئی بار کیا گیا حتی کہ کپڑے ٹھہر گئے اور جو پسینہ آیا ہوا تھا خشک ہوگیا مگر اُس زہر نے انکے
جسم پر کوئی اثر نہین کیا۔

۲۷

اسکے بعد سبکی رح نے بیان کیا ہے کہ میرا خیال ہے کہ کرامات کے اقسام سو سے بھی زیادہ ہوجاوینگے
مگر جسقدر مین بیان کرچکا ہون اُن سے اُن باقی کو بھی سمجھا جاسکتا ہے جنکو مین نے چھوڑ دیا ہے
اور جس شخص کے دل سے غفلت کے پردے دور ہوچکے ہین اُسکے واسطے یہی قسمین سکون و اطمینان
کا ذریعہ بن سکتی ہین اور ان قسمون مین سے کوئی قسم ایسی نہین ہے جسکے متعلق بزرگون سے بہت
بہت قصے واقعات و روایات موجود اور شائع نہ ہوچکی ہون۔ اب حق کے بعد باطل اور ہدایت
کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے ہان توفیق ایزدی جسکی دستگیری کرے اُسکو سوائے تسلیم اور اس
دعا کے کوئی چارہ کار نہین کہ اللہ تعالیٰ اُسکو بھی ان صلحاء کے زمرہ مین داخل فرماوین کیونکہ یہی بزرگ سا
(در حقیقت) صراط مستقیم پر ہین (اے اللہ ہم سب کو انکے اتباع کی توفیق دیجیے اور ان کی جماعت
مین شامل فرمادیجیے) اور اگر ہم ان حضرات کے واقعات کا احاطہ کرنے کی فکر کرین تو عمرین ضائع اور
دفتر کے دفتر فنا کردینگے (مگر احاطہ نہ ہوسکے گا) سبکی رح کے کلام مین سے جسقدر مین نے نقل کرنا چاہا تھا وہ
تمام ہوگیا۔ ص ۱۱ کل ۲ صفحہ ۱۶ سطر —— ص ۷۵/۱۵

Marfat.com

کرامات صحابہ رضی اللہ عنہم

یہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے چونسٹھ اولیاء کی کرامتین ہین جنکے بابرکت نام حروف تہجی کی ترتیب پر ترتیب دئے گئے ہین۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ - آپ کی کرامتون مین ایک وہ واقعہ ہے جسکو بخاری و مسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ (ایک روز شام کو) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تین آدمی (مہمان گہر) لیکر آئے اور خود حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے وہان دیر لگ گئی اور ایسے وقت تشریف لائے کہ رات کا کافی حصہ گذر گیا تھا۔ اہلیہ صاحبہ نے عرض کیا کہ آپ کہان تھے کہ مہمانون کے پاس نہین آئے۔ فرمایا کیا کہانا نہین کہلایا۔ اُنہون نے عرض کیا کہ ان لوگون نے تو آپکے آئے بغیر کھانا کہانے سے انکار کردیا اسپر آپ قسم کہا بیٹھے کہ خدا کی قسم مین یہ کہانا ہرگز نہین کہاؤن گا تم لوگ کہا لو۔ ایک صاحب کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم کوئی لقمہ نہین اُٹھاتے تھے مگر وہ نیچے سے اور زیادہ بڑھ آتا تھا یہانتک کہ ہم سب شکم سیر ہوگئے اور کہانا اس سے زیادہ ہوگیا جتنا پہلے تھا۔ جب حضرت ابو بکر رض نے دیکھا کہ اُتنا کا اُتنا بلکہ اور زیادہ ہے تو اہلیہ محترمہ سے فرمایا اے بنی فراس کی بہن یہ کیا بات ہے۔ عرض کیا قسم میری آنکھ کی ٹہنڈک کی یہ تو اسوقت اُس سے بھی تین گُن زیادہ ہے جتنا پہلے تھا۔ حضرت ابو بکر نے کہانا کھا لیا اور فرمایا کہ یہ (یعنی قسم کھالینا) شیطان کی طرف سے تھا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھی لیگئے۔ یہ کہانا حضور کے پاس صبح تک رہا اور (ادھر یہ ہوا کہ) ہم (مسلمانون) میں اور ایک قوم مین معاہدہ تھا اس کی مدت گذر گئی تھی تو ہم بارہ شخص (یعنی امیر مہم بر جانے کیلئے) الگ الگ ہوگئے اور ہر شخص کے ساتھ بہت کچھ آدمی تھے یہ خدا کو معلوم ہے کہ کتنے کتنے آدمی تھے غرض حضور نے سب کو بھیجا اور سب نے ہی وہ کہانا کھایا۔

عروۃ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رض سے صحیح حدیث بیان کی ہے کہ حضرت ابو بکر رض نے حضرت عائشہ کو اپنے غابہ مقام کے مال مین سے بیس وسق (تقریباً ساڑھے باون من) کھجورین عطا فرمائی تھین جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو حضرت عائشہ رض سے فرمایا کہ بیٹی نہ تو اپنے بعد تم سے زیادہ

کسی کا مالدار ہونا میں چاہتا ہوں اور نہ اپنے بعد تم سے زیادہ کسی کی تنگدستی کا مجھے فکر ہے لیکن میں نے
جو تمکو یہ بیس وسق کھجوریں دی تھیں اگر تم ان پر قبضہ کر لیتیں تو وہ تمہاری ہو جاتیں مگر آج تو اسمیں
میراث جاری ہوگی اور وارث تمہارے دونوں بھائی اور دونوں بہنیں ہیں تو تم کتاب اللہ کیموافق
تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا ابا جی (یہ تو ہے ہی کیا) اگر بہت سا مال بھی ہوتا میں تو جب
بھی چھوڑ دیتی اور ہاں بہنوں میں ایک تو ہیں اسماء رضہ اور دوسری کون ہے حضرت ابو بکر رضہ نے
فرمایا جو ابھی پیٹ میں ہے اور میں اُسے لڑکی خیال کرتا ہوں، پھر (جیسا اُنہوں نے فرمایا تھا) ایسا
ہی واقع ہوا۔ علامہ تاج الدین سبکی رح فرماتے ہیں کہ اس میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دو کرامتیں
ہیں۔ ایک تو یہ خبر دینا کہ وہ اس مرض میں وفات پا جائیں گے کیونکہ فرمایا ہے کہ آج تو اس میں میراث
جاری ہوگی۔ دوسری یہ خبر دینا کہ جو بچہ پیدا ہوگا وہ لڑکی ہے اور (کرامات کا بلا ضرورت ظاہر کرنا مناسب
نہیں ہوتا تو) اس کرامت کے اظہار کا اصلی راز اُس ہبہ کی واپسی کے بعد جسکو اُنہوں نے ہبہ کیا اور حضرت
عائشہ نے قبضہ نہیں کیا تھا حضرت عائشہ رضہ کا دل خوش کرنا اور اُس حصہ کا بتا دینا تھا جو حصہ
ان کا اب ہوگا کیونکہ اب انکے ساتھ دو بھائی اور دو بہنیں بھی مالک ہوتی ہیں اور اس بات پر دلیل
کہ یہ کرامت کا ظاہر کرنا حضرت عائشہ کا دل خوش کرنے کیلئے تھا وہ کلام ہے جو حضرت ابو بکر رضہ نے
بطور تمہید کے فرمایا تھا کہ اپنے بعد ان سے زیادہ کسی کا مالدار ہونا نہیں چاہتے۔ اور اسی تمہید میں
یہ جو فرمایا ہے کہ وہ وارث تمہارے دونوں بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی
اجنبی یا دور کی قرابت کا شخص وارث نہیں ہے (تمہارے ہی بھائی بہن ہیں) اور اس سب کے فرمانے
میں جسقدر شفقت ہے وہ مخفی نہیں فرضی اللہ عنہ وارضاہ۔ امام فخر الدین رازی نے سورہ کہف کی تفسیر
میں صحابہ رضی اللہ عنہ عنہم کی کچھ کرامتیں ذکر کی ہیں اور فرمایا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی کرامتوں
میں سے یہ بھی ہے کہ جب آپ کا جنازہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کے دروازہ
پر لایا گیا اور ندا دی گئی السلام علیك یا رسول اللہ۔ یہ ابو بکر رضہ دروازہ پر حاضر ہیں تو دروازہ خود
بخود کھل گیا اور غیب سے قبر شریف کے اندر سے کوئی آواز دیتا ہے کہ ایک دوست کو دوست کے
یہاں داخل کر دو،

۵ کیونکہ یہ ہبہ تھا اور ہبہ جب مکمل ہوتا ہے جب وہ شخص جسکو ہبہ کیا جائے اُسپر قبضہ کر لے ۱۲ مترجم

۲۹

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے روایت کی ہے کہ ابو الدرداء رض اور سلمان رضی اللہ عنہ ایک بڑے پیالہ مین کھانا کھا رہے تھے تو پیالہ اور جو کچھ پیالہ مین تھا تسبیح پڑہنے لگا یہ تو وہ کرامت ہے جسکو مین نے کتاب حجۃ اللہ علی العالمین مین ذکر کیا ہے۔ پھر مین نے علامہ مناوی کی طبقات مین کچھہ زیادہ دیکہا ان کی عبارت یہ ہے کہ وہ سلمان رض کے ساتھ ایک پیالہ مین کہانا کھا رہے تھے تو وہ تسبیح پڑہنے لگا اور یہ ایک دن ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور ان کے پاس سلمان رض تھے۔ اُنہون نے ہنڈیا مین سے ایک آواز سنی پھر ہنڈیا بچہ کی سی آواز سے سبحان اللہ پڑہتی ہوئی اونچی ہوئی پھر لوٹ آئی اور اپنی جگہ پہونچ گئی اور اس مین سے کچھہ بھی نہین گرا۔ تو سلمان رض نے تعجب کیا اور فرمایا ابو الدرداء یہ ایسی عجیب بات دیکھو کہ جسکے جیسی کہین دیکھی نہین جاتی ابو الدرداء نے فرمایا اگر آپ خاموش رہتے تو اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نشانیون مین سے عجیب عجیب دیکھتے اور پیالہ کی تسبیح کو قشیری نے بھی ذکر کیا ہے۔

ابو الدرداء کی کرامتون مین سے یہ ہے

حضرت ابو عبس بن جبر رضی اللہ عنہ - حاکم و بیہقی اور ابو نعیم نے ابو عبس بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ نمازین پڑہتے۔ اور بنی حارثہ کی طرف لوٹ جایا کرتے تھے ایک شب نکلے تو رات اندہیری تھی اور بارش تھی تو آپ کی لاٹھی روشن ہو گئی یہانتک کہ آپ بنی حارثہ کے گہر پہونچ گئے۔

۳۰

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ - حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ کو فوج کے ایک دستہ پر سمندر مین امیر مقرر فرمایا۔ کشتی ان سب کو رات کے وقت لئے جا رہی تھی کہ سب نے اوپر کی جانب سے ایک منادی کو سنا جو ندا دیتا ہے کہ کیا مین تم لوگون کو وہ فیصلہ بتا نہ دون جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے فرمالیا ہے کہ جو گرمی کے دن مین اللہ کیلئے پیاسا رہے گا اللہ تعالیٰ پر حق ہوگا کہ اسکو پیاس کے دن (یعنی روز حشر) سیراب فرمائین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ - آپ کی کرامتون مین وہ واقعہ ہے جسکو علامہ مناوی نے اپنی طبقات کبریٰ مین تاریخ ابن النجار و رحلۃ ابن الصباح کے واسطہ سے زنجانی فقیہ سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہین کہ مجھسے شیخ ابو اسحٰق شیرازی نے قاضی ابو الطیب سے روایت کرکے بیان کیا ہے

Marfat.com

کہ ہم لوگ ایک مناظرہ کی مجلس مین تھے کہ ایک خراسانی نوجوان آیا جو مصراۃ (جس جانور کا دودھ روک کر فروخت کیا جائے) کے مسئلہ مین استفسار کرتا اور دلیل مانگتا تھا اسکو دلیل مین بخاری و مسلم کی حضرت ابوہریرہ کی حدیث سنائی گئی یہ شخص حنفی[۵] تھا اسنے کہا کہ ابوہریرہ کی حدیث مقبول نہین اسنے ابھی اپنی بات پوری بھی نہ کی تھی کہ اس پر ایک سانپ آپڑا لوگ ادھر اُدھر بھاگ گئے اور وہ سانپ اسکو چھوڑ کر اس نوجوان کے پیچھے ہولیا۔ نوجوان نے کہا کہ مین توبہ کرتا ہون مین توبہ کرتا ہون۔ تو پھر اس سانپ کا پتہ بھی نہ رہا (نہ معلوم کہان چلا گیا)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ۔ آپ کی کرامات مین سے یہ ہے کہ بیہقی و ابن عساکر نے کئی سندون کیساتھ ابوغالب کے واسطہ سے حضرت ابوامامہ باہلی سے روایت کی ہے فرماتے ہین کہ مجھکو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کی طرف مبلغ بناکر بھیجا۔ مین اس حال مین پہونچا کہ مجھے بھوک لگ رہی تھی اور وہ لوگ خون کہارہے تھے اُن لوگون نے کہا آجاؤ۔ مین نے کہا کہ مین تو اسلئے آیا ہون کہ تم لوگون کو اس سے منع کردون۔ اُنہون نے میرا مذاق اُڑایا مجھے جھٹلایا اور اپنے پاس سے لوٹا دیا۔ مین بھوکا پیاسا تھا اور بہت خستہ حالت تھی کہ سو گیا خواب مین ایک آنے والا آیا اور مجھے ایک برتن دیا جسمین دودھ تھا مین نے مجکو پی لیا تو شکم سیر اور سیراب ہوگیا اور میرا پیٹ بڑا سا ہوگیا ان مین کسی ایک شخص نے کسی سے کہا کہ تمہارے پاس تمہاری قوم کے سردارون مین سے ایک شخص آیا اور تم نے اُسے لوٹا دیا ہے اسکے پاس جاؤ اور جو کچھ وہ کھانا پینا چاہتا ہو اسے کہلاؤ پلاؤ وہ لوگ کچھ کہانا پینا لائے تو مین نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہین ہے کہنے لگے ہمنے تمکو دیکھا ہے کہ تم خستہ حال تھے مین نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کھلا پلا دیا ہے اور اپنا پیٹ دکھلایا تو اُن سے آخر تک سب نے مان لیا، ابن عساکر کے یہان ایک اور سند سے یہ روایت ہے کہ مین انکو اسلام کی دعوت دیتا رہا اور وہ انکار کرتے رہتے ہے۔ مین نے کہا تم پر افسوس ہو۔ مجھے ایک

---

[۵] حنفی کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حنفیہ کا عمل اس حدیث پر نہین ہے دوسری احادیث پر ہے اسلئے ان صاحب کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ دوسرے حضرات صحابہ جو مجتہد ہین اور فقاہت کے بڑے رتبہ پر ہین ان کی حدیث حضرت ابوہریرہ کی حدیث سے راجح ہے اور اس عنوان مذکور مین جو اُنہون نے اختیار کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص ہوتی ہے جو بڑی گستاخی ہے اور ممکن ہے کہ نیت بھی تحقیر کی ہو اسلئے یہ ابتلا ہوا ۱۲ مترجم

Marfat.com

گھونٹ پانی تو پلادو مین بہت پیاسا ہون اُنہون نے جواب دیا کہ نہین ہم تم کو یونہی چھوڑے رکھینگے
تاکہ تم پیاسے مرجاؤ مجھے بہت رنج ہوا اور اپنی گٹھری پر سر رکھکر گرم ریت پر اُسی سخت گرمی مین گیا
تو خواب مین ایک آنیوالا ایک ایسا بلوری جام لایا کہ کسی انسان نے اس سے بہتر نہ دیکھا ہوگا اور اس مین
کوئی پینے کی ایسی چیز ہے کہ کسی شخص نے اس سے زیادہ مزیدار پینے کی چیز نہ دیکھی ہوگی اسنے وہ مجھے دیدیا
اور مین نے پی لیا جب پینے سے فارغ ہوگیا تو آنکھ کھل گئی پس خدا کی قسم اسکے پینے کے بعد سے
نہ مین کبھی پیاسا ہوا نہ بھوکا ہوا۔

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ - ابن سعد نے ابن عمر رضی سے روایت کی ہے کہ
ابن ام مکتوم رضی فجر کے وقت کو ٹھیک معلوم کر لیتے تھے کبھی خلاف نہ کرتے تھے حالانکہ بالکل نابینا تھے
اور یہ ابن ام مکتوم رضی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے مؤذنون مین سے تھے - آپکے نام مین اختلاف ہے
بعض نے عبداللہ کہا ہے اور بعض نے عمرو جیسے کہ اسد الغابہ مین ہے اور اسی لئے مین نے انکو یہان
ذکر کیا ہے - ع۵

۳۲ **حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ** - آپ کی کرامتون مین سے وہ ہے جسکو ابن الاثیر
نے ان تک اپنی سند پہونچا کر اسد الغابہ مین روایت کی ہے اور آپ قرآن شریف پڑھنے مین نہایت
خوش آواز تھے وہ روایت یہ ہے کہ حضرت اسید خود فرماتے ہین کہ مین نے ایک رات سورۂ بقرہ
پڑھی وہین گھوڑا بندھا ہوا تھا اور برابر مین میرا ایک لڑکا لیٹا ہوا تھا - گھوڑا گھومنے لگا - مین رک گیا اور
مجھے سوائے لڑکے کے (چوٹ وغیرہ لگ جانیکے) اور کوئی اندیشہ نہ تھا کچھہ دیر بعد پھر پڑھنے لگا تو گھوڑا
پھر گھومنے لگا مین پھر رک گیا اور سوائے بیٹے کے (گھوڑے سے چوٹ لگ جانیکے) اور کوئی اندیشہ نہ تھا
پھر پڑھنے لگا تو پھر گھوڑا گھومنے لگا - مین نے اُدھر کو سر اُٹھایا تو (دیکھا کہ) کوئی چیز سائبان کی طرح ہے
قمقمون جیسی جو آسمان سے ادھر آرہی ہے مجھے اس سے ذرا ڈر سا معلوم ہوا اور مین خاموش ہوگیا
صبح ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور سب ماجرا سنایا - ارشاد فرمایا کہ یہ فرشتے
تھے تمہاری آواز سننے کیلئے قریب آتے تھے اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو لوگ انکو صبح کو دیکھتے -

---

ع۵ یعنی حرف الف مین ورنہ نام عبداللہ تو حرف عین مین عبداللہ نام صحابہ مین ذکر ہونا چاہئے اور عمرو ہو تو
حرف عین مین عمر نام صحابہ مین اور ان مین سے یقینی کوئی سا نہ تھا اسلئے ابن ام مکتوم کنیت سے ذکر کر دیا جو یقینی ہے ۱۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم شیخ علوان حموی نے نسمات الاسماد مین بیان کیا ہے کہ ہمارے شیخ یعنی جناب بارزی نے غایۃ المرام مین جو صحیح بخاری کے راویون کی تاریخ ہے ذکر کیا ہے کہ حضرت انس رضؓ کے پاس کچھہ زمین تھی اُس زمین مین کام کرنیوالی نے زمین کی خشکی کی شکایت کی تو حضرت انس نے نماز پڑھی اور پوچھا تم کچھہ دیکھتے ہو (یعنی ابر وغیرہ) اس نے عرض کیا نہیں - آپنے پھر نماز پڑھی اور پوچھا کچھہ دیکھتے ہو عرض کیا کہ پرندہ کے پر کے برابر بادل دیکھتا ہون آپ نماز پڑھتے اور دعا کرتے رہے یہانتک کہ بارش ہوگئی اور زمین سیراب ہوگئی پھر فرمایا دیکھو بارش کہانتک پہونچی ہے - اس نے عرض کیا کہ آپ کی زمین سے آگے نہین گئی -

حضرت انس بن النضر رضی اللہ عنہ - بخاری ومسلم نے حضرت انس رضؓ سے روایت کی ہے کہ انکے چچا انس بن النضر نے جنگ احد کے دن یہ کہا تھا قسم اس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے مین جنت کی خوشبو احد سے ورے پاتا ہون اور بیشک یہ جنت ہی کی خوشبو ہے اور اس کے بعد آپ شہید ہو گئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ - بیہقی اور ابو نعیم نے معاویۃ بن حرمل سے روایت کی ہے کہ حرہ مقام سے ایک آگ نکلی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمیم داری رضؓ کے پاس آئے اور فرمایا اس آگ کی طرف اُٹھکر چلو - یہ انکی ساتھ اُٹھے اور مین بھی پیچھے پیچھے ہولیا دونون آگ کے پاس آئے تو تمیم داری آگ کو ہاتھون سے دھکیلنے لگے یہانتک کہ وہ گھاٹی کے اندر چلی گئی اور تمیم رضؓ اسکے پیچھے پیچھے چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جسنے دیکھ لیا وہ نہ دیکھنے والے جیسا نہین ہے اور تین بار فرمایا -

اور ابو نعیم نے مرزوق رحؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضؓ کے عہد مین ایک آگ نکلی تھی تو تمیم داری رضؓ اسکو اپنی چادر سے ہٹاتے تھے حتی کہ وہ غار مین داخل ہوگئی - حضرت عمر رضؓ نے ان سے کہا کہ ہم تم سے ایسی ہی باتون کو حل کراتے ہین -

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بیہقی نے عبد اللہ بن عبد اللہ الانصاری سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین بھی ان لوگون مین تھا جنہون نے ثابت بن قیس رضؓ کو دفن کیا ہے اور یہ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے ہین - انصار کے خطیب تھے ان کیلئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کی شہادت دی ہے تو جب ہمنے انکو دفن کیا تو یہ کہتے سُنا محمد رسول اللہ ہین - ابو بکر رضؓ صدیق ہین - عمر رضؓ شہید ہین

اور عثمان رضی نیک درحیم ہین ہمنے انکو دیکھا تو وہ زندہ نہ تھے اسکو صاحب شفاء وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ ۔ جنکو مع انکے ساتھیون کے شام کے دیہات مین سے قریہ عذراء مین جہان یہ حضرات حضرت معاویہ رض کی خلافت مین شہید کئے گئے تھے دفن کیا گیا ہے۔ عارف باللہ سید محمد حفنی نے اپنے حاشیہ مین جو جامع صغیر پر ہے حضور کے ارشاد کے قریب کہ عنقریب عذراء مین چند ایسے لوگ شہید کئے جائینگے جنکی وجہ سے حق تعالی سبحانہ اور سب آسمان والے غضبناک ہوجائینگے یہ لکھا ہے کہ حضرت حجر رض وضو اور طہارت پر بہت زیادہ حریص تھے اور جب قید کر دئے گئے وہان انکو احتلام ہوا تو جیل خانہ کے منتظم سے پانی مانگا تاکہ غسل کرلین اسنے جواب دیا کہ میرے پاس صرف تمہارے پینے کے بقدر پانی ہے۔ اُنہون نے فرمایا کہ وہی دیدو کہ مین پاکی حاصل کرلون اُسنے کہا مین نہین دونگا۔ ایسا نہ ہو کہ پھر تم پیاس سے مرجاؤ اور جس نے مجھکو تمہارے قید کرنیکا حکم دیا ہے پھر وہ مجھے قتل کرڈالے آپنے حق تعالے سے بارش نازل ہونے کی دعا کی بارش ہوئی اور یہ پاک ہوگئے تو اُنسے اور قیدیون نے جو انکیساتھ تھے عرض کیا کہ آپ اللہ تعالی سے دعا فرمائے کہ اللہ تعالی ہم سے اور آپ سے یہ مصیبت دور فرمادین۔ فرمایا مین تو اُسی حالت کو پسند کرتا ہون جسمین ہون کیونکہ یہ میرے رب کے ارادہ اور قدرت سے ہے اور بارش کی دعا تو اسلئے کی تھی کہ اس کا تعلق عبادت سے تھا، شیخ حفنی کہتے ہین مقربین کی شان ایسی ہی ہوتی ہے

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ ۔ علامہ مناوی نے اپنی کتاب طبقات مین بیان کیا ہے کہ ابونعیم اور ابن عساکر نے اعمش رح سے یہ روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے آپکی قبر مبارک پر پاخانہ پھردیا تو وہ مجنون ہوگیا اور کتون کی طرح بھونکنے لگا پھر مرگیا تو اُسکی قبر مین سے سنا گیا کہ وہ بھونک رہا ہے

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ ۔ امام شلی باعلوی نے کتاب المشرع الروی مین بیان کیا ہے کہ حضرت حسین رض کی کرامتون مین سے ایک وہ ہے جو ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت حسین کے قاتلون مین سے کوئی نہین بچا کہ اسکو دنیا مین عذاب نہ دیا گیا ہو خواہ قتل کئے جانیکے ساتھ یا اندھا ہوجانیسے یا چہرہ کے سیاہ ہوجانیسے یا ملک و دولت کے بہت تھوڑی سی مدت مین جاتے رہنے سے اور آپ کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن حصین نے آپ کو جنگ کے وقت اور پانی روکدینے کیوقت آواز دی تھی کہ اے حسین کیا تم پانی کو نہین دیکھتے کہ گویا وہ آسمان کا بیچ ہے (کہ اس تک رسائی نہین ہوسکتی)

خدا کی قسم تم اُسمین سے ایک قطرہ نہ چکھ سکوگے اور پیاسے مر جاؤ گے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے دعا کی اے اللہ اسکو پیاس سے مار ڈالئے تو یہ خبیث ایسا ہوگیا کہ پانی پیتا تھا مگر سیراب ہونا تھا یہانتک کہ پیاس سے مر گیا۔ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پینے کیلئے پانی مانگا تو ایک آدمی نے جسکو زرعہ کہا جاتا تھا آپکے تیر مارا جو آپکے تالو پر جا لگا اور آپکے اور پانی کے درمیان حائل ہوگیا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے دعا کی اے اللہ اسکو پیاسا کر دیجئے تو یہ خبیث بھی ایسا ہوگیا کہ پیٹ مین کی گرمی سے اور پیٹھ مین کی سردی سے ہروقت چلاتا رہتا تھا سامنے تو برف اور پنکھے رہتے اور پیچھے انگیٹھی اور کہتا رہتا تھا کہ مجھے کچھہ پلاؤ ایک اتنا بڑا برتن ستو اور پانی اور دودہ کا لایا جاتا جس سے پانچ آدمی سیراب ہوجائین یہ اسکو پیتا اور کہتا رہتا کہ مجھے کچھہ پلاؤ مجھے تو پیاس نے مار ڈالا اور پھر اسیطرح پلایا جاتا تھا یہانتک پیتے پیتے اس کا پیٹ اسیطرح پھٹ گیا جسطرح اونٹ کا پیٹ پھٹتا ہے۔ ان دونون کرامتون کو شیخ ابن حجر نے صواعق مین بیان کیا ہے۔

علامہ شبلی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ایک بہت بوڑھے شخص نے جسنے حضرت حسین رضؓ کے قتل مین اعانت کی تھی جب یہ سنا کہ جس جس نے انکے قتل مین اعانت کی ہے وہ اُسوقت تک نہین مریگا جبتک اسکو کوئی بلا نہین پہونچ جائیگی تو بولا کہ مین بھی تو ان لوگون مین سے ہون جو اس واقعہ مین تھے اور مجھے کوئی ناگوار بات پیش نہین آئی۔ پھر چراغ ٹھیک کرنیکے لئے اُٹھا کہ آگ بھڑک گئی اور اسکے بدن مین لگ گئی یہ آگ آگ چلاتا رہا اور مر گیا۔ علامہ موصوف نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت حسین رضؓ کے قتل مین صرف حاضر تھا تو وہ اندھا ہوگیا اس سے اُسکے اندھے ہونیکا سبب پوچھا گیا تو اُس نے کہا کہ مین نے خواب مین حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آستینین چڑھی ہوئی ہین دست مبارک مین تلوار ہے اور سامنے چمڑا بچھا ہوا ہے (جسپر کسیکو قتل کیا جاتا ہے) اور پھر حضرت حسین رضؓ کے قاتلون مین سے دس کو حضور کے سامنے ذبح کیا ہوا دیکھا پھر حضور نے اسپر لعنت فرمائی اور اسکو وہان کھڑے ہوکر انکی جماعت کی تعداد بڑہانے پر بُرا بھلا کہا اور حضرت حسین رضؓ کے خون کی ایک سلائی اسکی آنکھون مین لگادی تو صبح کو جو اُٹھا اندھا تھا۔

اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت حسین رضؓ کے سر مبارک کو اپنے گھوڑے کے سینے پر لٹکادیا تو چند روز کے بعد دیکھا گیا کہ اس کا چہرہ تارکول سے زیادہ سیاہ تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تم تو سارے

Marfat.com

عرب سے زیادہ خوشرو تھے؟ جواب دیا کہ جب سے میں نے اس سر کو اٹھایا ہے ہر رات دو شخص میرے بازو پکڑتے ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ پر لیجاتے اور دھکا دیدیتے ہیں اور میں اُس میں منہ کے بل گر جاتا ہوں وہ مجھے جھلس دیتی ہے اسی میں ایسا ہو گیا ہوں جیسا تم دیکھ رہے ہو پھر وہ بہت بُری حالت پر مرا ہے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ بروز جمعہ یوم عاشورا ۶۱ھ میں شہید کئے گئے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ۔ آپ کی کرامتوں میں سے ایک وہ ہے جسکو حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ حالت جنابت میں شہید کئے گئے تھے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انکو فرشتوں نے غسل دیدیا ہے اور ابن سعد نے حضرت حسن رضہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ فرشتے حمزہ رضہ کو غسل دیتے تھے۔

بیہقی نے واقدی رح سے روایت کی ہے کہ فاطمہ خزاعیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت حمزہ کی قبر کی زیارت کی تو عرض کیا السلام علیک اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا میں نے ان کا کلام سنا کہ انہوں نے جواب دیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ اور میں نے عارف باللہ سیدی شیخ محمود کردی شیبانی مقیم مدینہ منورہ کی کتاب الباقیات الصالحات میں دیکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کی تو جب سلام کیا اپنے کان سے واقعی طریقے سے سلام کا جواب سنا اور آپ نے انکو حکم دیا کہ اپنے لڑکے کا نام ان کے نام پر رکھیں پھر ان کے لڑکا ہوا اور اس کا نام انہوں نے حمزہ رکھا۔

صہ ۷۹/۲۵ کل ۳ صفحہ ۱ سطر ———— صہ ۷۹/۳۵

حضرت حمزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ۔ کتاب التاریخ میں امام بخاری نے اور بیہقی اور ابو نعیم نے خود حضرت حمزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ اندھیری رات تھی (اونٹوں کے منتشر ہونے اور آدمیوں کے الگ الگ ہو جانیکا اندیشہ تھا) تو اُسوقت میری انگلیاں روشن ہو گئیں (اس روشنی سے) سب لوگوں نے اپنی سواریوں کو ایک جگہ کر لیا اور کوئی گم نہ ہوا۔ اور میری انگلیاں برابر چمکتی رہیں۔

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے روز فرمایا تھا کہ حنظلہ رضہ کو فرشتے غسل دینگے لوگوں نے

Marfat.com

ان کے گھر والون سے ان کا حال پوچھا اور مین نے ان کی اہلیہ صاحبہ سے پوچھا تو اُنھون نے کہا حنظلہ رضہ جنابت کی حالت مین تھے جب جنگ پر بُلائے جانیکی آواز سنی تو گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ اسی لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان کو فرشتون نے غسل دیا ہے اور بیہقی اور ابن سعد نے ہشام بن عروہ کی سند سے انکے والد سے ان لفظون مین روایت کی ہے کہ مین نے دیکھا ہے کہ فرشتے حنظلہ کو آسمان وزمین کے درمیان بارش کے پانی سے جو چاندی کے طشت مین ہے غسل دے رہے ہین۔ ابو اسید ساعدی رضہ کہتے ہین کہ اسکے بعد ہم پہونچے تو دیکھا کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہین۔

حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ۔ ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو السفر سے روایت کی ہے کہ خالد بن الولید رضہ حیرہ مین نازل ہوئے تو لوگون نے عرض کیا کہ آپ زہر سے بچتے رہین یہ عجمی لوگ آپ کو زہر نہ پلا دین۔ فرمایا وہ زہر میرے پاس لاؤ آپنے اُسے ہاتھ مین لیا اور بسم اللہ پڑھکر حلق مین ڈال لیا تو زہر نے کچھ نقصان نہ دیا اور کلبی سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب خالد بن الولید رضہ حضرت ابو بکر رضہ کی خلافت مین حیرہ کا قصد کرنے لگے تو وہان کے لوگون نے عبد المسیح کو ایک گھنٹہ مین ختم کر دینے والا زہر دیکر بھیجا حضرت خالد رضہ نے فرمایا لاؤ۔ ہتھیلی پر لیکر بسم اللہ وباللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ داء پڑھا اور کہا لیا عبد المسیح اپنی قوم مین لوٹ کر گیا اور کہا کہ اے میری قوم اُنھون نے تو اس زہر کو کہا لیا ہے اور اسنے کوئی نقصان نہین دیا تم لوگ ان سے صلح کر لو (اور سمجھ لو) یہ بات ان کیلئے تجویز شدہ ہے۔ ابن ابی الدنیا نے صحیح سند سے خیثمہ سے روایت کی ہے اُنھون نے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید رضہ کے پاس ایک شخص آیا اور اسکے ساتھ شراب کا ایک مشکیزہ تھا آپنے دعا کی کہ اے اللہ اسے شہد بنا دیجئے تو وہ شہد ہو گئی اور اسی سند سے یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ خالد بن الولید رضہ کے پاس ایک شخص آیا اُسکے ساتھ شراب کا مشکیزہ تھا آپنے پوچھا یہ کیا ہے اُسنے عرض کیا سرکہ ہے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ اسکو سرکہ ہی بنا دین پھر جو لوگون نے دیکھا تو وہ سرکہ تھا حالانکہ پہلے شراب تھی۔ ابن سعد نے محارب بن دثار سے روایت کی ہے کہ خالد بن الولید رضہ سے عرض کیا گیا کہ آپکے لشکر مین بعض آدمی شراب پیتے ہین آپنے لشکر مین چکر لگایا تو ایک شخص کے پاس شراب کا مشکیزہ دیکھا پوچھا یہ کیا ہے اسنے عرض کیا سرکہ ہے فرمایا اے اللہ اسکو سرکہ بنا دیجئے پھر جو اس شخص نے مشکیزہ کہولا تو سرکہ تھا وہ کہتا تھا کہ یہ حضرت خالد رضہ کی دعا ہے۔

۳۷

حضرت ذویب بن کلاب رضی اللہ عنہ - ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے
کہ جب اسود عنسی نے نبوت کا دعوی کیا اور صنعاء پر غلبہ پالیا تو اُسنے ذویب بن کلاب رضہ کو حضور صلے اللہ
علیہ وسلم کو سچا ماننے کی وجہ سے پکڑ کر آگ میں ڈال دیا مگر آگ نے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا حضور صلے اللہ
علیہ وسلم نے یہ قصہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ذکر فرمایا تو حضرت عمر نے کہا اللہ تعالی کا شکر ہے اسنے ہماری
امت مین حضرات ابراہیم خلیل اللہ جیسے بھی پیدا فرمادئے ہین - عبدان نے کتاب الصحابہ مین بیان کیا ہے کہ یہ
ذویب وہی ہین جو کلاب بن ربیعہ خولانی کے بیٹے ہین اور یمن والون مین سب سے پہلے ایمان لائے ہین - ابن عساکر
نے ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ کی سند سے یہ روایت بیان کی ہے کہ بنی خولان مین کا ایک شخص اسلام لے آیا
تو اُس کی قوم نے اُسکو کفر پر لوٹانا چاہا اور آگ مین ڈالدیا مگر اس مین سے سوائے ان چند جگہون کے کہ جہان
پہلے پہلے وضو کا پانی نہین پہونچتا تھا کچھہ نہیں جلا - یہ بزرگ حضرت ابوبکر رضہ کے پاس حاضر ہوئے اور
عرض کیا کہ آپ میرے واسطے بخشش کی دعا فرمائیے فرمایا تم خود اسکے زیادہ حقدار ہو اور فرمایا کہ تم تو آگ مین ڈالدئے
گئے اور پھر نہین جلے - اُنھون نے بخشش کی دعا کی اور اسکے بعد شام چلے گئے وہان لوگ انکو حضرت ابراہیم
علیہ السلام سے تشبیہ دیا کرتے تھے، اور مین نے انکو یہان صحابہ کے بیان مین اسلئے ذکر کردیا ہے کہ یہ حضور
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک مین اسلام لے آئے تھے جیسے کہ نجاشی

حضرت زید بن خارجۃ الانصاری رضی اللہ عنہ - بیہقی نے سعید بن المسیب سے روایت بیان
کی اور اسے صحیح کہا ہے کہ زید بن خارجہ انصاری ثم من بنی الحارث بن الخزرج نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کے زمانہ مین وفات پائی جب کفن دیدیا گیا تو لوگون نے ان کے سینہ مین سے ایک آواز سنی پھر اسکے بعد
بولے احمد صلے اللہ علیہ وسلم احمد صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلی کتاب مین بیان ہے اور سچے ہین سچے ہین - ابوبکر صدیق
کا جو اپنی ذات مین ضعیف اور اللہ کے حکم مین قوی ہین پہلی کتاب مین بیان ہے اور سچے ہین سچے ہین عمر بن
الخطاب قوی اور امین ہین یہ پہلی کتاب مین بیان ہے سچے ہین سچے ہین - عثمان بن عفان جو انہی کے
طریقہ پر ہین چار سال گذر گئے ہین اور دو باقی رہ گئے فتنے آگئے قوی نے ضعیف کو کھا لیا اور قیامت
قائم ہوگئی اور عنقریب تمہارے لشکر سے تمہارے پاس اریس کے کنوئین کی خبر آئیگی اور کیا چیز ہے
اریس کا کنوان ؟ پھر بنی خطمہ مین کے ایک شخص کا انتقال ہوا جب اسکو کفنا یا گیا تو ایک آواز اسکے سینے
سے بھی سنائی دیگئی پھر وہ بولا کہ بنی الحارث بن الخزرج کے آدمی نے سچ کہا ہے سچ کہا ہے -

Marfat.com

بیہقی رح کہتے ہین ارلیس کے کنوین کا حال یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی
تھی جو حضور کے ہاتھ مین رہتی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر رض کے ہاتھ مین رہی پھر حضرت عمر رض کے ہاتھ مین
اور پھر حضرت عثمان رض کے ہاتھ مین تھی یہانتک کہ وہ (ان سے) ارلیس کے کنوئین مین گر گئی اور یہ
اُسوقت ہوا جبکہ انکی خلافت کے چھ سال گذر چکے تھے تو اسیوقت آپ کے ماتحت عامل لوگ بدل گئے
اور فتنوں کے اسباب ظاہر ہونے لگے جیسے کہ زید بن خارجہ کی زبان پر کہا گیا تھا"
اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جن حضرت نے موت کے بعد کلام کیا ہے وہ خارجۃ بن زید ہین۔
طبرانی وغیرہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ خارجۃ بن زید انصار کے سرداروں مین
سے تھے۔ ایک دفعہ مدینہ منورہ کے راستون مین سے کسی راستہ مین ظہر وعصر کے مابین چلے
جارہے تھے اچانک گر پڑے اور وفات فرما گئے۔ انصار کو اسکی خبر لگیگئی وہ آئے اور ان کو اُٹھاکر
ان کے گھر لیگئے اور ایک اونی اور دو دلیسی دھاری دار چادرون مین کفن دیا گیا۔ گھر مین انصار کی
کچھ عورتین تھین رونے لگین اور کچھ مرد بھی تھے یہ دیر تک کفن مین لپٹے رہے رہے کیونکہ اچانک
موت کے واقع ہوجانیسے لوگون کو موت مین شک ہوگیا تھا اسلئے تجہیز وتکفین اور دفن مین دیر کی گئی
جب مغرب وعشا کا درمیان ہوا تو لوگون نے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ خاموش ہوجاؤ
خاموش ہوجاؤ۔ غور کیا تو یہ آواز کفن کے نیچے سے تھی انکے چہرہ سے کپڑا ہٹایا گیا تو وہ یہ کہہ رہے
تھے کہ محمد رسول اللہ نبی امی خاتم النبیین ہین آپ کے بعد کوئی نبی نہین ہے یہ پہلی کتاب مین ہے پھر کہا
سچ فرمایا سچ فرمایا پھر کہا یہ رسول اللہ ہین (صلے اللہ علیہ وسلم) السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ اور پھر ویسے ہی مُردہ ہوگئے جیسے کہ تھے۔ مین نے اسکو اپنی کتاب حجۃ اللہ علی العالمین
سے نقل کیا ہے تو گویا اُنہون نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو اپنے پاس موجود
دیکھا ہے کیونکہ اُنہون نے جو کچھ کہا ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کہا ہے اور تین
خلفاء کا ذکر کیا ہے حضرت علی رض کا ذکر نہین کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی وفات حضرت علی رض کی خلافت
سے پہلے ہوئی ہے۔ پھر مین نے ابن الاثیر کی کتاب اسد الغابہ مین خارجہ بن زید الخزرجی کے بیان کو
دیکھا تو اُنہون نے بھی اس قصہ والے بزرگ کے باب مین اختلاف ذکر کیا ہے وہ خارجہ بن زید
ہین یا زید بن خارجہ اور اخیر مین یہ کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ بولنے والے زید بن خارجہ تھے واللہ اعلم

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ - بخاری و مسلم اور بیہقی نے عبد الملک بن عمیر کے واسطے سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کوفہ کے کچھہ لوگون نے حضرت عمر رض سے حضرت سعد بن ابی وقاص رض کی شکایت کی تو حضرت عمر رض نے اُنکے کیساتھ ایک شخص کو بھیجدیا کہ کوفہ مین انکے متعلق تفتیش حال کرے - ان صاحب کو کوفہ کی مسجدون مین پھرایا گیا تو سوائے بھلائی کے اور کچھہ نہین کہا گیا - یہانتک کہ ایک مسجد مین پہونچے تو ایک صاحب نے جنکو ابو سعدہ کہا جاتا تھا یہ کہا کہ جب تم ہم کو قسم دیتے ہو تو سنو کہ سعد رض تقسیم برابر نہین کرتے لشکر مین خود نہین چلتے اور فیصلے مین انصاف نہین کرتے - حضرت سعد رض نے دعا کی کہ اے اللہ اگر یہ شخص جھوٹا ہو تو اسکی عمر دراز فرما دیجئے اور اسکی تنگدستی دراز کر دیجئے اور اسکو فتنون مین ڈالدیجئے - ابن عمیر کہتے ہین مین نے اُس شخص کو دیکھا ہے بہت بوڑہا ہو گیا تھا - بڑی عمر ہونیکی وجہ سے اس کی بھوین آنکھون پر لٹک پڑی تھین فقیر ہو گیا تھا - راستہ مین باندیون کو چھیڑتا اور آنکھون سے اشارہ کرتا تھا جب اُس سے کہا جاتا کہ تم کیسے ہو تو کہتا ایک بہت بوڑہا اور فتنون مین مبتلا کیا ہوا - اور ابن عساکر نے مصعب بن سعد کی سند سے اسے روایت کیا ہے کہ حضرت سعد رض نے کوفہ مین خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ مین تمہارے لئے کیسا امیر تھا ایک شخص بولا یا اللہ تم ایسے تھے جیسا مجھے معلوم ہے کہ رعیت مین انصاف نہین کرتے تھے اور تقسیم مین برابری نہین کرتے تھے اور لشکر مین شریک ہوکر خود جہاد نہین کرتے تھے تو حضرت سعد رض نے دعا کی کہ اے اللہ اگر یہ شخص جھوٹا ہو تو اسکو اندہا کردے اسپر جلد تنگدستی طاری کردے اسکی عمر دراز کردے اور اسکو فتنون مین ڈالدے تو یہ شخص اُسوقت تک نہین مرا جب تک اندہا اور فقیر نہین ہو گیا یہانتک کہ لوگون سے بھیک مانگی اور مختار کذاب کے فتنہ کو پایا اور اسی مین مرا -

طبرانی اور ابن عساکر اور ابو نعیم نے قبیصہ بن جابر سے روایت کی ہے کہ مسلمانون مین سے ایک شخص نے حضرت سعد کو بُرا بھلا کہا تو حضرت سعد رض نے دعاء کی کہ اے اللہ اس شخص کی زبان اور ہاتھ کو جس طرح آپکو منظور ہو مجھسے روکدیجئے تو جنگ قادسیہ مین اس شخص کے تیر لگا جسنے اسکی زبان اور ہاتھ بیکار کردئے پھر یہ ایک کلمہ بھی نہ بول سکا اور مر گیا - اور ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے مغیرہ کے واسطہ سے انکی والدہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت تھی جسکا قد بچہ کا سا قد تھا لوگ کہتے تھے کہ یہ حضرت سعد کی بیٹی ہے اسنے انکے وضو کے پانی مین ہاتھ ڈالدیا تھا اسپر انہون نے کہدیا تھا کہ اللہ تیری قوت کو کم کرے تو وہ ابتک جوان نہین ہو سکی

(باقی آیندہ)

Marfat.com

ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے بیناء کے واسطہ سے عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ ایک عورت حضرت سعد رض کو جھانکا کرتی تھی یہ روکا کرتے تھے مگر وہ رکتی نہ تھی ایک روز اُسنے جھانکا تو آپنے کہدیا کہ تیرا منہ بگڑ جائے تو اُس کا چہرہ گدّی کی طرف ہو گیا تھا ،

حاکم نے قیس رح سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بہت بُرا کہا تو حضرت سعد رض نے دعا کی کہ اے اللہ یہ آپکے ولیوں مین سے ایک ولی کو بُرا کہتا ہے آپ اس مجمع کو اُسوقت تک متفرق نہ کیجئے کہ اپنی قدرت نہ دکھلادین تو خدا کی قسم ہم لوگ متفرق نہ ہوئے تھے کہ اسکی سواری زمین مین دہسنے لگی اور اُسنے اِسکو کھوپڑی کے بل پتھرون مین پھینکدیا جس سے اس کا دماغ پھٹ گیا اور یہ مر گیا ۔

حاکم نے مصعب بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد رض نے ایک شخص کو بد دعا دی تو اُسکی اونٹنی اسکے پاس آئی اور اسکو مار ڈالا اسپر حضرت سعد رض نے ایک غلام آزاد کیا اور قسم کہائی کہ اب کسیکو بد دعا نہ دینگے ۔

حاکم نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ مروان خلیفہ نے کہا تھا کہ یہ مال ہمارا مال ہے جسے ہم چاہینگے دینگے تو حضرت سعد رض نے ہاتھ اُٹھائے اور کہا کیا مین دعا کرون ۔ مروان کودکر آیا اور گلے سے لپٹ گیا اور عرض کیا کہ اے ابو اسحٰق مین آپ کو خدا کی قسم دیتا ہون آپ دعا نہ کیجئے یہ مال تو سب اللہ تعالیٰ کا ہی ہے ۔

بیہقی اور ابن عساکر نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن لبیبہ کے واسطہ سے اُنکے والد سے روایت کی ہے اور وہ اِنکے دادا لبیبہ سے روایت کرتے ہین کہتے ہین کہ سعد بن ابی وقاص رض نے دعا کی اے پروردگار میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہین تو مجھسے موت کو اتنا مؤخر کر دیجئے کہ یہ بالغ ہوجائیں بیس سال تک کیلئے ان کی موت موخر کر دی گئی یعنی اُس شدید مرض کے بعد جسمین مرنیکے قریب ہو گئے تھے بیس سال تک اور زندہ رہے ۔ طبرانی نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہ ایک بار حضرت سعد رض جارہے تھے ایک شخص پر گذرے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بہت بُرا کہہ رہا تھا اور حضرت طلحہ وحضرت زبیر کو بھی حضرت سعد رض نے اس سے کہا تم ایسے لوگون کو بُرا کہہ رہے ہو کہ جنکے حق مین اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ وعدہ آچکا ہے جو آچکا ہے تو خدا کی قسم یا تو تم انکو بُرا کہنا

Marfat.com

چھوڑ دو ۔ یا تین تمہارے واسطے بد دعا کرون گا - اُسنے جواب دیا کہ تم مجھکو ڈراتے ہو کہ گویا تم نبی ہو
تو حضرت سعدؓ نے دعا کی کہ اے اللہ اگر یہ شخص ان لوگون کو برا کہتا ہے جنکے حق مین آپ کا وہ وعدہ
آچکا ہے جو آچکا ہے تو اسکو آج لوگون کیلئے عبرت بنا دیجئے اسکے بعد ایک بختی اونٹنی آئی لوگ
اس کی وجہ سے ہٹ گئے اور وہ اُسکو روند گئی - پھر ہمنے لوگون کو دیکھا کہ وہ حضرت سعدؓ کے
پیچھے پیچھے جارہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے ابو اسحق اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی
اور حضرت سعد جو مستجاب الدعا تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے
اس کی دعا کی تھی کیونکہ ترمذی و حاکم نے حضرت سعدؓ سے روایت کی ہے اور حاکم نے اسکو صحیح
کہا ہے کہ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ اے اللہ سعد کی دعا قبول فرما لیجئے جب
وہ دعا کرے "تو جب دعا کرتے تھے قبول کیجاتی تھی اور حدیث مین یہ بھی ہے در اے اللہ انکی
دعا قبول فرما لیا کیجئے اور ان کا نشانہ درست فرما دیجئے "
ابو نعیم نے ابن الدفیلی سے روایت کی ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نہر شیر پر
اُترے تو کشتیان طلب کین تاکہ لوگون کو لیکر گذر جائین مگر کوئی صورت نہ ہوسکی کیونکہ دشمنون
نے سب کشتیون پر قبضہ کر رکھا تھا - ماہ صفر کے کئی دن گذر گئے اور آپ ٹھہرے رہے پھر نہر مین
چڑہاؤ ہو گیا - تو حضرت سعدؓ نے ایک خواب دیکھا کہ مسلمانون کے گھوڑے اُس نہر مین گھس گئے
اور عبور کر گئے اور دریا ہے کہ چڑہاؤ کی وجہ سے ہیبتناک صورت لئے ہوئے ہے آپنے اپنی خواب کی
تعبیر کیلئے اُسکو عبور کرنے کا پکا ارادہ کر لیا - لوگون کو جمع کیا اور فرمایا کہ اب مین نے اس دریا کو
طے کر کے مقابل تک جانیکا ارادہ کر دیا ہے اور سب لوگون کو گھس جانے کی اجازت دیدی اور
فرمایا کہ یہ کہو کہ ہم اللہ کی امداد چاہتے ہین اور اسی پر توکل کرتے ہین - اللہ ہی ہمکو کافی ہے اور وہی
بہترین ذمہ دار ہے کوئی تغیر اور قوت نہین مگر اللہ ہی کی جانب سے ہے جو بڑے مرتبہ اور بڑی عظمت والا
ہے - پھر سب کے سب دریا مین گھس پڑے اور موجون پر سوار ہو گئے اور وہ جھاگ دے رہی تھین اور
سیاہ تھین اور لوگ اس تیرنے مین قریب قریب تھے اور ایسے ہی باتین کر رہے تھے جیسے کہ زمین
پر چلنے مین باتین کرتے رہتے ہین تو اہل فارس کو اس بات سے جو اُنکے گمان مین بھی نہ تھی -
بہت تعجب ہوا اور اپنی جانون کو بچا لیگئے اور بہت سا مال چھوڑ کر جلدی سے بھاگ نکلے - غرض صفر ۱۶

Marfat.com

ین مسلمان کسریٰ کے شہروں مین داخل ہو گئے اور جو مال کسریٰ کے گہرون مین باقی تھا اسپر قبضہ کرلیا۔ اور ابونعیم نے ابوعثمان نہدی سے حضرت سعدؓ کے لوگو کیسا تھ قیام کرنے اور انکو عبور کی دعوت دینے مین یہ روایت کیاہے کہ ہم گہوڑون اور سواریون سے نہر پر چھا گئے یہانتک کہ دونون کنارون سے کوئی شخص پانی کو نہین دیکھہ سکتا تھا ہمارے گھوڑے ہمکو لیکر ان کی طرف نکلے تو ان کی ایالون سے پانی ٹپک رہا تھا اور ہنہنا رہے تھے جب مقابل قوم نے یہ دیکھا تو بھاگ کہڑے ہوئے اور ایسی بھاگی کہ اپنی کسی چیز کی طرف بھی توجہ نہین کی اور بیان کیا ہے کہ پانی مین ان حضرات کی کوئی چیز ضائع نہین ہوئی سوائے ایک پیالہ کے جسکی رسّی بودی تھی وہ ٹوٹ گئی اور اسے پانی بہالیگیا لیکن اسکو بھی ہواؤن اور موجون نے دھکیل دیا کہ وہ کنارہ پر آرہا اور اسکے مالک نے لیلیا اور ابونعیم نے ابوبکر بن حفص بن عمر سے یہ روایت کیاہے کہ جو صاحب حضرت سعدؓ کے ساتھ ساتھ پانی مین چل رہے تھے سلمان فارسی رضؓ تھے گھوڑے ان لوگون کو لیکر تیرے تو سعدؓ کہتے تھے ہمکو اللہ تعالیٰ کافی ہین اور وہی بہترین ذمہ دار ہین اور اللہ تعالیٰ اپنے ولی کی ضرور مدد فرمائینگے ضرور اپنے دین کو غلبہ اور ضرور اپنے دشمن کو شکست دینگے بشرطیکہ لشکر مین بدکاری اور ایسے گناہ نہون کہ جو نیکیون پر غالب آجائین سلمان رضؓ نے انسے کہا کہ ابھی تو سب کا اسلام نیا ہے اور خدا کی قسم انکے واسطے دریا ایسے ہی تابعدار کر دئے گئے ہین جیسے خشکی اور یہ لوگ پانی پر چھاگئے یہانتک کہ کنارہ سے پانی نظر نہین آتا تھا اور بلاشبہ ان حضرات کیلئے دریا کے باب مین بہ نسبت خشکی کے زیادہ واقعات ہین۔ غرض یہ لوگ دریا سے نکلے اور نہ ان کی کوئی چیز کہوئی گئی اور نہ کوئی غرق ہوا۔ اور ابونعیم نے عمیر صائدی سے روایت کی ہے کہ جب یہ لوگ دریا مین گُھس پڑے تو ایک دوسرے کے قریب قریب ہو گئے۔ سلمان رضؓ سعدؓ کے متصل تھے برابر مین پانی مین ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ سعدؓ نے کہا کہ یہ بڑی عزت اور بڑے علم والے کے مقدر کرنے سے ہے۔ پانی ان لوگون کو اوپر کو اُٹھا رہا تھا گہوڑا ہمیشہ سیدھا کھڑا رہتا تھا۔ جب تھک جاتا تھا تو کوئی ٹیلہ ظاہر ہوجاتا اور اسپر اسطرح آرام کرلیتا تھا کہ گویا زمین پر ہے پس مدائن مین اس سے زیادہ عجیب واقعہ نہیں ہوا اور اسیوجہ سے اسکو یوم الجراثیم (ٹیلون کا دن) کہا جاتا ہے کہ جب کوئی تھک جاتا ایک ٹیلہ اُٹھ آتا تھا کہ اسپر آرام لیلے اور ابونعیم نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ دجلہ مین گھسے تو وہ موجین مار رہا تھا جب ہم اسکے زیادہ پانی کے حصہ مین پہنچے تو گہوڑے سوار کھڑا رہتا تھا اور پانی اسکے

۴۳

تنگ تک نہین پہونچتا تھا اور ابونعیم نے حبیب بن صہبان سے روایت کی ہے کہ جنگ مدائن کے بعد جب مسلمانون نے دجلہ کو عبور کر لیا تو اہل فارس نے کہا یہ تو جن ہین انسان نہین اللہ تعالیٰ کی طرف سے سارے جہانون پر ایک حجت ہین۔

حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ ۔ حاکم اور بیہقی نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے حضرت زید کہتے ہین کہ مجھکو جنگ احد کے دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کہ سعد بن الربیع کو تلاش کرو اگر تم انکو دیکھو تو میری طرف سے سلام کہو اور کہو کہ تم اپنے کو کیسا پاتے ہو۔ مین نے انکو اس حالت مین پایا کہ ان کا دم آخر ہو رہا تھا اور ان پر نیزون اور تلوارون اور تیرون کے ستر زخم تھے اُنھون نے جواب دیا کہ عرض کرنا یا رسول اللہ مین اپنے کو ایسا پاتا ہون کہ جنت کی خوشبو محسوس کر رہا ہون اور میری قوم انصار سے فرما دیجئے کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک کو (دشمن) پہونچ گیا اور تم مین سے ایک متنفس بھی باقی رہا تو تمہارا کوئی عذر نہ ہو سکیگا اور اسکے بعد روح پرواز کر گئی رضی اللہ عنہ۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ۔ جلال الدین بصری دمشقی نے اپنی کتاب تحفۃ الانام فی فضائل الشام مین بیان کیا ہے کہ اہل دمشق کا اتفاق ہے کہ آپ کی قبر مبارک دمشق کے شہر غوطہ ایک گاؤن مین ہے جسے منیحہ کہا جاتا ہے اور بیان کیا ہے کہ شیخ عارف مقتدی ابواسحق ابراہیم بن الشیخ عارف باللہ عبداللہ نے جنکے والد ارموی مشہور تھے رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مزار کی کئی دفعہ زیارت کی ہے ایک مرتبہ ان کے دل مین یہ خلجان پیدا ہوا کہ یہ حضرت سعد کی قبر ہے بھی یا نہین انکو نیند کی اونگھ آگئی تو دیکھا کہ یہ قبر اوپر کی طرف سے پھٹ گئی اور ایک لمبے قد کا بدوی شخص نقاب[۵] پوش قبر کی اوپر کی جانب سے نکلا اور وہ کہہ رہا ہے کہ مین سعد ہون پھر مجھے نیند سے افاقہ ہو گیا تو مین نے جان لیا کہ یہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔ مین نے کچھ قرآن شریف پڑھا اور دعا کی اور لوٹ آیا"۔ سیدنا سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ کی وفات بلاد شام مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ۱۴ھ مین ہوئی ہے۔

---

۵ جنگ مین منہ پر نقاب ہوتی تھی ۱۲ مترجم۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ - ابو نعیم نے سعد بن ابی وقاص رض سے روایت کی ہے کہ
غزوہ خندق کے بعد جب حضرت سعد بن معاذ رض کا انتقال ہوا تو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم اسقدر
تیزی سے تشریف لے چلے کہ پاؤن کے (جوتے) تسمے ٹوٹنے لگے مگر آپ لوٹتے نہ تھے چادر گری
جاتی تھی اور آپ توجہ نہیں فرماتے تھے اور کسی کی طرف التفات نہیں فرمایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
قریب ہے کہ آپ ہمکو الگ چھوڑ دین - فرمایا مجھے ڈر ہے کہ معاذ کے غسل دینے مین فرشتے ہم سے سبقت
نہ لیجائین جیسے کہ حنظلہ رض کے غسل دینے مین سبقت لیگئے تھے اور بخاری ومسلم نے حضرت عائشہ
رض سے روایت کی ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو غزوۂ خندق کے دن زخم لگا ہے حبان بن العرقہ نے
انکی رگ اکحل ۵ مین تیر مارا تھا - حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین خیمہ لگایا تھا تاکہ قریب سے ان کی عیادت
فرماتے رہین - جب حضور غزوہ خندق سے واپس ہوئے ہتھیار اُتار دئے اور غسل فرمایا تو جبرئیل
علیہ السلام سر سے غبار جھاڑتے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ آپنے ہتھیار اُتار دئے خدا کی قسم آپ
ہتھیار نہین اُتارینگے اب ان کافرون پر خروج فرمائیے حضور نے فرمایا تو کہان کو جبرئیل نے بنی قریظہ
کی طرف اشارہ کیا جب سب وہان نازل ہوئے اور حکم احکام سعد بن معاذ کو تفویض کئے گئے تو حضرت
سعد نے کہا کہ مین حکم دیتا ہون کہ ان مین سے لڑنے والے لوگون کو قتل کیا جائے اور عورتون اور
بچون کو گرفتار کر لیا جائے اور ان کے مال تقسیم کر لئے جائین - پھر حضرت سعد رض نے دعا کی اے اللہ
آپ کو معلوم ہے کہ مجھے آپ کی راہ مین جہاد کرنیکے لئے اس قوم سے زیادہ کوئی محبوب نہین جسنے
آپ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی ہے اور انکو نکال دیا ہے اے اللہ مین سمجھ رہا ہون کہ
اب آپنے ہمارے اور انکے درمیان جنگ کو ختم فرما دیا ہے تو اگر قریش سے کوئی لڑائی باقی ہو تو
مجھے انکے لئے زندہ باقی رکھئے کہ مین آپکی راہ مین ان سے جہاد کرون اور آپنے لڑائی ختم ہی فرما دی ہی
تو ذرا کھول دیجئے اور میری موت اسی مین فرما دیجئے پھر اسی رات یہ لڑائی چھٹ گئی اور حضرت معاذ کی وفات
اسی سے ہوئی - اور بیہقی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ غزوہ احزاب مین سعد بن معاذ رضی
اللہ عنہ کے تیر مارا گیا اور رگ اکحل کھل گئی خون چمک آیا تو اُنہون نے دعا کی اے اللہ میری جان نہ نکالئے
جب تک بنی قریظہ سے میری آنکھین ٹھنڈی نہ کر دیجئے - انکی رگ بند ہو گئی اور ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا

۵۸

۵ - ہاتھ کے وسط مین ایک رگ ہے جسے رگ ہفت اندام اور میزاب البدن اور عرق الحیوۃ بھی کہتے ہین اسکے پھٹنے سے
تمام بدن کا خون نکلجاتا ہے ۱۲ مترجم

یہانتک کہ سب لوگ ان کے حکم پر راضی ہو گئے پھر جب یہ انکے قتل سے فارغ ہو گئے وہ رگ پھٹ گئی اور وفات پا گئے۔

بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہتے ہیں کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد ابن معاذ کے باب میں فرمایا ہے ان کیلئے عرش ہلگیا ہے اور انکے جنازہ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے چلے ہیں اور جابر رضہ سے یہ روایت کیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ یہ کس مرد صالح کا انتقال ہوا ہے کہ اسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولدئے گئے ہیں اور اسکیلئے عرش ہلگیا ہے۔ حضور باہر تشریف لائے تو سعد ابن معاذ رضہ کی وفات ہو گئی تھی اور بیہقی نے رافع زرقی سے روایت کی ہے کہ اپنی قوم میں سے جس سے میں نے پوچھا اُسینے بتایا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کے درمیان میں ریشم کا عمامہ باندھے ہوئے آئے اور پوچھا کہ یہ مرنیوالا کون ہے جسکے لئے آسمان کے دروازے کھل گئے اور عرش حرکت میں آگیا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم جلدی سے سعد بن معاذ کی طرف تشریف لیچلے توانکو دیکھا کہ وفات پا چکے ہیں اور بیہقی نے حسن بصری رح سے روایت کی ہے کہ سعد بن معاذ کیلئے جو حق تعالی کا عرش متحرک ہوا وہ انکی روح کی خوشی ہونیکی وجہ سے متحرک ہوا ہے اور ابن سعد نے مسلمہ بن اسلم بن حرلش سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو گھر میں سوائے کفن پہنائے ہوئے سعد رضہ کے اور کوئی نہیں تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور بیچ بیچ کر تشریف لیجارہے ہیں اور مجھے اشارہ فرمایا کہ ٹھہر جا میں ٹھہر گیا اور پیچھے سے ذرا ہٹا دیا گیا حضور کچھ دیر تشریف فرما رہے پھر باہر تشریف لیگئے تو میںنے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کسی اور کو تو دیکھا نہیں اور آپ کو یہ دیکھا کہ آپ بیچ بیچ کر تشریف لیجارہے تھے ارشاد فرمایا کہ میں تو کسی جگہ بیٹھ نہیں سکا جب تک فرشتوں میں سے ایک فرشتے نے اپنا ایک پر میرے لئے سمیٹ نہیں لیا۔ اور ابو نعیم نے اشعث بن اسحق بن سعد ابن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہ حضور نے اُسدن اپنے گھٹنے سمیٹ لئے تھے اور فرمایا تھا کہ ایک فرشتہ آیا ہے اُسے بیٹھنے کی جگہ نہیں ملی تو میں نے جگہ دی۔ جب لوگوں نے ان کا جنازہ اُٹھایا اور یہ بہت بڑے اور لمبے تھے ایک منافق نے کہا کہ ہمنے کوئی نعش آج سے زیادہ ہلکی نہیں اُٹھائی

۴۶

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکے جنازہ پر ستر ہزار وہ فرشتے حاضر ہوئے ہین جنہون نے زمین پر کبھی قدم نہ رکھا تھا۔ اور ابن سعد نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ ساری قوم نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے کسی میت کو سعد سے ہلکا نہین اُٹھایا۔ فرمایا کہ ہلکے کیون نہ ہوتے ان کیلئے آج اتنے اتنے فرشتے اُترآئے ہین جو آج سے پہلے کبھی نہین اترے تھے اور وہ تمہاری ساتھ جنازہ اُٹھائے ہوئے ہین اور ابن سعد اور ابونعیم نے محمد بن منکور کی سند سے محمد بن شرحبیل بن حسنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ان کی قبر کی مٹی مین سے ایک مٹھی بھر لی اور لیگیا کچھ بعد اسے دیکھا تو وہ مشک تھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسپر فرمایا سبحان اللہ یہانتک کہ چہرہ مبارک مین (مسرت کا اثر) محسوس ہونے لگا اور فرمایا الحمد للہ اگر قبر کے دبانے سے کوئی بچتا تو سعد بن معاذ بچتے انکو ذرا سا دبایا گیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے کشادگی فرمادی اور ابن سعد نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مین بھی ان لوگون مین تھا جنہون نے سعد کی قبر کھودی ہے جب ہم مٹی کا کچھ حصہ کھودتے تھے ہمپر مشک کی لپٹین آتی تھین

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ۔ بخاری و مسلم نے عروۃ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ اویس کی بیٹی اروی نے مروان بن الحکم کے یہان سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر مقدمہ دائر کیا اور دعوی کیا اُنہون نے اُسکی زمین لیلی ہے حضرت سعید نے جواب دیا کہ کیا مین اسکے بعد بھی اسکی زمین سے کچھ لیلون گا جبکہ مین نے خود حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے (اُسکے باب مین) سُن لیاہے۔ مروان نے پوچھا آپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے فرمایا مین نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جسنے زمین سے ایک بالشت بھی ظلماً لیلی اللہ تعالیٰ ساتون زمینون تک کو اسکے گلے مین طوق ڈالدینگے۔ مروان نے کہا بس اسکے بعد مین آپ سے کوئی گواہ نہین مانگتا۔ حضرت سعید رض نے دعا کی کہ اے اللہ اگر یہ جھوٹی ہو تو اسکی بینائی کو غارت فرمادیجئے اور اسکو اسکی زمین مین قتل کردیجئے عروہ کہتے ہین کہ وہ اسوقت تک نہین مری جب تک اسکی بینائی جاتی نہین رہی اور وہ اپنی زمین مین چلی جارہی تھی کہ یکایک ایک گڑھے مین گری اور مرگئی اور مسلم کی ایک روایت مین محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرو سے یہی مضمون

Marfat.com

ہے کہ انہوں نے اُسے اندھی دیکھا ہے دیواروں کو ٹٹولتی تھی اور کہتی تھی کہ مجھے سعید رضؓ کی دعا لگ گئی اور جس گھر پر اُسنے مقدمہ کیا تھا اُسیکے کنوین پر یہ گزری تو اس مین گر پڑی اور وہی اسکی قبر بن گیا۔

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام۔ آپکی کرامتون مین سے یہ ہے کہ ابن اثیر نے اپنی کتاب اسد الغابہ مین بیان کیا ہے کہ محمد بن المنکدر نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام سفینہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہین مین ایک کشتی مین سوار تھا وہ ٹوٹ گئی اور مین ایک تختہ پر سوار رہگیا مجھے پانی نے کنارہ پر پھینکدیا تو مجھے ایک شیر ملا مین نے اُس سے کہا اے ابو الحارث[۵] مین حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام سفینہ ہون۔ فرماتے ہین کہ اُسنے سر جھکا لیا اور مجھے اپنے پہلو اور کندھے سے دھکیلتا رہا۔ یہانتک کہ راستہ پر پہونچا دیا۔ پھر جب راستہ پر پہونچادیا تو ہمہانے لگا اس سے مین نے سمجھہ لیا کہ اب یہ مجھے رخصت کر رہا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔ مین نے اپنی کتاب حجۃ اللہ علی العالمین مین انکو تنہا ذکر نہین بلکہ حضرت ابو الدردا رضؓ کیساتھہ ہی ذکر کردیا ہے پھر مین نے اپنے محترم فاضل شیخ عبد المجید خانی دمشقی کو دیکھا کہ اُنہون نے اپنی کتاب الحدائق الوردیہ فی اجلاء الطریقۃ النقشبندیہ مین ذکر کیا ہے کہ انکی کرامتون مین سے یہ ہے کہ یہ مدائن سے تشریف لیچلے اور انکی ساتھ ایک مہمان تھا۔ ہرن جنگل مین پھر رہے تھے اور پرندے ہوا مین اُڑ رہے تھے۔ آپنے فرمایا کہ تم مین سے ایک ہرن اور ایک پرندہ میرے پاس آجاؤ کیونکہ میرے پاس ایک مہمان آیا ہے جسکی مجھے خاطر کرتا ہے وہ آ گئے تو اس شخص نے کہا سبحان اللہ حضرت سلمان رضؓ نے فرمایا کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو کیا تمنے کسی بندہ کو دیکھا ہے کہ اُسنے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ہو اور پھر کسی شئے نے اُس کی نافرمانی کی ہو انہی شیخ عبد المجید نے بیان کیا ہے کہ حافظ ابو نعیم نے حارث بن عمیر سے روایت کی ہے کہ مین نے سفر کیا۔ مدائن آیا تو ایک شخص ملا جسپر پرانے کپڑے ہین اور اسکے پاس ایک سرخ چمڑا ہے جسے وہ مل رہا ہے وہ متوجہ ہوا مجھے دیکھا اور کہا اے اللہ کے بندہ وہین ٹھہر و مین نے اُس شخص سے جو میرے پاس تھا پوچھا یہ شخص کون ہین اسنے بتایا کہ یہ سلمان رضؓ ہین۔ پھر آپ گھر مین تشریف لیگئے اور سفید

۵۔ ابو الحارث شیر کو کہا جاتا ہے ۱۲ مترجم۔

(باقی آئندہ)

Marfat.com

کپڑے پہنے پھر آئے اور میرا ہاتھ پکڑ لیا مصافحہ کیا اور حال پوچھنے لگے۔ میں نے عرض کیا اے ابو عبداللہ نہ آپ نے مجھکو کبھی پہلے دیکھا نہ میں نے آپکو نہ آپ مجھے پہچانتے ہیں نہ میں آپکو فرمایا ہاں مگر قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ جسوقت میں نے تمکو دیکھا ہے اسیوقت میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا ہے کیا تم حارث بن عمیر نہیں ہو۔ میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ روحیں ایک جمع کیا ہوا لشکر تھیں اُن میں سے جن میں تعارف ہوگیا تھا اُن میں اُنس ہے اور جن میں اجنبیت رہی تھی ان میں اختلافات ہیں،،

اور یہ ہرن اور پرندہ کی کرامت میں نے علامہ مناوی کی کتاب طبقات میں بھی دیکھی ہے۔

حضرت عاصم بن ثابت و حضرت خبیب رضی اللہ عنہما - بخاری وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ بھیجا اور اسپر عاصم بن ثابت کو امیر مقرر فرمایا۔ یہ لوگ روانہ ہوگئے اور جب عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان پہونچے تو ہذیل کے ایک قبیلہ میں ان کا ذکر کیا گیا اور وہ لوگ تقریباً سو تیر انداز تھے وہ انکے نشانات ڈھونڈھتے ہوئے چلے اور ان پر آپہونچے تو حضرت عاصم رض اور انکے ساتھیوں نے ایک بلند ٹیلہ کی پناہ لی۔ اُن لوگوں نے ان کا محاصرہ کرلیا انکے ساتھیوں نے کہا کہ تم لوگوں کا ہمسے ایک معاہدہ ہے کہ اگر تم ہمارے یہاں آئے تو ہم تم میں سے کسیکو قتل نہ کرینگے۔ حضرت عاصم رض نے کہا کہ میں تو کسی کافر کی ذمہ داری میں یہاں سے نہیں اُترونگا اے اللہ اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ہماری خبر پہونچا دیجئے اُن لوگوں نے ان پر تیر چلانے شروع کردئے یہانتک کہ حضرت عاصم اور سات آدمیوں کو شہید کردیا اور حضرت خبیب رض اور حضرت زید بن دثنہ رض اور ایک اور صاحب رہ گئے اُن لوگوں نے ان سے عہد و معاہدہ کرلیا تو یہ لوگ ٹیلہ سے اُنکے پاس اتر آئے جب وہ ان پر قابو پاگئے تو انکی کمانوں کے چلّے اُتار کر انکو باندھ دیا۔ اُن تیسرے صاحب نے کہا کہ یہ پہلی بدعہدی ہے اور انکے ساتھ جانیسے انکار کردیا اُن لوگوں نے زبردستی کی کہ ساتھ چلیں مگر وہ نہ چلے تو انکو بھی شہید کردیا اور حضرت خبیب رض اور حضرت زید رض کو لیچلے حتے کہ مکہ مکرمہ میں لاکر دونوں کو فروخت کردیا۔ حضرت خبیب رض کو بنی حارث بن عامر بن نوفل نے خرید لیا کیونکہ خبیب رض نے جنگ بدر میں حارث کو قتل کیا تھا یہ اُن لوگوں کے پاس قیدی رہے یہانتک کہ جب اُن لوگوں نے انکے شہید کردینے پر اتفاق کرلیا تو اُنہوں نے بنی حارث کی لڑکیوں

مین سے ایک لڑکی سے استرہ مانگا تاکہ زیر ناف کے بال صاف کرلین اُسنے دیدیا وہ کہتی ہے
کہ مین اپنے ایک بچہ سے ذرا غافل ہوئی تو وہ انکے پاس پہونچگیا اور اُنہون نے اسے اپنی ران پر
بٹھا لیا جب مین نے بچہ کو دیکھا تو مین گھبرا گئی اور اس گھبراہٹ کو خبیبؓ نے بھی محسوس
کرلیا اُنکے ہاتھ مین استرہ تھا کہنے لگے کیا تم ڈرتی ہو کہ مین اس بچہ کو قتل کر ڈالونگا۔ مین
انشاء اللہ ایسا نہین کرونگا اور وہ کہا کرتی تھی کہ مین نے خبیبؓ سے بہتر کوئی قیدی نہین دیکھا
وہ انگور کے خوشے کھایا کرتے تھے حالانکہ اس وقت مکہ مکرمہ مین کوئی سا بھی پھل نہ تھا اور خود
وہ لوہے کی بیڑیون مین بند ہے رہتے تھے بس یہ ایک رزق تھا جو اللہ تعالیٰ انکو عطا فرماتے تھے
غرض جب انکو حرم سے باہر لے چلے تو اُنہون نے فرمایا مجھے اتنی مہلت دو کہ مین دو رکعتین پڑھ لون
اور آپنے نماز پڑہی پھر یہ دعا کی اے اللہ ان کا سب کا احاطہ فرما لیجئے اور انکو متفرق کر کے مار ڈالئے
اور ان مین کسی ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضؓ کی اس مصیبت کے دن دعا
قبول فرمالی اور حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس روز ان لوگون پر یہ مصیبت واقع ہوئی
یہ خبر بیان فرمادی تھی۔ ادھر قریش نے حضرت عاصم رضؓ کی طرف آدمی بھیجے کہ عاصم رضؓ کے جسم سے
کچھ حصہ لے آؤ کہ وہ اسکو پہچان لین کیونکہ حضرت عاصم رضؓ نے جنگ بدر مین قریش کے بڑے لوگون
مین سے کسی بہت بڑے کو مار ڈالا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضؓ پر شہد کی مکھیون کے ایک
محال کو جو سائبان کی طرح تھا بھیجدیا اُسنے اُنکی حفاظت کی اور یہ کافرون کی دستبرد سے محفوظ
رہگئے۔ اور ان پر یہ قدرت نہ پاسکے کہ انکے جسم مین سے کچھ کاٹ لین۔ بیہقی نے بھی یہ روایت
ایسے ہی بیان کی ہے اور ابو نعیم نے موسی بن عقبہ کی سند سے ابن شہاب سے اور عروہ کی سند سے
بھی بیان کی ہے اتنا اور زیادہ روایت کیا ہے کہ حضرت خبیب رضؓ نے یہ کہا تھا کہ اے اللہ مین کوئی
قاصد نہین پاتا کہ آپکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم تک بھیج سکون اسلئے آپ ہی انکو میرا سلام پہونچادیجئے
تو جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ سب ماجرا بتادیا۔ لوگون نے
بیان کیا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس روز بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا اس پر بھی سلام ہو خبیب رضؓ
کو قریش نے شہید کردیا

بیہقی نے ابن اسحق کی سند سے روایت کی ہے کہتے ہین کہ مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا

Marfat.com

کہ قبیلہ ہذیل نے جب عاصم بن ثابت رضہ کو شہید کر دیا تو اُن کا سر علیحدہ کر لینا چاہا تاکہ اسکو سلافہ بنت سعد کے ہاتھ فروخت کر دین کیونکہ جب جنگ اُحد مین اُسکے دونون بیٹے مار ڈالے گئے تو اُسنے یہ منت مانی تھی کہ اگر ان کے سر پر قابو پا سکی تو اسکی کھوپڑی مین شراب پئے گی مگر ان لوگون کو محال کی مکھیون نے اُس سے روک دیا اور جب مکھیان ان مین اور عاصم مین حائل ہو گئین تو ان لوگون نے کہا کہ شام تک کیلئے چھوڑ دو۔ مکھیان چلی جائینگی تو ہم سر لیلینگے پھر اللہ تعالیٰ نے ایک وادی مین سیلاب بھیجدیا جسنے حضرت عاصم رضہ کو اُٹھا لیا اور لیگیا اور حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ اپنی زندگی مین نہ وہ کسی مشرک کو چھوئینگے نہ کوئی مشرک ان کو چھوئے گا تو اللہ تعالیٰ نے وفات مین بھی اُن سے اس چیز کو روک دیا جس سے وہ حیات مین بچتے تھے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے بریدۃ بن سفیان اسلمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن ثابت رضہ کو روانہ فرمایا اور پھر یہی واقعہ بیان کیا ہے جو حضرت ابو ہریرہ کی حدیث مین گذر چکا ہے اور اس مین یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اُن لوگون نے ان کا سر کاٹنے کا ارادہ کیا تھا تاکہ اُس عورت کے پاس لیجائین تو اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیون کا ایک محال بھیجدیا اور اُسنے انکی حفاظت کی کہ وہ سر نہ کاٹ سکے اور حضرت خبیب کے حال مین ذکر کیا ہے کہ اُنہون نے یہ کہا تھا کہ اے اللہ مین کسی ایسے کو نہین پاتا جو آپکے رسول کو میرا سلام پہونچا دے تو بس آپ ہی اپنے رسول کو میرا سلام پہونچا دیجئے۔ اور بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت یہ فرمایا تھا کہ اسپر بھی سلام ہو تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس پر۔ فرمایا تمہارا بھائی خبیب قتل کیا جا رہا ہے۔ جب حضرت خبیب رضہ تختہ پر چڑھائے گئے تو دعا مانگنی شروع کی ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ جب مین نے اُنکو دیکھا کہ دعا کر رہے ہین مین زمین کو چمٹ گیا پھر اسکے بعد ایک سال بھی نہ گذرا تھا کہ ان لوگون مین سے سوائے اس شخص کے جو زمین کو چمٹ گیا تھا ایک بھی باقی نہ رہا۔ اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری کی سند سے یہ روایت کی ہے کہ اُنکے والد نے اُن سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو تنہا کو جاسوس بنا کر بھیجا تھا۔ کہتے ہین کہ جب مین خبیب رضہ کے تختہ کے پاس یعنی جسپر قتل کرنیکے بعد اُنکو سولی دیگئی تھی پہونچا اور لوگون کی نظرون سے بچتا ہوا اسپر چڑھ گیا تو انکو چھوڑ دیا وہ زمین پر گر پڑے اور مین نے اُنکو کچھ دور پھینکدیا پھر جو مین نے ادھر منہ پھیرا تو خبیب رضہ کو نہین دیکھا گویا زمین اُنکو نگل گئی اور حضرت خبیب رضہ

Marfat.com

کی کسی ہڈی کا اب تک کہین ذکر نہین کیا گیا ابو یوسف نے کتاب اللطائف مین ضحاک سے روایت کی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خبیب رضہ کو تختہ سے اُتارنے کیلئے مقداد رضہ اور زبیر رضہ کو بھیجا تھا۔ یہ دونون تنعیم مین پہونچے تو انہون نے اُنکے چارون طرف چالیس آدمیون کو مدہوش پایا ان دونون نے انکو تختہ سے اُتار لیا پھر حضرت زبیر رضہ نے انکو اپنے گھوڑے پر سوار کر لیا تو وہ بالکل نرم تھے ان مین کوئی تغیر نہ ہوا تھا۔ مشرکون نے ان لوگون پر منت مان لی اور جب ان تک آپہونچے تو حضرت زبیر رضہ نے انکو گرادیا اور انکو زمین نگل گئی اسیلئے ان کا لقب بلیع الارض یعنی زمین کا نگلا ہوا ہو گیا حضرت خبیب کا ذکر حرف خا مین ہونا چاہئے تھا مگر مین نے یہان حضرت عاصم رضہ کیساتھ اسلئے کر دیا ہے کہ قصہ ایک تھا اور آگے کے واقعہ سے بھی مناسبت تھی

حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ۔ بخاری نے ہشام بن عروہ کی سند سے بیان کیا ہے کہتے ہین کہ مجھے میرے والد نے بتایا ہے کہ جب وہ لوگ قتل کر دئے گئے جو معونہ کے کنوین پر گئے تھے اور عمرو بن امیہ ضمری گرفتار ہو گئے تو عامر بن طفیل نے ایک شہید کی طرف اشارہ کر کے پوچھا یہ کون ہے عمرو بن امیہ نے جواب دیا کہ عامر بن فہیرہ ہے عامر بن طفیل نے کہا کہ مین نے انکو دیکھا ہے کہ یہ قتل کے بعد آسمان تک اُٹھائے گئے تھے یہانتک کہ مین نے اپنی آنکھون سے آسمان تک انکے اور زمین کے درمیانی حصہ کو دیکھا ہے پھر زمین پر لاکر رکھدئے گئے۔ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس انکی اطلاع آگئی تھی حضور نے ان کی شہادت کی خبر صحابہ کو سنائی اور فرمایا کہ تمہارے ساتھی شہید کر دئے گئے اُنہون نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور عرض کیا تھا کہ اے ہمارے رب ہمارے بھائیون کو ہماری خبر پہونچا دیجئے کہ ہم آپ سے خوش اور آپ ہمسے راضی ہین تو اللہ تعالے نے یہ خبر عطا فرمائی ہے اور بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ روانہ فرمایا۔ پھر تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ آپ اُٹھے اللہ تعالی کی حمد وثنا کی اور فرمایا کہ تمہارے بھائی کافرون سے بھڑ گئے اور کافرون نے اُنکو ختم کر دیا ہے اُن مین سے ایک بھی نہین بچا اور ان لوگون نے یہ دعا کی ہے کہ اے ہمارے پروردگار ہماری قوم کو یہ خبر پہونچا دیجئے کہ ہم آپ سے خوش اور آپ ہمسے راضی ہین تو مین تمہاری طرف ان کا پیامی ہون کہ وہ اللہ تعالے سے خوش اور اللہ تعالی اُن سے راضی ہو گئے ہین۔ واقدی رحمتہ بیان کیا ہے کہ مجھسے مصعب بن ثابت نے ابوالاسود کے واسطہ سے عروہ رضہ سے روایت بیان کی ہے

۵۲

Marfat.com

وہ کہتے ہین کہ منذر بن عمرو روانہ ہوئے اور آگے وہی قصہ بیان ہے یعنی اُن لوگون کا حضور صلے اللہ علیہ
وسلم سے چند آدمی طلب کرنا جو اُنکو قرآن شریف اور احادیث پڑھا دین اور اس مین یہ بھی ہے کہ عامر بن
طفیل نے عمرو بن امیہ سے کہا کیا تم اپنے ساتھیون کو پہچانتے ہو اُنہون نے کہا ہان ہان اسنے شہدا مین
چکر لگایا اور ان سے اُنکے نسب پوچھتا رہا۔ پھر ان سے کہا کیا تم ان مین سے کسیکو غیر موجود پاتے ہو اُنہون
نے کہا ہان۔ ابوبکر رض کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ کو اُسنے پوچھا وہ تم لوگون مین کیسے آدمی تھے مین نے
کہا ہم مین کے اچھے اور افضل آدمیون مین سے تھے تو اُسنے کہا کیا مین تم سے ان کا حال نہ بیان کر دون
فلان شخص نے اُنکے نیزہ مارا پھر نیزہ کھینچ لیا تو ان صاحب کو آسمان کی طرف بلند کر لیا گیا۔ یہانتک کہ
خدا کی قسم مین انکو نہین دیکھ سکا اور جس شخص نے ان کو شہید کیا ہے وہ بنی کلاب کا ایک شخص تھا جسکو
جبار بن سلمی کہا جاتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ جب اُسنے اُنکے نیزہ مارا تو اُنکو یہ کہتے سنا خدا کی قسم
مین کامیاب ہو گیا۔ عامر بن طفیل کہتے ہین کہ مین ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا اور انکو اس ماجرا کی
خبر سنائی اور خود بھی مسلمان ہو گیا اور مجھے اسلام کی طرف کھینچنے والا یہی واقعہ ہے جو مین نے عامر بن فہیرہ
کے قتل اور اُنکے آسمان کی طرف بلند کئے جانیکا دیکھا تھا۔ راوی کہتے ہین کہ ضحاک رض نے حضور اقدس صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لکھا کہ انکے جسم کو فرشتون نے چھپا لیا اور علیین مین پہونچا دئے گئے اسکو
بیہقی نے روایت کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ احتمال ہے کہ اول آسمان کی طرف اُٹھا لئے گئے ہون پھر زمین پر لائے
گئے ہون اور پھر اسکے بعد لوگون کو نہ مل سکے ہون تو اس احتمال پر یہ روایت بخاری کی روایت گذشتہ
کیساتھ جو عروہ کی سند سے ہے جمع ہو سکتی ہے کیونکہ اُس مین یہ ہے کہ پھر زمین لائے گئے اور ہمسے موسی
ابن عقبہ کے مغازی مین اسی قصہ مین روایت کی گئی ہے کہتے ہین کہ عروہ کہتے تھے کہ عامر بن فہیرہ کا جسم
نہین ملا لوگ سمجھتے تھے کہ فرشتون نے اُسے چھپا لیا ہے پھر بیہقی نے عروہ کی متصل روایت حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان لفظون مین بیان کی ہے کہ مین نے اُنکو قتل کے بعد دیکھا ہے کہ وہ
آسمان کی طرف اُٹھا لئے گئے۔ یہانتک کہ مین انکے اور زمین کے درمیان کے فصل کو آسمان تک دیکھتا تھا
اور اس روایت مین پھر زمین پر لے آئے جانیکا ذکر نہین کیا گیا تو انکے آسمان مین چھپائے جانیکی روایت
متعدد سندون کی وجہ سے قوی ہو گئی ہے۔ اور ابن سعد کا بیان ہے کہ ہمسے واقدی رح نے بیان کیا
کہتے ہین کہ مجھسے محمد بن عبداللہ نے زہری کے واسطے سے عروہ سے روایت کر کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳

یہ حدیث بیان کی ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ عامر بن فہیرہ آسمان کی طرف اُٹھا لیے گئے اور پھر ان کا جسم نہین ملا۔ لوگون کا خیال ہے کہ فرشتون نے انکو چھپا لیا ہے۔

حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہما - ابن سعد اور حاکم نے روایت کی ہے اور بیہقی نے اسکو صحیح کہا ہے اور ابونعیم نے ایک اور سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عباد بن بشر اور اسید بن حضیر ایک ضرورت سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ رات کا کافی حصہ گذر چکا تھا اور رات بہت اندھیری تھی یہ دونون وہان سے چلے تو دونون کے ہاتھ مین لاٹھیان تھین ایک صاحب کی لاٹھی روشن ہوگئی اور دونون اسکی روشنی مین چلتے رہے جب راستہ الگ الگ ہوا تو دوسرے صاحب کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی اور ہر ایک اپنی لاٹھی کی روشنی مین چلا گیا حتی کہ اپنے گھر پھونچ گیا اور بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے دو صاحب ایک سخت اندھیری رات مین حضور کے پاس سے روانہ ہوئے اور ان دونون کیساتھ دو چراغون کی طرح دو چیزین تھین جو اُنکے آگے آگے روشن تھین اور جب دونون الگ الگ ہوئے تو ہر ایک کیساتھ ایک ایک ہوگئی حتے کہ وہ اپنے اپنے گھر پھونچ گئے اور یہان حضرت اسید رضؓ کا ذکر اسلئے کر دیا گیا کہ ان کا اور حضرت عباد رضؓ کا قصہ ایک تھا جیسے کہ پہلے حضرت عاصم رضؓ اور حضرت خبیب رضؓ کے ذکر مین بھی ایسے ہی ہو چکا ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ - آپ کی کرامتون مین سے بعض وہ ہین جنکو تاج الدین سبکی رحؒ وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین خشک سالی ہوئی تو حضرت عمر حضرت عباس کو لیگئے کہ انکے وسیلہ سے بارش کی دعا کرین حضرت عمر رضؓ نے انکے دونون بازو پکڑے اور سامنے کھڑا کیا پھر آسمان کی طرف دیکھا اور دعا کی کہ اے اللہ ہم آپکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے ذریعہ آپ کا تقرب حاصل کرتے ہین کیونکہ آپ کا ارشاد ہی اور آپ کا ہر ارشاد حق ہے اما الجدار فکان لغلامین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ کنز لھما وکان ابوھما صالحا (اور وہ دیوار تو دو یتیم بچون کی تھی جو شہر مین ہین اور اسکے نیچے ان دونون کا ایک خزانہ تھا اور ان کا باپ نیکبخت تھا) تو آپنے اُن دونون کی حفاظت اُنکے باپ کی نیکبختی کی وجہ سے فرمائی تھی تو اے اللہ اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حق کی حفاظت اُنکے چچا

Marfat.com

کے بارہ مین فرمائیے کیونکہ ہم انکو آپکے پاس شفاعت کرانے کیلئے اور آپ سے بخشش چاہنے کے لئے لائے ہین۔ پھر حضرت عمر رضہ لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ تلاوت فرمایا استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا سے انھارا تک (لوگو اپنے پروردگار سے بخشش مانگو بیشک وہ بہت بخشنے والا ہے تمپر بارش کو مسلسل برسا دیگا اور تمکو اموال واولاد سے مدد دیگا اور تمہارے لئے نہرین بنا دیگا) اور حضرت عباس رضہ کا یہ حال تھا کہ بہت ہی غمگین تھے آنکھون سے آنسوون کی جھڑی لگ رہی تھی شہادت کی انگلی سینہ پر گھوم رہی تھی اور یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ آپ نگہبان ہین۔ بے راہون کو چھوڑ نہ دیجئے شکستہ حالون کو ہلاکت کے گھر مین ڈالے نہ رکھئے بچے رو رہے ہین اور بڑے بوڑھون پر رقت ہے مصیبت کی شکایت کا غلغلہ ہے اور آپ تو دل کے بھید اور چھپی ہوئی باتون کو بھی جانتے ہین اے اللہ اپنی خاص مدد سے انکی مدد فرمائیے یہ لوگ میرے ذریعہ سے آپ کا تقرب حاصل کرتے ہین کیونکہ آپکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے میرا تعلق ہے۔

اسکے بعد بادلون کے ٹکڑے اٹھنے لگے تو لوگ (خوشی مین) چلا اٹھے دیکھتے ہو دیکھتے ہو پھر وہ ٹکڑے آپس مین ملگئے اور برسنے لگے۔ ہوائین چلنے لگین پھر گرجا اور روپڑنے لگی یہ لوگ وہین تھے کہ لنگیان چڑھانے لگے اور گھٹنون گھٹنون پانی مین گھسنے لگے لوگون نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا دامن پکڑا آپ کی چادر کو (برکت کیلئے) چھونے لگے اور کہنے لگے اے حرمین کی آب پاشی کے سبب آپکو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے میدانون کو سبزہ زار اور شہرون کو شاداب اور اپنے بندون پر رحم فرمادیا، ابن الاثیر نے اسد الغابہ مین بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضہ نے حضرت عباس رضہ کی وسیلہ سے ہلاکت کے سال جبکہ بہت سخت قحط پڑا تھا بارش کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے بارش نازل فرمائی اور زمین سرسبز ہوگئی۔ اسوقت حضرت عمر رضہ نے فرمایا خدا کی قسم یہ ہے اللہ کی طرف وسیلہ اور حضرت حسان بن ثابت رضہ نے یہ اشعار فرمائے (جن کا ترجمہ درج ذیل ہے)

امام المسلمین نے ایسے وقت دعا کی کہ خشک سالی مسلسل تھی پھر حضرت عباس رضہ کے چہرہ کے طفیل بادل برس پڑا جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا اور انکے والد کے حقیقی بھائی ہین جو حضور سے بلا شرکت غیر اسکے وارث ہوئے ہین اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے شہرون کو زندہ فرمادیا اور وہ ناامیدی کے

Marfat.com

پھر وہیں لوٹا دیا گیا تو بند ہو گیا حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو قبر میں دیکھا تو ایسے تھے کہ گویا سو رہے ہیں اور وہ چادر جسمیں انہیں کفن دیا گیا تھا ویسی کی ویسی ہی تھی اور وہ گھاس جو انکے پیروں پر تھی بحالہ تھی اور دفن اور اسوقت کے درمیان چھیالیس ۴۶ سال تھے اور ان حضرات میں سے کسی ایک صاحب کے پیر پر پھاوڑا الگ گیا تو اس میں سے خون پھوٹ پڑا۔ ابو سعید خدری رضؓ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد (شہیدوں کی حیات کا) کوئی منکر کیسے انکار کر سکتا ہے" اور لوگ مٹی کھود رہے تھے تو ایک حصہ کھودا تو اس میں سے مشک کی خوشبو پھوٹی" اور اسکو امام شعرانی نے کتاب کشف الغمہ میں کچھہ زیادہ مضمون کیساتھ ذکر کیا ہے مجھے پسند آیا ہے کہ میں انہی کی عبارت یہاں نقل کر دوں تاکہ پورا پورا فائدہ حاصل ہو سکے گو اس میں بعض باتیں مکرر بھی ہو جائیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ سیلاب نے میرے والد اور ایک اور مرد کی قبر جو انکے برابر تھی کاٹ دی تو ہمنے ان دونوں کو نکال لیا۔ ہمنے دونوں کو اُسی حالت پر پایا جس حالت پر احد کے دن قبر میں رکھا تھا اور میں نے اپنے والد کو زخم پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا۔ میں نے اُسے اُسکی جگہ سے ہٹایا اور چھوڑ دیا تو وہیں پھر پہونچ گیا جیسے پہلے تھا اور جنگ احد اور سیلاب کے قبر کو کاٹنے میں چالیس سال کا زمانہ تھا۔ میں نے اپنے والد کے جسم میں سوائے داڑھی کے اُن چند بالوں کے جو زمین سے لگ رہے تھے اور کسی چیز میں فرق نہیں دیکھا۔

امام شعرانی نے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر رضؓ کو چھ ۶ ماہ بعد ایک اور مرتبہ بھی یہ واقعہ پیش آیا ہے کہ انہوں نے اپنے والد کی لاش کو قبر سے نکالا ہے اور یہ اسلئے کہ اُنکی ساتھ ایک اور شخص بھی احد کے دن ایک ہی قبر میں دفن کر دیا گیا تھا جابر رضؓ فرماتے ہیں میرے دل کو یہ گوارا نہ ہوا حتے کہ میں نے اُسکو نکالا اور علیحدہ قبر میں دفن کر دیا اور حضرات صحابہ میں سے کسی نے حضرت جابر کے اس فعل پر انکار نہیں فرمایا اور ایسے ہی جب حضرت معاویہ نے اُس نہر کے جاری کرنیکا ارادہ فرمایا جو احد میں ہے تو لوگوں نے انکو لکھا کہ ہم سوائے اسکے اور کسی صورت سے جاری نہیں کر سکتے کہ شہداء کی قبروں پر کو لائیں تو حضرت معاویہ رضؓ نے لکھدیا کہ قبریں اُکھاڑ دو حضرت جابر رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے شہداء احد کو دیکھا ہے کہ وہ لوگوں کی گردنوں پر اُٹھائے جا رہے تھے کہ گویا وہ سو رہے ہیں اور حضرت حمزہ کے پاؤں پر پھاوڑا لگ گیا تو اس میں سے خون چھٹ پڑا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ آپ کی کرامتوں میں سے جیسے کہ علامہ سبکی رحمہ نے

Marfat.com

ذکر کیا ہے یہ ہے کہ آپنے اُس شیر کو جسنے لوگون سے راستہ روک رکھا تھا فرمایا ایک طرف ہوجا تو
وہ دُم ہلانے لگا اور چلا گیا یہ تو وہ ہے جسکو ہین نے حجۃ اللہ علے العالمین مین ذکر کیا ہے پھر علامہ مناوی کی
طبقات مین تفصیل سے دیکھا کہتے ہین کہ ابن عساکر نے آپکی کرامتون مین سے یہ روایت کیا ہے کہ آپ
ایک سفر مین جارہے تھے کہ ایک شیر کو دیکھا اُسنے لوگون پر راستہ بند کر رکھا ہے آپنے اپنی اونٹنی
کو بٹھایا اور اُتر کر اُسکے پاس آئے اُس کا کان اینٹھا اور راستہ سے اُسے ہٹا دیا اور فرمایا کہ
مین نے حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر آدم کا بیٹا سوائے خدا کے اور
کسی سے نہ ڈرے تو اللہ تعالیٰ اُسپر کسی اور کو مسلّط نہین فرماتے اور ایسے ہی رسالہ قشیریہ مین
بھی لکھا ہے اُسکی عبارت یہ ہے کہ آدم کے بیٹے پر وہ مسلط کیا جاتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے اگر وہ
خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی سے نہ ڈرے تو کوئی شئ اسپر مسلط نہ کیجائے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ - آپکی کرامتون مین سے یہ ہے کہ جب حجاج نے
آپکو سولی دیدی تو لوگ آپ مین سے مشک کی خوشبو محسوس کرتے تھے اور اہل شام مین اسکی
وجہ سے ایک فتنہ کھڑا ہو گیا تھا اسکو شیخ علوان حموی نے اپنی کتاب نسمات الاسحار مین بیان
کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ - ابن مندہ نے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے فرماتے ہین کہ مین نے مقام غابہ مین سے اپنے مال کا ارادہ کیا تو مجھے رات ہوگئی مین
عبداللہ بن عمرو بن حرام کی قبر پر آیا تو قبر مین سے قرآن شریف پڑھنے کی ایسی آواز سنی کہ اس سے بہتر
کبھی نہین سنی تھی مین حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور یہ ماجرا عرض کیا تو
فرمایا یہ عبداللہ ہی تھے کیا تمکو معلوم نہین کہ اللہ تعالیٰ نے ان شہیدون کی روحون کو قبض فرماکر زبرجد
اور یاقوت کی قندیلون مین داخل کرکے جنت کے وسط مین ٹکا دیا ہے پھر جب رات ہوتی ہے تو انکی
روحین اُنکی طرف لوٹا دیجاتی ہین۔ اور ایسے ہی رہتی ہین حتے کہ جب صبح طلوع کرتی ہے تو پھر وہ روحین
اپنی اُسی جگہ لوٹا دیجاتی ہین جہان تھین۔

فائدہ امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت کیا ہے اور صحیح
کہا ہے اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے سب نے حضرت ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے ایک قبر پر خیمہ لگایا اور انکو معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے تو اُس میں ایک انسان سورہ ملک پڑھ رہا تھا یہانتک کہ ختم کر لی حضور تشریف لے آئے تو عرض کیا فرمایا یہ سورت عذاب کو روکنے والی اور نجات دلانے والی ہے۔

حضرت عبیدۃ بن الحارث بن عبد المطلب حضور کے چچازاد بھائی رضی اللہ عنہ۔ ابن اثیر نے اسد الغابہ میں بیان کیا ہے کہ عبیدہ رضی جنگ بدر میں سب مسلمانوں سے زیادہ عمر کے تھے لڑائی میں آپکا پاؤں کاٹ دیا گیا تھا حضور نے ان کا سر زانوئے مبارک پر رکھ لیا اُنھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ابو طالب مجھے دیکھتے تو جان لیتے کہ میں انکے اس قول کا اُن سے زیادہ حقدار ہوں (اس شعر کا ترجمہ یہ ہے) "اور ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہیں یہانتک کہ اُنکے اردگرد پچھاڑے جاتے ہیں اور اپنے بیٹوں اور عورتوں سے غافل ہو جاتے ہیں پھر حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی بدر سے لوٹے اور مقام صفرا میں وفات پا گئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اسکے بعد جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کے یہاں فروکش ہوئے تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہم مشک کی خوشبو محسوس کرتے ہیں۔ فرمایا کیا مضائقہ ہے یہاں ابو معاویہ (عبیدہ بن حارث) کی قبر ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ جسوقت یہ شہید ہوئے ہیں انکی عمر تریسٹھ سال تھی اور میانہ قد اور خوش رو انسان تھے اس روایت کو تینوں نے یعنی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر بن عبد البر نے بیان کیا ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ آپکی کرامتوں میں سے ایک وہ ہے جسکو تاج الدین سبکی رح نے اپنی کتاب طبقات میں اور دوسرے حضرات نے بھی بیان کیا ہے کہ آپ سے ایک شخص ملا جو راہ میں ایک عورت سے ملا اور اُسے گھور چکا تھا حضرت عثمان رض نے اُس سے فرمایا تم میں سے بعض لوگ آتے ہیں اور انکی آنکھوں میں زنا کا اثر ہوتا ہے ایک شخص بولا کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی ہے فرمایا نہیں بلکہ مُومن کی فراست ہے (یعنی جسکو حدیث میں فرمایا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان صاحب کی اصلاح کیلئے اور انکو اس حرکت سے جو اُنہوں نے کی تھی روکنے کیلئے اسے ظاہر فرما دیا تھا

ص ۸۹ کمل و صفحہ ۷ سطر ———— ص ۸۹/۱۹

یاد دری اور ابن السکن نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رض ممبر پر تھے کہ جہجاہ

Marfat.com

غفاری آپ کی طرف اُٹھے اور آپ کا عصا لیکر توڑ ڈالا تو ان جھجاہ پر ایک سال بھی نہ گذرا تھا کہ انکی ہاتھ مین اللہ تعالیٰ نے مرض آکلہ[۵۷] بھیجدیا اور اسی سے انکا انتقال ہوگیا۔

اور ابن سکن نے فلیح بن سلیمان کی سند سے ان کی پھوپی کے واسطے سے انکے والد اور چچا سے روایت کی ہے کہ دونون حضرت عثمان رضہ کے یہان حاضر تھے کہ جھجاہ غفاری اُٹھے اور آپ کا عصا ہاتھ سے لیا اور اپنے گھٹنے پر رکھا اور توڑ ڈالا۔ لوگون نے شور مچادیا۔ اللہ تعالیٰ نے انکے گھٹنے مین کوئی مرض بھیجدیا اور اُنپر ایک سال بھی گذرنے نہ پایا کہ مرگئے۔ یہ کرامتین تو مین نے حجۃ اللہ علی العالمین مین بیان کی ہین۔ پھر علامہ مناوی کی طبقات مین ابن باطیش کی کتاب اثبات الکرامات سے نقل کیا ہوا دیکھا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جسوقت عثمان رضی اللہ عنہ محاصرہ مین تھے مین آپ کے سلام کیلئے آیا فرمایا مرحبا اے بھائی مین نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی گلی مین دیکھا ہے فرماتے ہیں کہ عثمان لوگون نے تمہارا محاصرہ کر رکھا ہے۔ مین نے عرض کیا جی ہان تو حضور نے میرے لیے ایک ڈول لٹکا دیا جسمین پانی تھا مین نے پانی پیا اور سیراب ہوگیا پھر فرمایا اگر تم چاہو تو مین تمہاری امداد کرون اور اگر چاہو تو ہمارے پاس روزہ افطار کرنا مین نے اسکو اختیار کرلیا ہے کہ حضور کے پاس روزہ افطار کرون پھر حضرت عثمان اُسی روز شہید کردئے گئے،،

علامہ جلال الدین سیوطی رح کہتے ہین کہ یہ قصہ مشہور ہے اور کتب حدیث مین سند کیساتھ روایت ہے اور اسے حارث بن ابی اسامہ وغیرہ نے روایت کیا ہے علامہ مناوی کہتے ہین کہ مصنف یعنی ابن باطیش نے اسکو بیداری ہی مین دیکھنا قرار دیا ہے ورنہ اسکا کرامتون مین شمار کرنا صحیح نہ ہوتا کیونکہ خواب دیکھتے ہین تو سب کے سب برابر ہین اور پھر وہ خلاف عادت بھی نہین ہوتا کہ جسے کرامتون مین شمار کیا جاسکے اور نہ وہ لوگ جو اولیاء کی کرامتون کا انکار کرتے ہین اسکا انکار کرسکتے ہین،،

حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ۔ ابونعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان لفظون مین روایت کی ہے کہ مین علاء حضرمی کے ساتھ سفر کو چلا تو اُنسے ایسی ایسی باتین دیکھین کہ مین یہ نہین کہہ سکتا کہ اُن مین زیادہ عجیب کونسی ہے ہم دریا کے کنارہ پہونچے تو انہون نے فرمایا کہ اللہ کا نام لو اور گھس جاؤ ہم گھس گئے اور عبور کرگئے اور پانی سے صرف ہمارے اونٹون کے پاؤن کے نیچے کا

[۵۷] ایک بیماری ہے جس سے وہ عضو ایسا ہوجاتا ہے جیسے کسی نے اسے کھالیا ہے ۱۲ مترجم

حصر تر ہوا پھر جب لوٹے تو انکے ہمراہ ایک خشک میدان میں رہے۔ پانی ساتھ نہ تھا ہمنے شکایت کی تو اُنہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور دعا کی ایک بادل ڈہال کی طرح آیا اور اُسنے دہانے کھولدئے۔ ہم لوگوں نے خوب پیا پلایا اور پھر آپکا انتقال ہوگیا ہمنے انہیں وہیں ریت میں دفن کردیا کچھ دور چلے تھے کہ خیال ہوا کہ کوئی درندہ آئیگا تو انکو کہا جائیگا۔ لوٹے تو انکو وہاں نہ پایا۔ اور ابن سعد نے ان لفظوں سے روایت کی ہے کہ میں نے انکو دیکھا ہے کہ دریا کو گھوڑے پر ہی طے کرڈالا اور یہ لفظ ہیں کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی توریت کے نیچے سے پانی اُبل پڑا لوگ سیراب ہوگئے اور چلدئے ایک شخص اپنا کچھ سامان بھول گیا تھا وہ لوٹا تو سامان تو پالیا مگر پانی وہاں نہ تھا اور یہ لفظ ہیں کہ ان کی وفات ہوگئی تو ہمارے پاس پانی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجدیا وہ برسا تو ہمنے انکو غسل دیکر دفن کردیا پھر ہم لوٹکر آئے تو انکی قبر کی جگہ بھی نہ پائی اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے اس امت میں تین باتیں ایسی پائی ہیں کہ اگر وہ بنی اسرائیل میں ہوتیں تو کوئی امت انکی شریک و سہیم ہوسکتی

61 ہمنے پوچھا کیا کیا فرمایا ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صُفّہ[عہ] میں تھے کہ ایک عورت ہجرت کرکے آئی ساتھ میں اس کا ایک بالغ لڑکا بھی تھا۔ کچھ ہی دن ٹھہری تھی کہ اُسکے لڑکے کو مدینہ منورہ میں وبا[عہ] لگ گئی۔ لڑکا چند روز بیمار رہکر مرگیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکی آنکھیں بند فرمادیں اور تجہیز وتکفین کا حکم فرمایا۔ ہم لوگوں نے غسل دینے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ انس اُسکی والدہ کے پاس جاؤ اور اسکو اطلاع کردو۔ میں گیا اور اطلاع کردی وہ آئی اور اُسکے پیروں کے پاس بیٹھ گئی پھر اُسنے اُسکے دونوں پاؤں پکڑکر یہ دعا کی کہ اے اللہ میں آپ کیلئے بخوشی اسلام لائی ہوں اور بتوں کو نفرت کرکے چھوڑ آئی ہوں اور اپنی رغبت سے آپ کی طرف ہجرت کرآئی ہوں اے اللہ آپ میری مصیبت سے بتوں کے پوجنے والوں کو خوش نہ فرمائے اور مجھپر اس مصیبت کا اتنا بار نہ ڈالئے جسکے برداشت کی مجھمیں طاقت نہیں۔ حضرت انس رضہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اُسکی بات بھی پوری نہ ہونے پائی تھی کہ لڑکے نے پیر ہلائے اور چہرہ سے کپڑا ہٹادیا اور پھر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی رحلت تک زندہ رہا اور یہانتک کہ اُس کی ماں بھی مرگئی۔

[عہ] مسجد نبوی کے سامنے ایک سایہ دار چبوترہ تھا اُسے صفہ مسجد کہتے تھے کیونکہ صفہ سائبان کو کہتے ہیں وہاں شب بیدار اور غریب صحابہ رہا کرتے تھے ۱۲

[عہ] نئے نئے آنے والوں کو بخار ہوجاتا تھا ۱۲ مترجم

Marfat.com

حضرت انس فرماتے ہین پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اُسپر علاء حضرمی رض
کو امیر مقرر فرمایا اُن غازیون مین مین بھی تھا ہم مواقع جنگ پر پہونچے تو دشمن کو دیکھا کہ ہمارے لئے
منتین مان رکھی ہین اور پانی کے نشانات تک مٹا رکھے ہین گرمی بہت زیادہ سخت تھی ہمکو اور ہمارے
جانورون کو پیاس کی بہت شدت ہوئی جب زوال آفتاب ہوگیا تو حضرت علاء رض نے دو رکعتین
پڑھین اور دعاء کیلئے ہاتھ اُٹھائے ہم لوگ آسمان مین (ابر وغیرہ) کچھہ بھی نہین دیکھتے تھے پھر خدا کی
قسم اُنہون نے ہاتھ نہین گرائے کہ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو بھیجا اور وہ بادلون کو اُٹھا لائی اور
خوب بارش ہوئی یہانتک کہ جھیلین اور گھاٹیان بھر گئین ہمنے خوب پیا پلایا اور جانورون کو دیا
پھر (جب دریا پر پہونچے تو) فرمایا اللہ کا نام لیکر دریا سے گذر جاؤ ہم گذر گئے اور پانی ہماری سواریون
کے سُم تھوڑے تر ہوئے اور بس پھر آپ کا انتقال ہوگیا اور ہم لوگون نے آپ کو
دفن کر دیا دفن سے فارغ ہونیکے بعد ایک شخص آیا اور اُسنے کہا کہ یہ کون صاحب تھے ہمنے جواب دیا
کہ سب انسانون سے افضل ابن الحضرمی تھے اُسنے کہا کہ یہ زمین مُردون کو نکال پھینکتی ہے
(یعنی نرم ہے درندے سہولت سے لاش نکال لیتے ہین) کیا اچھا ہو اگر تم انکو میل دو میل فاصلہ پر
ایسے مقام پر منتقل کر دو جو مُردون کو قبول کرتا ہو تو ہمنے آپس مین کہا کہ ہمارے ان ساتھی کی یہ کون
سزا ہے کہ ہم انکو درندون کو دیدین کہ وہ اُنہین کھا جائین سب نے اسپر اتفاق کیا اور قبر پر پہونچے
تو دیکھا کہ یہ ہمارے دوست تو وہان ہین نہین اور قبر حد نظر تک نور سے چمک رہی ہے ہمنے مٹی قبر پر
لوٹا دی اور چلے گئے۔ مین نے حضرت علاء الحضرمی کا یہ قصہ ابو الفرج الاصبہانی کی کتاب اغانی مین ایسا
مبسوط و مفصّل دیکھا کہ جسمین ہر پہلو سے شفا ہو جاتی ہے پسند آیا کہ مین اُنکی روایت کو نقل کر دون
علّامہ اصبہانی نے چودہوین جلد مین لکھا ہے کہ مجھسے محمد بن جریر نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ مجھسے
سری بن یحیی نے شعیب بن ابراہیم سے اور اُنہون نے سیف بن عمر سے اور اُنہون نے صقعب بن
عطیہ بن بلال سے اور اُنہون نے سہم بن منجاب سے اور انہون نے منجاب بن راشد سے
روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر رض نے حضرت علاء الحضرمی رض کو مرتدین سے لڑنے کیواسطے بحرین بھیجا اور
مسلمانون مین سے جو جو مرتد نہین ہوئے تھے ان کی ساتھ ہو لئے آپ ہمکو دھناء شہر لیگئے جب
ہم لوگ اُسکے درمیان مین پہونچگئے تو اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ ہم لوگونکو اپنی کوئی آیت دکھلا دین کہ حضرت

۶۲

Marfat.com

علاء فروکش ہوئے اور لوگون کو بھی قیام کا حکم دیدیا تو آدھی رات کو سب اونٹ بھاگ گئے ایک بھی باقی نہ رہا نہ کہانے پینے کا کوئی سامان رہا نہ برتن نہ خیمے اور ابھی خیمے لگائے نہ تھے مین نے کبھی کوئی جماعت ایسی نہین دیکھی جسپر اسقدر غم ٹوٹ پڑا ہو جسقدر ہم لوگون پر تھا ہم مین سے ایک نے دوسرے کو وصیت کرنا شروع کردی اس درمیان مین حضرت علاء حضرمی کی جانب سے ایک منادی نے ندا دی کہ سب جمع ہو جاؤ ہم سب جمع ہو گئے تو فرمایا یہ کیا ہراس ہے جو تم لوگون مین ظاہر ہو رہا ہے اور تم پر غالب آیا جا رہا ہے لوگون نے عرض کیا ہمپر کیا ملامت ہو سکتی ہے جبکہ ہم لوگ ایسی حالت مین ہین کہ اگر ہم پر کل کا دن آیا تو آفتاب گرم نہ ہونے پائیگا کہ ہم سب بات ہی بات کے درجہ مین رہ جائینگے (یعنی مر چکینگے) فرمایا لوگو ڈرو مت کیا تم مسلمان نہین ہو کیا تم اللہ کی راہ مین نہین ہو۔ کیا تم اللہ کے دین کی مدد کیلئے نہین آئے ہو سب نے عرض کیا کہ ہان ہان ضرور ضرور۔ فرمایا تو تم بشارت حاصل کرو کہ اللہ تعالیٰ اسکو رسوا نہین فرماتے جو تم جیسی حالت مین ہوتا ہے جب فجر طلوع ہوئی موذن نے صبح کی نماز کی اذان دی حضرت علاء نے نماز پڑہائی اور ہم لوگون مین بعض تو تیمم کیئے ہوئے تھے اور بعض وہ بھی تھے جو رات کی وضو پر تھے جب نماز سے فارغ ہو گئے تو گھٹنون کے بل بیٹھ گئے اور ہم سب بھی اُنکے ساتھ ایسے ہی بیٹھ گئے وہ بہت رنج و غم مین دعا کرنے لگے اور سب لوگ بھی بیقراری سے دعا کرنے لگے تو ایک سراب[۵] چمکتا معلوم ہوا وہ پھر دعا مین منہمک ہو گئے پھر اور سراب چمکتا معلوم ہوا وکیل رسد نے کہا کہ یہ پانی ہے تو آپ اُٹھے اور سب لوگ ساتھ اُٹھے اسکی طرف چلے اور پانی پر جا اُترے سب نے پانی پیا اور غسل کیا ابھی دن نہین چڑہا تھا کہ سب کے سب اونٹ بھی ہر طرف سے آگئے اور ہمارے پاس آکر بیٹھ گئے ہر ایک اپنی اپنی سواری کے پاس گیا اور اُسے پکڑ لیا اور ایک رسّا تک غائب نہ ہوا تھا دوبارہ خوب کھایا پیا خوب سیراب ہوئے اور پھر چل کھڑے ہوئے۔ ابوہریرہ رضہ میرے اونٹ پر کے ساتھی تھے جب اس جگہ سے دور نکل گئے تو ابوہریرہ رضہ نے فرمایا تم اس پانی کی جگہ کو کتنا جانتے ہو۔ مین نے عرض کیا کہ مین سب لوگون سے زیادہ ان شہرون سے واقف ہون۔ فرمایا میری ساتھ لوٹ چلو اور مجھے وہان لیجا کر کھڑا کر دو مین ساتھ لوٹا اور خاص اُسی جگہ لیجا کر اونٹ بٹھا دیا مگر اس جگہ نہ وہ جھیل تھا نہ پانی کا اثر۔ مین نے عرض کیا

[۵] وہ ریت یا ذرات جو دور سے دھوپ مین پانی معلوم ہوتے ہون ۱۲ مترجم

Marfat.com

خدا کی قسم اگر مین جھیل کو دیکھے ہوئے نہ ہوتا تو آپ سے کہتا کہ یہ وہی جگہ ہے اور مین نے اس جگہ اس مرتبہ سے پہلے کبھی پانی نہین دیکھا تھا حضرت ابوہریرہ رضؓ نے نظر کی تو لوٹا پانی سے بھرا ہوا موجود ہے فرمایا اے میرے ساتھی خدا کی قسم یہ وہی جگہ ہے اسی کے واسطے مین لوٹا اور تمکو لوٹا کر لایا تھا مین نے اپنا یہ لوٹا بھر لیا ہے اور اسکو گھاٹی کے کنارہ پر رکھدیا۔ مین نے سوچا تھا کہ اگر یہ اللہ تعالی کے احسانات مین سے ایک احسان اور خلاف عادت و معمول بات ہو گی تو مین اسے پہچان لونگا اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرونگا پھر ہم روانہ ہوگئے اور ہجر پھونچے آگے راوی نے جنگ اور کافرون کے مقابلہ مین امداد پھونچنے کا ذکر کیا ہے پھر یہ بیان کیا ہے کہ شکست خوردہ لوگ دارین کو بھاگ گئے تو ان حضرات نے دارین کی طرف کشتیون کے لنگر اٹھا دئے اللہ تعالی نے انکو اور انکو مقابل کردیا۔ حضرت علاء رضؓ نے سبکو بلایا اور یہ تقریر فرمائی کہ حق تعالی جل شانہ نے تم لوگون کے واسطے شیطانی جماعتون اور متفرق لڑائیون کو آج کے دن جمع کردیا ہے اور تم لوگون کو خشکی مین اپنی آیات دکھا دی ہین تاکہ تم دریا مین اُن سے عبرت حاصل کرو تو تم دشمن کی طرف اُٹھ کھڑے ہو اور دریا کے پار اُن کی طرف پھونچو کیونکہ اللہ تعالی نے انکو تمہارے ہی واسطے وہان جمع کردیا ہے سب نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے اور جب تک ہم زندہ رہین گے دھناء کے واقعہ کے بعد ہرگز اُن سے مرعوب نہونگے آپ اور سب کے سب روانہ ہوئے اور دریا کے ساحل پر پھونچگئے تو گھوڑون ہی پر دریا مین گھس گئے۔ باربردار جانور اونٹ خچر اور سوار و پیدل سب ہی گھس پڑے۔ حضرت علاء رضؓ نے بھی دعا کی اور اوروں نے بھی دعا کی۔ دعا یہ تھی اے سب رحیمون سے زیادہ رحیم اے کریم اے بردبار اے بے نیاز اے حی و قیوم اے زندہ اور اے مردون کو زندہ کرنیوالے اے حی و قیوم اے ہمارے پروردگار تیرے سوا اور کوئی معبود نہین تو اللہ تعالی کے فضل سے اس خلیج سے عبور کرگئے ایسے چلتے تھے جیسے کسی ایسی نرم ریت پر چلتے ہون جسپر پانی کا اثر ہوا اور اونٹون کے پاؤن دھنسے جاتے ہون ساحل اور دارین کے درمیان اس دریا کی کشتیون کا ایک دن رات کا راستہ تھا مسلمان وہان جا پھونچے اور مشرکین مین سے کسی ایسے کو بھی نہین چھوڑا جو خبر پھونچا سکے بچون کو گرفتار کرلیا اور جانور اور مال لے آئے۔ اس جنگ مین مسلمانون مین فی سوار چھہ چھ ہزار اور فی پیدل دو دو ہزار غنیمت مین ملے جب جنگ سے فارغ ہوگئے تو جسطرح گئے تھے اُسی طرح لوٹ آئے عفیف شاعر اسکو کہتا ہے۔

(باقی آیندہ)

کیا تمنے نہین دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے دریا کو مسخر کردیا اور کافروں پر ایک بڑی مصیبت نازل فرمائی۔ ہمنے اُس ذات سے دعا کی جسنے دریاؤن کو شق کرڈالا ہے تو ہمارے لئے وہ بات فرمائے جو پہلے کے دریاؤن شق ہونیسے بھی عجیب ہے۔ حضرت علاء رضی سوائے اُن چند کے جنہون نے وہان قیام پسند کیا اور لوگون کو لیکر واپس ہوگئے۔ ہجر میں ایک راہب تھا جو مسلمان ہوگیا تھا اس سے سوال کیا گیا کہ کونسی بات تمہارے لئے اسلام کی داعی ہوئی اُسنے کہا تین باتین کہ جنکے بعد مجھے یہ خوف ہوگیا کہ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو مین جانور بنا دیا جاؤنگا۔ ریت مین پانی کا بہہ پڑنا اور دریا کے درمیان کا فرش بنجانا اور ان کی وہ دعا جسکو مین نے صبح صبح ہوا مین سنا تھا۔ کہا گیا وہ دعا کیا تھی تو اُسنے بیان کی کہ یہ تھی اے اللہ آپ رحمٰن و رحیم ہین آپ کے سوا کوئی معبود نہین آپ موجد ہین آپ سے پہلے کچھ نہین۔ آپ ہمیشہ سے ہین آپ غافل نہین ہین آپ وہ زندہ ہین جنکے لئے موت نہین ہر اُس چیز کے خالق ہین جو دیکھی جاسکتی ہے اور جو نہین دیکھی جاسکتی اور ہر روز آپ عجیب شان مین ہین اور اے اللہ آپ ہر شے کو بغیر کسی کے بتائے جانتے ہین" تو مین نے یقین کرلیا کہ یہ قوم فرشتون سے اسیوقت امداد دی گئی ہے جبکہ یہ اُسکے حکم پر ہے۔ حضرات صحابہ بہت بعد تک اُس ہجر والے سے یہ دعا سنا کرتے تھے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ۔ آپ کی کرامتون مین سے وہ ہے جسکو بیہقی نے سعید بن مسیب رض سے روایت کی ہے کہتے ہین کہ ہم حضرت علی رض کیساتھ مدینہ منورہ کے قبرستان مین داخل ہوئے تو آپنے باآواز فرمایا اے قبروں والو السلام علیکم ورحمۃ اللہ یا تو تم ہمکو اپنی خبرین بتاؤ یا ہم تم کو بتائین۔ حضرت سعید فرماتے ہین ہمنے یہ آواز سنی اے امیرالمومنین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ ہمکو بتائیے ہمارے بعد کیا کیا ہوا آپنے فرمایا تمہاری بیویون نے نکاح کرلئے۔ تمہارے مال تقسیم کرلئے گئے۔ تمہاری اولاد یتیمون کے زمرہ مین شمار کرلی گئی اور وہ مکانات جنکو تمنے بنایا تھا اُن مین تمہارے دشمن رہنے لگے یہ تو ہمارے پاس کی خبرین ہین تمہارے پاس کیا کیا خبرین ہین۔ ایک مُردے نے جواب دیا ہمارے کفن پھٹ چکے ہین بال بکھر گئے ہین۔ کھالین پراگندہ ہوچکی ہین۔ آنکھین رخسارون پر بہہ پڑی ہین ناک کے نتھنے راد اور پیپ سے بہہ رہے ہین جو کچھ کیا تھا وہ پالیا جو چھوڑ دیا تھا اُس کا خسارہ اُٹھایا اور

سلسلہ کتب جمال الاولیاء النور بابت جمادی الاول سنہ ھ

اب ہم رہے ہین -

تاج الدین سُبکی رح نے طبقات مین بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُنکے دونون صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ و حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے رات کے وسط مین ایک کہنے والیکو یہ اشعار کہتے سنا - اے وہ ذات جو بیقرار کی فریاد اندھیریوں مین سنتی ہے اور اے ضرر و مصیبت اور بیماری کے دور کرنیوالے آپکے یہان کے آنیوالے بیت اللہ کے چارون طرف سو گئے اور اُٹھ گئے اور آپ حی و قیوم ہین آپ نہین سوتے مجھے اپنی سخاوت کے طفیل میری لغزش کی معافی عطا فرمایے اے وہ ذات کہ حرم مین اُسی سے ساری مخلوق کی آرزو ہے - اگر ایک خطاکار آپ کی ہی معافی کی اُمید نہین کریگا تو پھر گنہگارون پر نعمتون کی سخاوت کون کریگا - حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونون مین سے ایک کو فرمایا تحقیق کرو یہ کون ہے - اُنہون نے اُس سے کہا امیر المؤمنین کی پاس چلو وہ اپنے ایک پہلو کو ڈھلکائے ہوئے آیا اور آپکے سامنے کھڑا ہو گیا آپنے فرمایا مین نے تمہاری گفتگو سنی ہے تمہارا قصّہ کیا ہے - اُسنے عرض کیا کہ مین وہ شخص ہون جو عیش و طرب اور گناہون مین مشغول رہتا تھا میرے والد مجھے نصیحت کیا کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالی کی گرفتین بھی ہوا کرتی ہین اور سزائین بھی اور وہ ظلم والون سے دور نہین ہین - جب اُنہون نے نصیحت مین بہت زیادتی کی تو مین اُنکو مار بیٹھا اُنہون نے قسم کھالی کہ وہ میرے لئے ضرور بد دعا کرینگے اور اللہ تعالی سے فریاد کیلئے مکہ مکرمہ جائینگے - پھر اُنہون نے ایسا کر بھی لیا ابھی دعا ختم بھی نہ کی تھی کہ میرا داہنا پہلو خشک ہو گیا مین اپنی کردار پر نادم ہوا - منت و خوشامد کی اور انکو راضی کر لیا - یہانتک کہ اُنہون نے اسکی ذمہ داری لیلی کہ وہ میرے لئے وہین دعا کرینگے جہان بد دعا کی تھی - مین نے اُنکی اونٹنی آگے کی اور انکو اُسپر سوار کر دیا مگر اونٹنی بدک گئی اور انکو دو پتھرون کے درمیان پھینکدیا اور وہ مر گئے - حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تمہارے والد تم سے خوش ہو چکے ہین تو اللہ تعالی بھی تم سے خوش ہو گئے اُسنے عرض کیا کہ خدا کی قسم میرے والد مجھسے خوش ہو چکے تھے - حضرت علی اُٹھے چند رکعتین پڑھین اور حق تعالی شانہ سے آہستہ آہستہ دعائین کین پھر فرمایا اے مبارک اُٹھو وہ اُٹھے اور چلے اور جیسے پہلے تھے ویسے ہی تندرست ہو گئے - پھر فرمایا اگر تم یہ قسم نہ کھا لیتے کہ تمہارے والد تمسے راضی ہو چکے ہین تو مین تمہارے واسطے دعا نہ کرتا - امام فخر الدین رازی نے چند کرامات صحابہ رض جنکو مین یہان ذکر کر چکا ہون

بیان کر کے یہ کہا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضؓ کے متعلق روایت کیا گیا ہے کہ آپسے ایک تعلق رکھنے
والے شخص نے چوری کی یہ ایک حبشی غلام تھا اُسکو حضرت علی رضؓ کے پاس لایا گیا تو آپنے اُس سے
پوچھا تمنے چوری کی ہے اُسنے اقرار کیا کہ جی ہان آپنے اُس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر اُس سے سلمان فارسیؓ
اور ابن الکوا ملے تو ابن الکوا نے اُس سے پوچھا تیرا ہاتھ کسنے کاٹا ہے اُسنے جواب دیا کہ
امیر المؤمنین سردار مسلمین داماد رسول شوہر بتول رضی اللہ عنہ نے - اُنہون نے کہا اُنہون نے
تو تیرا ہاتھ کاٹ ڈالا ہے اور تو ان کی تعریف کر رہا ہے اُسنے عرض کیا کہ مین کیون آپ کی تعریف
نہ کرون حالانکہ آپنے میرا ہاتھ حق سے کاٹا ہے اور مجھے دوزخ سے بچایا ہے حضرت سلمانؓ
نے یہ سنا تو حضرت علی رضؓ سے عرض کر دیا آپنے اُس حبشی کو بلایا اور اس کا ہاتھ اُسکے پہونچے
پر رکھکر رومال سے ڈھانپ دیا اور دعائین فرمائین - ہمنے آسمان سے ایک آواز سنی کہ چادر کو
ہاتھ پر سے اُٹھالو - ہم لوگون نے اُسکے ہاتھ پر سے چادر اُٹھائی تو اُس کا ہاتھ حق تعالیٰ کے فضل
اور حضرت علی رضؓ کی برکت سے اچھا ہو چکا تھا - اُسامۃ بن المنقذ نے کتاب الاعتبار مین بیان
کیا ہے کہ مجھے شیخ اجل شہاب الدین ابوالفتح مظفر بن سعد بن مسعود بن بختگین بن سبکتگین
معز الدولہ بن بویہ کے غلام نے موصل مین ۱۰ رمضان ۵۶۵ھ کو یہ بتایا ہے کہ المقتفی بامر اللہ
خلیفۃ المسلمین نے مسجد صندوریا کی زیارت کی جو فرات کی غربی جانب انبار کے باہر واقع ہے
اور اُنکے ساتھ اُنکے وزیر بھی تھے اور مین بھی حاضر تھا خلیفہ مسجد مین داخل ہوئے اور یہ مسجد امیر المومنین
علی رضؓ کی مسجد مشہور ہے آپ پر دمیاطی لباس تھا - تلوار لٹکائے ہوئے تھے جسکی زیب و
زینت لوہے سے ہی تھی سوائے اُسکے کہ جو پہچانتا تھا اور کوئی یہ نہ سمجھ سکتا تھا کہ یہ خلیفۃ المسلمین
ہین مسجد کا محافظ وزیر کو دعائین دینے لگا تو وزیر نے کہا تجھپر افسوس ہے خلیفۃ المسلمین کو دعائین
دے - خلیفہ نے فرمایا اس سے ایسی بات پوچھو جو کچھ نفع دے - اس سے پوچھو کہ اس کے چہرہ
مین جو مرض تھا وہ کیا ہوا کیونکہ مین نے اسکو اپنے آقا مستظہر باللہ کے زمانہ مین دیکھا تھا تو اُسکے
چہرہ مین کچھ بیماری تھی اور منہ پر ایک بہت بڑی رسولی تھی جسنے چہرہ کے اکثر حصہ کو گھیر رکھا تھا جب
کھانا کھانا چاہتا تھا اُسکو رومال سے باندھ لیتا تھا تاکہ کھانا منہ تک پہونچ سکے - محافظ مسجد نے
عرض کیا کہ مین ایسا ہی تھا جیسا آپکو معلوم ہے - مین انبار سے اس مسجد مین آیا کرتا تھا ایک شخص

Marfat.com

مجھسے بلا اور کہا کہ تم جیسے اس مسجد مین آمد ورفت رکہتے ہو اگر ایسے فلان صاحب کے پاس یعنی رئیس زیبار کے پاس آمد ورفت کرتے تو وہ تمہارے واسطے کوئی طبیب بلا دیتا جو تمہارے چہرہ سے اس مرض کو دور کردیتا اُسکے اس کہنے سے میرے دل پر ایک خیال غالب ہوگیا اور مین تنگدل ہونے لگا اُس رات جو مین سویا خواب مین امیر المومنین علی بن ابی طالب رضہ کو دیکھا آپ مسجد مین ہین اور مسجد مین ایک گڑھا سا تھا اُسے فرما رہے ہین یہ گھڑا کیا ہے۔ مین نے آپ سے اپنی تکلیف کی شکایت کی تو آپنے منہ پھیر لیا۔ مین نے پھر عرض کیا اور جو کچھ اُس شخص نے کہا تہا اُسکی شکایت پیش کی تو فرمایا تم اُن لوگون مین سے ہو جو دنیا ہی کی بھلائی چاہتے ہین۔ مین بیدار ہوا تو رسولی میری برابر پڑی ہوئی تھی اور جو شکایت تھی جاتی رہی۔ مقتفی باللہ نے فرمایا اُسنے صحیح کہا ہے پھر مجھسے کہا کہ تم اس سے باتین کرو اور دیکھو یہ کیا چاہتا ہے اور اسکو اُسکا ایک فرمان لکھدو اور میرے پاس لاؤ کہ مین اسپر دستخط کردون۔ وزیر نے اُس سے باتین کین تو اُسنے کہا مین ضرورتمند عیالدار ہون اور کئی میری لڑکیان ہین۔ ہر مہینہ تین دینار (تقریبا ساڑہے سات روپیہ) چاہتا ہون۔ مین نے اس کی طرف سے ایک درخواست لکھی جسکی پیشانی پر یہ تھی خادم محافظ مسجد حضرت علی رضہ خلیفہ نے جو کچھ اُسنے مانگا تھا اس کا فرمان لکھدیا اور مجھسے فرمایا جاؤ اسکو رجسٹر مین لکھ لو۔ مین چلا گیا۔ مین نے اُس مین سوائے اسکے کہ اسکے لئے فرمان جاری کردیا جائے اور کچھ نہ پڑھا تھا اور معمول یہ تھا کہ صاحب درخواست کیواسطے فرمان لکھدیا جاتا تھا اور جسقدر خلیفۃ المسلمین کا لکھا ہوا ہوتا تھا وہ نقل کیا جاتا تھا جب کاتب نے اُسے نقل کیواسطے کھولا تو اُس مین محافظ مسجد حضرت علی رضہ کے نیچے خلیفہ کے ہی قلم سے امیر المومنین صلوات اللہ علیہ لکھا ہوا تھا اور اگر وہ شخص اس سے زیادہ طلب کرتا تو خلیفہ اُس کا فرمان جاری کردیتا۔

صبان نے اسعاف الراغبین مین بیان کیا ہے کہ مُلا صاحب نے اپنی سیرت مین ذکر کیا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر رضہ کو بھیجا کہ علی رضہ کو آواز دے لین تو اُنہون نے دیکھا کہ آپ کے گھر مین چکی چل رہی اور پاس کوئی نہین۔ ابو ذر رضہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکو عرض کیا تو حضور نے ارشاد فرمایا اے ابو ذر کیا تمکو معلوم نہین کہ اللہ تعالی کے کچھ فرشتے ہین جو زمین مین پھرتے رہتے ہین وہ آل محمد کی امداد کیواسطے مقرر کئے گئے ہین۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ۔ آپکی کرامتون میں سے یہ ہے کہ ابن ابی الدنیا نے

کتاب القبور میں حضرت عمر بن الخطاب رض سے روایت کی ہے کہ آپ جنت البقیع[۱] تشریف لیگئے اور فرمایا السلام علیکم یا اہل القبور جو خبریں ہمارے پاس ہیں وہ یہ ہیں کہ تمہاری بیویوں نے نکاح کر لئے ہیں تمہارے مکانوں میں سکونت ہو رہی ہے تمہارے اموال متفرق ہو چکے ہیں ایک غیب سے آواز دینے والے نے جواب دیا اے عمر بن الخطاب ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ جو کچھ ہمنے کیا تھا وہ پالیا اور جو خرچ کیا تھا اُس کا نفع اُٹھالیا اور جو چھوڑ دیا تھا اس کا خسارہ پالیا ابن عساکر نے یحییٰ بن ایوب خزاعی سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ہے کہ عمر بن الخطاب رض ایک نوجوان کی قبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا اے فلان ولمن خاف مقام ربہ جنتان (اور اُس شخص کیواسطے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونیسے ڈرتا ہے دو جنتیں ہیں) نوجوان نے قبر کے اندر سے جواب دیا اے عمر رض میرے پروردگار نے جنت میں وہ دونوں عطا فرمائی ہیں۔

علامہ تاج الدین سبکی رح نے بیان کیا ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق رض کے ہاتھ پر ظاہر ہونیوالی کرامتوں میں سے ایک وہ ہے جسکو انکے باب میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم سے پہلے لوگوں میں کچھ آدمی محدث[۲] ہوئے ہیں اگر میری امت میں کوئی ہو تو وہ عمر ہیں اور ساریہ بن زنیم الخلجی رض کا قصہ کہ حضرت عمر رض نے حضرت ساریہ رض کو مسلمانوں کے ایک لشکر پر امیر مقرر فرمایا اور اُس لشکر کو فارس کے شہروں پر روانہ کیا۔ نہاوند شہر کے دروازہ پر لشکر کی حالت بہت سخت ہوگئی لشکر شہر کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اور دشمنوں کی جماعتیں بہت تھیں۔ قریب تھا کہ مسلمان شکست کھا جائیں۔ ادھر حضرت عمر رض مدینہ منورہ میں تھے آپ ممبر پر تشریف لیگئے خطبہ پڑھا اور اثنا خطبہ میں بہت زور کی آواز سے للکار کر فرمایا اے ساریہ پہاڑ کو دیکھو جو شخص بھیڑئیے کو بکریوں کا نگہبان بناتا ہے وہ ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے نہاوند کے دروازہ پر حضرت ساریہ اور انکے ساتھیوں کو سبکو حضرت عمر رض کی آواز سنوا دی سب یہ کہکر کہ یہ امیر المومنین کی آواز ہے پہاڑ کی طرف چل کھڑے ہوئے تو سب نے نجات پائی اور انہیں امداد پہنچ گئی۔ یہ علامہ سبکی رح کے بیان کا خلاصہ ہے پھر یہ بیان کیا ہے کہ میں نے شیخ امام

69

---

[۱] مدینہ منورہ کا قبرستان ۱۲ مترجم [۲] وہ شخص جس کا ہر گمان صحیح ہی ہوتا ہو

والد صاحب یعنی اپنے والد تقی الدین سبکی رح سے سنا ہے وہ اس مین اتنا زیادہ بیان فرماتے تھے کہ حضرت علی رض یہان موجود تھے آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ امیر المومنین کیا کہہ رہے ہین اور ساریہ ہمسے اسوقت کسقدر فاصلہ پر ہین حضرت علی رض نے فرمایا ہے دو وہ جس بات مین دخل دیتے ہین پورا کر آتے ہین پھر اخیر مین سب حال کھل گیا۔ تاج الدین سبکی کہتے ہین کہ حضرت عمر رض نے اس کرامت کے ظاہر فرمانیکا قصد نہین کیا بلکہ انکو کشف ہوا اور اُن سب لوگون کو اپنے سامنے ایسے دیکھ لیا جیسے کہ کوئی حقیقۃً اُن مین موجود اور مدینہ منورہ مین کی اپنی مجلس سے غائب ہو تو انکے حواس (اُسطرف سے ہٹکر) اُس مصیبت مین جو نہاوند مین مسلمانون پر آپڑی تھی بالکل منہمک ہو گئے تھے اسلئے اُنکے امیر کو اسطرح خطاب کیا جیسے خود ساتھ ہون کیونکہ آپ حقیقت مین یا مثل حقیقت مین اُنکی ساتھ ہی ہو گئے تھے اور معلوم کر لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس قسم کی باتین جو اپنے اولیا کی زبان سے نکلوا دیتے ہین احتمال ہے کہ اُنکو احساس ہوتا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ احساس نہ ہوتا ہو۔ دونون حالتون مین یہ کرامت ہی ہے۔

اور آپ کی کرامتون مین سے زلزلہ کا قصہ بھی ہے۔ امام الحرمین رح نے اپنی کتاب الشامل مین بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین زمین مین زلزلہ آیا تو آپنے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ زمین پھر بھی کانپ رہی تھی لرز رہی تھی درہ سے مارا اور فرمایا ٹہر جا کیا مین نے تیرے اوپر انصاف نہین کیا تو زمین اسیوقت ٹہر گئی اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حقیقت مین ظاہر اور باطن دونون مین امیر المومنین اور زمین و ساکنین زمین کیلئے اللہ تعالیٰ کی خلیفہ تھے اسلئے خود زمین کو بھی اُن باتون پر جو اس سے سرزد ہوتی تھین ایسے ہی سزا دیتے اور ٹھیک بناتے تھے جیسے زمین پر رہنے والون کو اُنکی خطاؤن پر سزا دیا کرتے تھے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ زلزلہ کے قصہ کے قریب ہی دریائے نیل کا بھی قصہ ہے اور وہ یہ ہے کہ دریائے نیل زمانہ جاہلیت مین اُسوقت تک نہین چلتا تھا جب تک اُس مین ہر سال ایک کنواری لڑکی نہ ڈال دیجائے جب اسلام کا دور ہوا اور نیل کے جاری ہونیکا وقت آیا تو نیل جاری نہ ہوا۔ اہل مصر حضرت عمرو ابن العاص کے پاس آئے اور عرض کیا کہ دریائے نیل کا ایک خاص معمول ہے یہ اُسوقت تک جاری نہین ہوتا جب تک اس مین ایک ایسی لڑکی جو مان باپ دونون کے اعتبار سے جیسی ہو بہتر سے

بہتر لباس پہنا کر اس مین نہ ڈال دیجائے حضرت عمرو بن العاص رضؓ نے فرمایا۔ ایسا اب نہین ہو سکتا مین دیکھہ رہا ہون کہ اسلام پہلے رواجات کو مٹا رہا ہے لوگ تین ماہ تک انتظار کرتے رہے مگر نیل جاری نہ ہوا نہ تھوڑا نہ بہت آخر لوگون نے لڑکی کے لیجانیکا ارادہ کر لیا حضرت عمرو بن العاص رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کو یہ واقعہ لکھا حضرت عمر رضؓ نے جواب مین لکھا کہ آپنے ٹھیک کیا بیشک اسلام پہلے رواجون کو مٹا رہا ہے۔ مین آپکے پاس ایک پرچہ بھیج رہا ہون اسکو نیل مین ڈالدیجئے حضرت عمرو بن العاص نے ڈالنے سے پہلے پرچہ کو کہولا تو اس مین یہ تھا د امیر المؤمنین عمر کی جانب سے مصر کے دریائے نیل کی طرف۔ اما بعد اگر تو اپنی جانب سے جاری ہوتا تھا تو جاری مت ہو۔ اور اگر تجھکو اللہ واحد قہار ہی جاری کرتا ہے تو ہم اللہ واحد قہار سے استدعا کرتے ہین کہ وہ تجھے جاری فرمادے۔ حضرت عمرو بن العاص رضؓ نے یوم الصلیب سے ایک دن پہلے وہ پرچہ دریائے نیل مین ڈالدیا۔ مصر کے لوگ لڑکی کے لیجانے اور شہر سے نکلنے کی تیاری کر چکے تھے۔ صبح ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اُسکو سولہ ہاتھ پانی کیسا تھ رات ہی رات مین جاری فرما دیا تھا،

اور بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے شام کی طرف ایک لشکر بھیجنا چاہا تو آپ کی خدمت مین ایک دستہ فوج پیش کیا گیا آپنے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا پھر دوبارہ پیش کیا گیا تو پھر منہ پھیر لیا پھر تیسری بار پیش کیا گیا تو پھر منہ پھیر لیا۔ آخر کار معلوم یہ ہوا کہ اس مین حضرت عثمان رضؓ کا قاتل اور حضرت علی رضؓ کا قاتل بھی تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت عمر رضؓ کو کسی چیز کے بارہ مین یہ کہتے نہین سنا کہ مین ایسا گمان کرتا ہون مگر وہ ویسے ہی ہو گئی ہے جیسے وہ گمان کرتے تھے اسکو امام نووی نے ریاض الصالحین مین بیان کیا ہے یہ تو وہ کرامتین تھین جنکو مین نے کتاب حجۃ اللہ علی العالمین مین بیان کیا ہے پھر مین نے حضرت ساریہ رضؓ اور نیل کے قصون کو جو مشہور مین علامہ مناوی کی طبقات کبریٰ مین بھی دیکھا ہے اور اُس مین حضرت عمر رضؓ کی کرامتون مین یہ بھی دیکھا ہے کہ جب آپ سے کوئی شخص کوئی بات بیان کرتا تو آپ جھوٹی بات کو جھٹلا دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ نہ کہو پھر وہ کہتا تو آپ پھر فرماتے کہ یہ نہ کہو آخر وہ کہدیتا کہ مین نے جو کچھہ آپ سے عرض کیا ہے وہ سب صحیح ہے سوائے اُسکے جسکو آپنے یہ فرمایا کہ یہ نہ کہو اور آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے

کہ آپ نے ایک شخص سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے اُسنے عرض کیا جمرہ (انگارا) فرمایا تیرا باپ کون ہے اُس نے عرض کیا مین شہاب کا بیٹا ہون فرمایا کس قبیلہ سے ہو عرض کیا حرقہ (سوزش) میں سے۔ فرمایا وطن کیا ہے عرض کیا حرہ (حرارت والا) فرمایا کون سا محلہ عرض کیا ذات لظی (شعلہ والا) فرمایا جلد گھر والون کے پاس پہونچو کہ وہ سب کے سب جل گئے ہین اور ایسا ہی ہوا تھا امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر مین سورۂ کہف کے تحت مین بیان کرتے ہین کہ ایک دفعہ مدینہ منورہ کے کچھ گھرون مین آگ لگ گئی تو آپنے ایک کپڑے پر یہ لکھا کہ اے آگ اللہ کے حکم سے ساکن ہوجا۔ لوگون نے اُسکو آگ مین ڈالدیا تو آگ فوراً بجھ گئی اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ روایت ہے کہ شاہ روم نے حضرت عمر رضؓ کے پاس قاصد بھیجا۔ قاصد نے آپ کا مکان تلاش کیا اور گمان یہ کیا کہ آپ کا مکان بھی ایسا ہی ہوگا جیسے بادشاہون کے محل ہوتے ہین لوگون نے بتایا کہ ان کا مکان ایسا نہین بلکہ وہ جنگل مین ہین کچی اینٹین پاتھ رہے ہین جب وہ جنگل پہونچا تو حضرت عمر رضؓ اپنا درہ سر کے نیچے رکھے مٹی پر سو رہے تھے۔ قاصد کو بہت تعجب ہوا اور کہنے لگا کہ تمام مشرق و مغرب کے لوگ اس شخص سے تھرّاتے ہین اور یہ اس حال مین ہے۔ پھر اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ مین نے انکو تنہا پالیا ہے لاؤ قتل ہی کر ڈالون۔ تلوار اٹھائی تو اللہ تعالی نے زمین مین سے دو شیر نمودار کردئے وہ اسکی طرف چلے۔ یہ ڈرا اور تلوار ہاتھ سے ڈالدی۔ حضرت عمر رضؓ بیدار ہوگئے اور کچھ نہ دیکھا اس شخص سے حال پوچھا تو اس نے پورا واقعہ عرض کیا اور مسلمان ہوگیا۔ امام رازی نے اس کرامت کیساتھ کچھ اور کرامتین بھی لکھی ہین جنکو مین بیان کرچکا ہون۔ اور اسکے بعد فرمایا ہے کہ یہ واقعات خبر واحد سے روایت ہین مگر اس مقام پر بعض وہ بھی ہین جو تواتر سے معلوم ہین کہ حضرت عمر رضؓ نے باوجود اسکے کہ آپ دنیا کی زینت سے الگ رعب داب کے لباس اور تکلفات سے دور تھے مشرق و مغرب کی سیاست فرمائی ہے اور سلطنتون کی سلطنتون کو پلٹ ڈالا ہے اگر تم کتب تواریخ کو غور سے دیکھوگے تو معلوم کرلوگے کہ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ابتک کسیکو یہ بات میسر نہین اسکی جو انکو حاصل ہوئی کہ آپ باوجود تکلفات و ساز و سامان وغیرہ سے کوسون دور ہونیکے کسطرح اسقدر انتظامات پر قادر تھے اور کوئی شک نہین کہ خود یہ ایک بہت بڑی کرامت ہے۔

(باقی آئندہ)

Marfat.com

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما ۔ آپ کی کرامتوں میں جیسے کہ سبکی رحمہ وغیرہ نے بیان کیا ہے مشہور ہے کہ آپ فرشتوں کی تسبیح سن لیا کرتے تھے ایک بار آپ نے داغ دلوایا تو یہ سلسلہ بند ہو گیا پھر (توبہ کے بعد) اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اس کا سلسلہ جاری فرما دیا۔ اور ابن اثیر نے اسد الغابہ میں اپنی ان تک پہنچنے والی سند سے روایت کیا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع فرمایا ہے حضرت عمران فرماتے ہیں ہم لوگوں نے داغ دلوایا تو کبھی فلاح نہیں پائی اور یہ بیان کیا ہے کہ بیماری میں فرشتے آپکو سلام کیا کرتے تھے جب آپنے داغ دلوالیا تو فرشتوں کا سلام بند ہو گیا اور پھر کچھ بعد ہونے لگا۔ آپکو استسقاء کا مرض ہو گیا تھا اور کئی سال رہا آپ نہایت صبر کیسا تھ رہے پھر آپ کا پیٹ شق کیا گیا چربی نکالی گئی اور پلنگ کاٹ دیا گیا۔ تیس سال اس حالت میں صبر و سکون کیسا تھ رہے۔ ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ اے ابو نجید خدا کی قسم مجھے آپ کی یہ حالت جو میں آپکی دیکھ رہا ہوں عیادت سے مانع تھی۔ فرمایا برادر زادے تم میرے پاس مت بیٹھو خدا کی قسم مجھے وہی حالت محبوب ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ۔ علامہ سخاوی نے تحفۃ الاحباب فی مزارات مصر میں بیان کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عمرو بن العاص رضہ کی قبر کی زیارت کیلئے حاضر ہوا تو قبر مبارک کے پاس ایک شخص کو بیٹھے دیکھا اُس سے حضرت عمرو بن العاص کی قبر پوچھی تو اُسنے پیر سے اشارہ کر دیا وہ اس جگہ سے نکلا نہ تھا کہ اُسپر ایک مصیبت آپڑی حضرت عمرو بن العاص رضہ کی وفات مصر میں شب عید الفطر ۴۳ھ میں ہوئی ہے۔

حضرت غالب بن عبد اللہ اللیثی رضی اللہ عنہ ۔ ابن سعد نے جندب بن مکیث جہنی سے روایت کی ہے کہتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ لیثی کو ایک فوجی دستہ پر امیر مقرر کر کے بھیجا میں بھی اُس دستہ میں تھا۔ حضور نے حکم دیا تھا کہ کدید مقام میں بنی ملوح پر چھاپہ مارو۔ چھاپہ مارا اور ہم اُنکے جانور پکڑ لائے اُن لوگوں نے اپنی قوم میں شور و غوغا مچایا تو وہ قوم اسقدر جمع ہو گئی کہ ہم میں اُنکے مقابلہ کی طاقت نہ تھی ہم جانوروں کو لئے ہوئے بھاگے مگر اس قوم نے ہمیں آلیا۔ ہمیں دیکھ لیا اور ہمارے اور اُنکے درمیان

Marfat.com

فقط ایک گھاٹی رہ گئی ۔ ہم گھاٹی کے کنارہ پر موجود ہی رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں سے انہیں منظور ہوا گھاٹی میں ایسا سیلاب بھیجدیا کہ اُسنے گھاٹی کو دونوں کناروں تک پانی سے بھر دیا ۔ خدا کی قسم ہمنے اس روز نہ بادل دیکھا نہ بارش تو وہ ایسی ہوگئی تھی کہ اسکو کوئی عبور نہ کرسکتا تھا ۔ پس جو ان لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ کنارہ پر کھڑے ہوئے ہم لوگوں کو دیکھ رہے تھے ہم بچ آئے اور وہ ہمارا تعاقب بھی نہ کرسکے درحقیقت یہ صرف حضرت غالب کی کرامت ہی نہیں بلکہ اسلام کی صحت کا ایک معجزہ ہے ۔

حضرت مسلمۃ بن مخلد الصحابی رضؓ جو امیر مصر وافریقہ رہے ہیں اور مصر میں سب سے پہلے اذان کیلئے منارہ اُنہوں نے ہی بنوایا ہے یہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے مستجاب الدعوات تھے ان کی بہت سی کرامتیں ہیں منجملہ ان کے یہ بھی ہے کہ یہ جب کسی گھاٹی پر فروکش ہوتے اور وہاں پانی نہ ہوتا اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور اسیوقت پانی برس جاتا تھا اور یہ بھی ہے کہ جب افریقہ پہنچے تو ان سے عرض کیا گیا کہ اس مقام پر درندے اور سانپ بہت ہیں آپ نے اُنکو فرمایا نکل جاؤ تو سب وحشی جانور اور سانپ اپنے اپنے بچوں کو اُٹھا اُٹھا کر وہاں سے نکل گئے اسکو علامہ مناوی نے بیان کیا ہے ۔

حضرت میسرۃ بن مسروق العبسی رضؓ ابن اثیر نے اسد الغابہ میں بیان کیا ہے کہ یہ بھی اُن نو میں سے ایک ہیں جو بنی عبس کی جانب سے بطور وفد کے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری حج حجۃ الوداع فرمایا تو حضرت میسرہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے تو آپ کے اتباع کا بہت شوق ہے اور مسلمان ہوگئے ۔ آپ کا اسلام بہت ہی عمدہ رہا جو عرض کیا کہ اس خدا کا بہت بہت شکر ہے جسنے آپکی وجہ سے مجھے دوزخ سے بچالیا اور حضرت ابوبکرؓ کے یہاں بھی آپکا اچھا مرتبہ تھا اور آپ فلسطین میں سب لشکروں کے امیر (وزیر افواج) تھے وہیں آپ کی وفات ہوئی ہے اور موضع بافر کے قریب جو نابلس کے علاقہ میں ہے مدفون ہیں آپ کی قبر مبارک وہاں مشہور ہے لوگ زیارت کیلئے آتے رہتے ہیں ۔

صـ ۹۵ کل ۶ صفحہ ۹۵

Marfat.com

نجاشی رح ۔ علامہ سخاوی نے ابو اسحق سے روایت کی ہے کہتے ہیں مجھسے یزید بن رومان نے عروہ کے واسطے سے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرکے یہ حدیث سنائی ہے کہ نجاشی رح کا انتقال ہو گیا تو بیان کیا جاتا تھا کہ انکی قبر پر ہمیشہ ایک نور رہتا تھا اور میں نے یہاں انکو صحابہ کیساتھ اسلئے ذکر کر دیا ہے کہ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوئے ہیں اور حضور نے ان پر غائبانہ نماز جنازہ پڑھی تھی اگرچہ وہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے اور اس وجہ سے انکو صحابی شمار نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت یعلی بن مرّہ رضی اللہ عنہ ۔ بیہقی نے حضرت یعلی بن مرہ رض سے روایت کی ہے کہ ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ قبرستان پر کو گذرے تو میں نے ایک قبر میں سے دبائے جانیکی آواز سنی عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک قبر میں سے دبائے جانیکی آواز سنی ہے حضور نے فرمایا یعلی تمنے سنی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا اسکو ایک معمولی سی بات میں عذاب ہو رہا ہے[۵] میں نے عرض کیا حضور وہ کیا ہے فرمایا چغلخوری اور پیشاب کے بارہ میں

حضرت سیدہ زینب ام کلثوم ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی جو حضرت فاطمہ سے ہیں رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، ابن الحورانی نے کتاب الاشارات فی اماکن الزیارات میں بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا اور چالیس ہزار مہر باندھا ان سے زید نامی صاحبزادہ تولد ہوئے جنکا لقب ذوالہلالین ہے مگر ان سے حضرت عمر کی کوئی اولاد باقی نہیں رہی دمشق کے شہر غوطہ میں انکے بھائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مصیبت کے کچھ بعد ان کی وفات ہو گئی اور ایک گاؤں میں جسکا نام راویہ تھا مدفون ہوئیں پھر اس گاؤں کا نام آپ کے نام پر ہو گیا اور اب وہ قبر الست کے نام سے مشہور ہے شیخ عارف صاحب کتاب معارف الٰہیہ ابوبکر موصلی کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار آپ کی قبر کی زیارت کی ہے اور میری ساتھ میرے احباب کی ایک جماعت بھی تھی۔ میں قبر تک نہیں پہونچتا تھا بلکہ سامنے کھڑا ہو جاتا تھا اور ہم سب لوگ آنکھیں نیچی رکھتے تھے کیونکہ علماء نے ثابت کیا ہے کہ زیارت کرنے والے کو میت کیساتھ وہی احترام کا معاملہ کرنا چاہئے جو یہ اسکی زندگی میں کرتا۔ میں رو رہا تھا خشوع

---

[۵] یعنی ایسی بات میں کہ جس سے بچ جانا معمولی بات تھی سہولت سے بچ سکتا تھا یہ مطلب نہیں کہ وہ گناہ ہی معمولی تھا ۱۲ مترجم

Marfat.com

نے ان غلاموں میں سے جنکو اللہ کی راہ میں تکلیفیں دی گئی تھیں سات کو خرید کر آزاد کیا ہے انہی میں سے ایک حضرت زنیرہ رضی ہیں ان کی بینائی جاتی رہی تھی انکو اللہ کی راہ میں سخت سخت تکلیفیں دی گئیں کہ وہ اسلام کے سوا ہر چیز سے انکار کرتی رہتی تھیں مشرکوں نے کہا کہ لات ؎ و عزیٰ نے انکی بینائی کو زائل کر دیا تو انہوں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم ایسا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی لوٹا دی

حضرت ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا ابن سعد نے بیان کیا ہے کہ ہم سے عارم ابن الفضل نے حدیث بیان کی ہے کہتے ہیں کہ ہم سے حماد بن زید نے یحییٰ بن سعید سے روایت کر کے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ام شریک دوسی نے ہجرت کی تو راستہ میں ایک یہودی کا ساتھ ہو گیا آپ نے روزہ رکھا شام ہوئی تو یہودی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو نے انکو پانی دیا تو میں ایسا ایسا کروں گا پھر رات بھر ایسے ہی رہیں اخیر شب میں یہ ہوا کہ یکایک انکے سینے پر ایک ڈول رکھا ہوا ہے انہوں نے پیا اور پھر لوگوں کو شب میں ہی چلنے کیلئے کہلا دیا۔ یہودی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے اس عورت کی آواز سنی کہ اُسنے پانی پیا ہے۔ اسکی بیوی نے جواب دیا کہ نہیں خدا کی قسم میں نے اسکو پانی نہیں دیا یحییٰ رح کہتے ہیں کہ اُنکے پاس ایک چھوٹا سا مشکیزہ تھا جو آتا اسکو عاریت دے دیتی تھیں۔ ایک شخص نے اُسے خریدنا چاہا تو کہدیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں پھر اُس میں پھونک ماری اور دھوپ میں لٹکا دیا تو وہ گھی سے بھرا ہوا ہو گیا یحییٰ کہتے ہیں عام طور سے کہا جاتا تھا کہ حق تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ام شریک رض کا مشکیزہ بھی ہے۔

حضرت فریعہ انصاریہ رض سیدی عبد الرحمن بن محمد ثعالبی جعفری نے جو مدینۃ الجزائر میں مدفون ہیں اپنی کتاب العلوم الفاخرہ فی النظر فی امور الآخرہ میں بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فریعہ رض سے فرمایا کہ تمہارا بیٹا ابراہیم مر گیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ مر گیا فرمایا ہاں تو اُنہوں نے کہا الحمد للہ اے اللہ آپکو معلوم ہے کہ میں نے آپ کی اور آپ کے رسول کی طرف اس اُمید پر ہجرت کی ہے کہ آپ ہر سختی میں میری اعانت فرمائیں گے تو مجھ پر یہ مصیبت نہ ڈالئے ہم اسی حالت میں تھے کہ اُس نے چہرہ

؎ دو بت ہیں جنکی اہل جاہلیت پرستش کرتے تھے ۱۲ مترجم

Marfat.com

کھول دیا اور کھانا کھایا اور پیتے بھی کھایا اور اسکے بعد زندہ رہا انس رضی ... ابن القطان نے بیان
اور قاضی عیاض نے بھی اسکو حضرت انس رض سے ابن القطان مین بیان کیا ہے کہ انصار کا ایک
نوجوان مرگیا تھا اُسکی ماں بوڑھی اور اندھی تھی ہمنے اُسکو کفن دیدیا اور اسکی ماں سے تعزیت کی تو
اُسنے کہا کیا میرا بیٹا مرگیا ہے ہمنے کہا ہاں مرگیا اسپر اُسنے عرض کیا اے اللہ آپ کو معلوم ہے کہ
مین نے آپ کی اور آپ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی ہے اور آگے حدیث کے یہی
لفظ ہین جو اوپر گذرے اور ابن القطان کی روایت مین ہے کہ اللہ تعالی نے اسکو اسی کہنے کے
وقت ہی زندہ فرمادیا اور اُس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی کھایا پیا۔

مین نے (یعنی مصنف کتاب نے) حجۃ اللہ علی العالمین کے باب چہارم سے کچھ پہلے یہ ذکر کیا ہے کہ
ابن عدی اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت انس رض سے روایت کی ہے کہ ہم صفہ[۲]
مین حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کے پاس ایک اندھی بڑھیا[۱] ہجرت کرکے آئی اور
اُسکا ایک جوان بیٹا بھی تھا وہ مدینہ منورہ مین کچھ روز ہی رہا تھا کہ اُسکو مدینہ منورہ کی وبا پہنچ گئی
کچھ روز بیمار رہا پھر مرگیا۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کی آنکھیں بند فرمائین اور ہم لوگوں کو
کفن دفن کا ارشاد فرمایا جب ہمنے غسل دینے کا ارادہ کیا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انس رض کو
فرمایا کہ تم اُس کی ماں کے پاس جاؤ اور اُسکو خبر کردو وہ آئی اور اُسکے پیروں کے پاس بیٹھ گئی
پھر اُسنے اُسکے دونوں پیر پکڑے اور کہا کہ کیا میرا بیٹا مرگیا ہے ہمنے کہا ہاں ہاں تو اُسنے دعا کی اے
اللہ آپ کو معلوم ہے کہ مین آپ کی طرف بخوشی خاطر اسلام لیکر آئی ہوں اور بتوں کو نفرت کرکے
چھوڑ آئی ہوں اور رغبت کی ساتھ آپ کی طرف آئی ہوں اے اللہ آپ بتوں کے پوجنے والوں کو
میری مصیبت سے خوش نہ فرمائیے اور اس مصیبت مین مجھہ پر وہ غم نہ ڈالیے جسکے تحمل کی مجھ مین
طاقت نہین ہے خدا کی قسم ابھی اس کی بات پوری بھی نہین ہوئی تھی کہ لڑکے نے پیر ہلائے
اور چہرہ سے کپڑا ڈال دیا اور کھانا کھانے لگا اور ہمنے بھی اُس کی ساتھ کھایا پھر وہ حضور صلے اللہ
علیہ وسلم کے وصال اور اپنی ماں کے مرنے تک زندہ رہا رضی اللہ عنہا

[۱] گو اس روایت مین اور اگلی روایات مین نام نہین ہے مگر قرائن قویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت
ام زعبہ انصاریہ ہی ہین ۱۲ مترجم — [۲] مسجد نبوی کے سامنے کا چبوترہ ۱۲ مترجم

اُن اولیا کی کرامتوں کا بیان جن کا نام محمد ہی رضی اللہ عنہم

محمد الباقر یہ حضرت علی زین العابدین کے بیٹے حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے پوتے سادات کرام اہل بیت میں سے ایک امام ہیں اور ممتاز علمائے کرام میں سے ہیں بے مثل ہیں ان کی کرامتوں میں ابو بصیر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں محمد بن علی کیساتھ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں تھا کہ منصور اور داؤد بن سلیمان داخل ہوئے اور یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہے کہ خلافت بنی عباس قائم ہو داؤد حضرت باقر کے پاس آئے تو آپنے فرمایا کہ دوانیقی (منصور) کو یہاں آنے سے کیا مانع ہے عرض کیا کہ اُسکے مزاج میں ذرا الگ الگ رہنا ہے فرمایا کہ کچھہ زیادہ دن نہ گذرینگے کہ یہ شخص حکومت کی باگ ہاتھ میں لیگا۔ لوگوں کی گردنوں کو روندیگا مشرق و مغرب کا مالک ہو جائیگا اور اس میں اُس کی عمر طویل ہوگی اتنے خزانے جمع کرلیگا کہ کسینے جمع نہیں کئے داؤد نے منصور کو یہ خبر پہونچا دی تو منصور حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے آپ کی خدمت میں حاضر رہنے سے صرف آپ کا اجلال ہی مانع ہوتا ہے اور کوئی چیز نہیں پھر وہ خبر جو داؤد نے بیان کی تھی پوچھی آپنے فرمایا یہ تو ہونیوالا ہی ہے منصور نے عرض کیا کہ کیا ہماری حکومت آپ لوگوں کی حکومت سے پہلے ہوگی فرمایا ہاں۔ عرض کیا اور میرے بعد میری اولاد میں سے بھی کوئی مالک ہوگا فرمایا ہاں ہاں عرض کیا تو بنی امیہ کی حکومت کی مدت زیادہ ہوگی یا ہماری حکومت کی۔ فرمایا تمہاری اور تمہاری اولاد خلافت کو ایسا کھلونا بنالیگی جیسے گیند کو بناتے ہیں۔ یہ مجھسے میرے والد نے بیان کیا تھا جب منصور کو خلافت پہونچی تو وہ اس ارشاد سے تعجب کیا کرتا تھا اسکو المشروع الروی میں بیان کیا ہے آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ۱۱۷ھ میں ہوئی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قبہ میں دفن کیئے گئے رضی اللہ عنہما۔

محمد بن المنکدر محمد بن المنکدر کے صاحبزادہ نے بیان کیا ہے کہ یمن کے لوگوں میں سے ایک شخص نے اُنکے والد کے پاس اسّی دینار (تقریباً دوسو روپیہ) امانت رکھے اور خود جہاد کے ارادہ سے روانہ ہو گیا اور یہ کہہ گیا کہ اگر آپکو خرچ کی ضرورت پڑے تو خرچ کرلیجئے جبتک کہ اگر خدا نے چاہا میں واپس آؤں۔ کہتے ہیں کہ یہ شخص تو چلا گیا اور اہل مدینہ پر قحط آپڑا اور بہت سخت قحط پڑا

۷۹

علامہ مناوی نے بیان کیا ہے کہ جب یہ جنبی ہوتے اور انکے پاس پانی نہ ہوتا تو ایک بادل آتا اور انکے سر پر برستا یہ اس سے غسل کر لیتے تھے۔ اور جب جمعہ کی نماز کیلئے جاتے تھے اپنی بکریوں کے چاروں طرف ایک خط کھینچ جاتے اور چلے جاتے تھے پھر جب تک یہ لوٹ نہ آتے نہ تو بکریاں وہاں سے ہلتی تھیں اور نہ کوئی وحشی جانور یا انسان ان کو چھیڑتا تھا۔

حضرت رابعہ عدویہ ان بزرگ کے پاس آئیں اور فرمایا کہ میں حج کا ارادہ کر رہی ہوں آپ نے اپنی آستین میں سے کچھ اشرفیاں نکال کر دیدیں کہ راستہ میں خرچ کر لینا انہوں نے ہوا میں کو ہاتھ پھیلایا پھر مٹھی بند کر لی تو وہ اشرفیوں سے بھری ہوئی تھی اور فرمایا کہ آپ جیب سے خرچ کرتے ہیں اور میں غیب سے خرچ کرتی ہوں پھر آپ نے بھی انکی ساتھ بغیر زادِ راہ کے محض توکل پر حج کیا۔ ؏۹

یہ حضرت شیبان امی تھے اور باوجود اسکے جب کوئی مسئلہ فقہ وغیرہ کا پوچھا گیا تو نہایت عمدہ جواب دیا مصر میں انتقال ہوا ہے اور قرافہ مقام میں امام شافعیؒ کے مزار کے قریب اُس احاطہ میں جس میں مزنیؒ کی قبر ہے مدفون ہوئے ہیں اور ان کی اور مزنیؒ کی قبر کے درمیان اُن درزی کی قبر ہے جو بہت بڑے صلحا میں ہوئے ہیں۔

سخاویؒ نے انکی کرامت شیر کے ساتھ کی بھی ذکر کی ہے اور بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک قاری کو یہ پڑھتے سنا فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یرہ (جو ذرہ برابر نیکی کرے گا اُسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر بدی کرے گا اُسے دیکھ لے گا) تو بھاگ گئے پھر انکو لوگوں نے ایک سال کے ہی بعد دیکھا جب اُن کو دیکھ لیا گیا تو پوچھا گیا کہ آپ بھاگ کیوں گئے تھے۔ فرمایا میں اُس دقیق حساب کی وجہ سے بھاگ کھڑا ہوا تھا سخاویؒ کہتے ہیں اُن کا انتقال مصر میں ہوا اور قرافہ میں دفن کئے گئے ہیں اور بیان کیا گیا ہے کہ شام کے ملک میں دفن ہیں۔

ابو عبد اللہ محمد بن الحسین معروف بزعفرانی شاگرد امام شافعی رضی اللہ عنہما

آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ ایک قصائی کے پاس ٹھیرے وہ قصائی آپ کو چھوڑ کر چلا گیا پھر جب لوٹا تو اُس کا ہاتھ ایسا کٹ گیا کہ وہ اُس سے کچھ نہ کاٹ سکا قصائی سمجھ گیا کہ یہ شیخ کی وجہ سے ہے وہ شیخ کی طرف دوڑا اور عرض کیا میرے آقا مجھ سے جو حرکت سرزد ہوئی ہے اُس پر

؏۹ قدیم اہل عرب آستین کو جیب بنائے رکھتے تھے ۱۲

Marfat.com

گرفت نہ فرمائے کیونکہ میں اللہ تعالیٰ سبحانہ سے توبہ کررہا ہوں آپ بھی دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ
مجھے تندرست کردے آپ نے دعا فرمائی اور اسکا ہاتھ جیسا تھا ویسا ہو گیا یہ سخاوی نے بیان کیا ہے

محمد الجواد بن علی الرضا۔ بڑے اماموں میں سے ہیں امت کے چشم و چراغ ہیں ہمارے سادات
اہل بیت میں سے ہیں اُن کا تذکرہ علامہ شبراوی نے اتحاف بحب الاشراف میں لکھا ہے اور انکے بعد
کہ انکی بہت کچھ تعریفیں کی ہیں بہت سے اوصاف اور فضل و کمال کے واقعات لکھے ہیں اور یہ کہ
مامون عباسی نے اپنی لڑکی ام فضل سے اُنکی شادی کردی تھی پھر جب یہ بغداد سے مدینہ منورہ تشریف
لیچلے تو پہونچانے کے واسطے بہت سے لوگ ہمراہ ہو لیے جب کوفہ کے دروازہ پر جہاں حضرت مسیب کا گھر ہے
پہونچگئے تو غروب آفتاب کا وقت تھا وہیں اُتر پڑے اور ایک پرانی سی مسجد میں جو وہاں بنی ہوئی
تھی مغرب کی نماز پڑھنے کیلئے گئے اس مسجد کے صحن میں ایک بیری کا درخت تھا جس پر کبھی پھل
نہیں آیا تھا آپ نے لوٹا منگایا اور اُس درخت کی جڑ میں وضو کیا پھر اُٹھے اور مغرب کی نماز پڑھائی
پہلی رکعت میں الحمد اور اذا جاء نصر اللہ والفتح پڑھی اور دوسری رکعت میں الحمد اور قل ہو اللہ احد پھر
فارغ ہونیکے بعد کچھ تھوڑی سی دیر بیٹھے اور ذکر کیا پھر کھڑے ہوئے اور چار رکعت نفل پڑھی اور ۸۲
دو سجدے شکر کے ادا کئے پھر لوگوں کو رخصت کردیا اور خود لوٹ آئے صبح ہوئی تو رات میں
بیری کا درخت نہایت عمدہ پھل لے آیا لوگوں نے دیکھا اور بہت تعجب کیا اور اس سے زیادہ
تعجب کی بات یہ ہوئی کہ اس درخت کے بیروں میں گٹھلی نہ تھی یہ آپ کی بڑی زبردست اور کھلی ہوئی
کرامت ہے آپ کی وفات آخر ذیقعدہ سنہ ۲۲۰ھ میں ہوئی ہے اور عمر شریف پچیس ۲۵ سال اور ایک ماہ
اللہ تعالیٰ اُن سے اور اُن کے آباء و اجداد و اولاد سے راضی ہوں اور ہم سب کو اُنکی برکتوں سے
بہرہ مند فرمائے آمین۔

محمد بن منصور طوسی۔ آپ کی کرامتوں میں یہ ہے کہ آپ مستجاب الدعوات تھے آپ سے بغداد
میں ایک جماعت نے پوچھا کیا آج عرفہ ہے اور اس میں کچھ اختلاف ہو رہا تھا فرمایا ذرا صبر کرو آپ
حجرہ میں تشریف لے گئے پھر تشریف لائے اور فرمایا ہاں ہے لوگوں نے دنوں کو شمار کیا تو وہی دن
تھا جس میں وقوف عرفہ کیا گیا تھا پھر آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کیسے معلوم کرلیا فرمایا میں نے
اپنے رب سے دریافت کیا تھا تو مجھکو وقوف عرفہ کی جگہ لوگوں کو دکھا دیا گیا۔ آپ کا انتقال سنہ ۲۵۴ھ میں

Marfat.com

خلاف میں ہوا ہے اسکو مناوی نے بیان کیا ہے۔

محمد بن علی الحکیم ترمذی مناوی کا بیان ہے کہ آپ مشہور امام اور بڑے زبردست صوفی ہیں منجملہ عارفین اور علماء عاملین کے امام ہیں صوفیہ میں سے کثرت روایات و علو سند میں ممتاز ہیں ابوتراب نخشی اور بلخی اور اس طبقہ سے ملاقات ہوئی ہے بخاری کے ہم عصر ہیں آپ کی کرامتوں میں یہہ ہے کہ جب آپ کے معاصرین آپ پر چڑھ آئے اور آپ کی تکفیر کی تو آپ نے اپنی سب کتابوں کو جمع کرکے دریا میں ڈالدیا انکو ایک مچھلی نگل گئی اور اسنے کئی سال کے بعد ان کو اگلا تو لوگوں نے ان سے نفع اٹھایا مناوی کہتے ہیں کہ کرامتوں کا وہی لوگ انتظار کرتے ہیں جنکے دل اللہ تعالے سے حجابات میں ہیں کیونکہ کرامت تو حق تعالے کا ہی فعل ہے صفحہ ۲ کل ایک صفحہ ۵ سطر ———— صفحہ ۱/۳۳ آپ کی وفات سنہ ۲۵۵ھ میں ہوئی ہے ایسے ہی کشف الظنون میں بھی ہے اور مناوی کہتے ہیں کہ سنہ ۳۲۰ھ کے حدود میں ہوئی ہے۔

محمد بن مسلم بن عبدالرحمن قنطری بہت بڑے صوفی مریدوں کی تربیت کرنے والے بڑے بڑے متقیوں اور زاہدوں کے پیر ہیں حضرت جنید کے مشائخ میں سے ہیں آپ کی کرامتوں میں یہ ہے کہ آپ کا ایک بھانجا تھا آپ نے اسکو دیکھا کہ ڈھول وغیرہ سے کھیل رہا ہے تو اللہ تعالی سے دعا کی اسے موت دیدیں وہ اسی روز مر گیا اور آپ کی وفات سنہ ۲۶۰ھ میں ہوئی ہے اس کو مناوی نے بیان کیا ہے۔ ۸۳

محمد بن یوسف البناء اکابر صوفیہ میں سے ہیں چھ سو اساتذہ سے ملے ہیں حدیث بہت لکھی ہے اور مکہ مکرمہ میں دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ یا تو میرے دل میں اپنی معرفت داخل کردیجئے یا مجھے اپنی طرف بلا لیجئے تو آپ نے غیب سے کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا کہ اگر تم یہہ چاہتے ہو تو ایک مہینہ تک روزے رکھو اور کسی سے بات نہ کرو پھر زمزم کے قبہ میں داخل ہو اور اپنی حاجت کی دعا کرو پھر کنوئیں میں سے ایک کہنے والے کو سنا جو کہتا ہے کہ جس کو تم پسند کرو اختیار کرلو علم مع مال کے یا معرفت مع فقر کے انہوں نے عرض کیا میں نے معرفت مع فقر کے اختیار کرلی جواب دیا گیا کہ دیدی گئی آپ کی وفات سنہ ۲۸۶ھ میں ہوئی ہے اس کو مناوی نے بیان کیا ہے۔

محمد بن اسمعیل المغربی ابراہیم خواص کے استاد ہیں صوفیہ کی ریاست اور مریدوں کی تربیت

مملکت عراق میں آپ پر ختم ہے آپ کی کرامتوں میں یہ ہے کہ آپ فرماتے ہیں میں نے بہت برسوں اندھیرا نہیں دیکھا آپ اندھیری رات میں اپنے ساتھیوں سے آگے آگے ننگے سر ننگے پیر چلا کرتے تھے جب اُن میں سے کسی کو ٹھوکر لگتی آپ فرماتے کہ داہنے کو یا بائیں کو اور اُن کو اپنے سامنے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ صفحہ ۹ کل ۱۱ سطر ——— صفحہ ۱۲ آپ کا انتقال ۲۹۹ھ میں اکیونین ۱۲ برس کی عمر میں طور سینا پہاڑ پر ہوا ہے۔

محمد بن احمد بن سید حمدویہ معروف بہ معلم ابوبکر یتیمی

نہایت عابد زاہد صاحب کرامات مشہور ہیں آپ سے بہت سی باتیں خرق عادت کی نقل ہیں۔ قاسم جوعی کے ساتھہ رہے ہیں اور ان سے اور دوسرے بزرگوں سے حدیثیں بھی روایت کی ہیں اور خود اُن سے ابوزرعہ وغیرہ نے روایت کی ہے اکابر علماء بلکہ اُن کے مقتدا تھے پچاس سال نہ سیدھے لیٹے نہ پاؤں پھیلائے اور حضرت بصری کے ساتھہ قاریوں کے قبرستانوں میں رہے ہیں جب اُن کا انتقال ہوگیا تو حضرت جوعی کیساتھہ رہے ہیں گیارہ ۱۱ سال تک کسی سے کلام نہیں کیا جمعہ کی نماز کے واسطے جایا کرتے تھے ایک دن ابلیس ملا اور اُس نے کہا اے لڑکے لوٹ جا ہم نے جمعہ پڑھ لیا ہے یہ لوٹ گئے پھر آفتاب کو دیکھا کہ آسمان کے وسط میں ہے تو پھر گئے اور جمعہ پالیا آپ ایک دن میں چالیس میل چل لیتے تھے اور اُس میں ایک بار قرآن شریف ختم کر لیتے تھے ایک روز تھک گئے اور بھوک کا غلبہ اور ضعف ہوگیا تو آپ جنگل میں ایک چشمہ پر جو اُبل رہا تھا پہونچے وہاں بیٹھ گئے اور دعا کی تو ایک حبشی باندی سر کے قریب کھڑی دیکھی وہ کہہ رہی ہے کہ میرے آقا نے آپ کے واسطے یہہ ہدیہ بھیجا ہے اور یہہ کہا ہے کہ انہوں نے قبول کر لیا تو تو آزاد ہے فرمایا رکھدو دیکھا تو اُس میں دو شیرمال ہیں اور اُنکے ساتھہ اُبالے ہوئے انڈے ہیں انہوں نے اُن کو چھوڑ دیا اور فوراً دعا کے قبول ہو جانے کی وجہ سے گھبرا کر چلے گئے اور آپ کی کراموں میں یہ بھی ہے کہ آپ نے ایک عرصہ دراز تک کچھ نہیں پیا پانی کی ضرورت ہوئی تو کنوئیں پر جا بیٹھے اور رونے لگے اور دعا کی کہ اے میرے مولیٰ آپ کو معلوم ہے کہ میں پانی کا ضرور تشنہ ہوں اور اسکا چھوڑ دینا مجھے شاق ہے تو دیوار میں سے ایک ہاتھہ ظاہر ہوا جس میں پانی کا آبخورہ تھا اور کہا کہ پی لو انہوں نے کہا پانی کی ضرورت زیادہ ہے پھر وضو کیا نماز پڑھی اور پانی پی لیا اسکے بعد اسّی روز تک پانی پینے کی ضرورت نہیں ہوئی۔ کچھہ لوگ آپ کے مہمان ہوئے آپ بھنا ہوا گوشت اور چپاتیاں لائے تو وہ کہنے لگے یہ ہم لوگوں کا

۸۴

Marfat.com

کھانا نہیں ہے آپ نے کہا تو پھر آپ لوگوں کا کھانا کیا ہے انہوں نے کہا سبزی آپ نے وہ لادی
اور خود گوشت کھالیا وہ لوگ توراۃ پھر نماز پڑھتے رہے اور معلم (یعنی محمد بن احمد مذکور) تمام رات سوئے
پھر اندھیرے سے صبح کی نماز پڑھائی اور فرمایا چلو سیر کریں اور ایک حوض پر آئے آپ نے پانی پر
چادر بچھائی اور نماز پڑھی چادر اٹھائی تو اسے پانی لگا بھی نہ تھا پھر فرمایا یہ تو بھنے ہوئے گوشت کا
عمل ہے سبزی کا عمل کہاں ہے اور آپ کی کرامتوں میں سے یہہ بھی ہے کہ ایک کتے نے آپکو بھونکا
تو وہ گر کر مرگیا آپ کا انتقال سنہ ۳۱۳ھ میں ہوا ہے یہ مناوی کا بیان ہے۔

محمد بن یعقوب عرجی اکابر عارفین میں سے ہیں علماء عاملین کے امام ہیں حارث محاسبی
اُن کی ساتھہ رہے ہیں اُن کی کرامتوں میں یہہ ہے کہ فرماتے ہیں میں شام سے ایک میدان کے راستہ پر
چلا تو ایک لق و دق میدان پر جا پہونچا کئی دن تک حیران پھرتا رہا (اور کچھہ کھانے پینے کو ملا نہ راستہ ملا)
یہانتک کہ مرنے کے قریب ہوگیا تو دو راہب جاتے ہوئے ملے گویا وہ کہیں قریب سے ہی چلے ہیں
میں نے پوچھا تم دونوں جانتے ہو کہ تم اس وقت کہاں ہو انہوں نے کہا ہاں ہم اُسکے ملک اُسی کی مملکت
میں ہیں اور اُسیکے سامنے ہیں میں نے اپنے نفس کی طرف توجہ کی اور اُسکو ملامت کرنے لگا کہ یہہ راہب
تو توکل کے مرتبہ پر پہونچ گئے اور تو نہیں پہونچا پھر اُن سے کہا کیا تم مجھکو اپنے ساتھہ ہونے کی اجازت
دیتے ہو انہوں نے کہا تم کو اختیار ہے میں ساتھہ ہولیا جب رات تاریک ہوگئی تو وہ دونوں اپنی
نمازوں کیلئے کھڑے ہوئے اور میں اپنی نماز کیلئے اور میں نے مغرب تیمم سے پڑھی تو وہ دونوں
مجھ پر ہنسنے لگے جب وہ فارغ ہوگئے تو ایک نے ہاتھ سے زمین کریدی وہاں سے پانی نکل آیا
اور کھانا آکر رکھا گیا مجھے تعجب ہوا انہوں نے کہا آؤ اور کھالو ہم تینوں نے کھایا پیا اور میں نے نماز
کی تیاری کی پھر پانی زمین میں جذب ہوگیا اور نظر سے اوجھل ہوگیا اور صبح تک وہ دونوں الگ نماز
پڑھنے لگے میں الگ پڑھتا رہا پھر ہم لوگ رات تک چلتے رہے جب رات ہوگئی ایک نے دوسرے کو
نماز پڑھائی پھر کچھہ دعائیں مانگیں اور زمین کریدی تو پانی بھی نکل آیا اور کھانا بھی موجود ہوگیا پھر
جب تیسری رات ہوئی تو اُن دونوں نے کہا اے مسلمان تیرا یہ کیا حال ہے مجھے بہت شرم آئی اور
شرم سے گڑا جانے لگا تو میں نے دعا کی کہ اے اللہ میں جانتا ہوں کہ میرے گناہوں نے آپ کے یہاں
میری کوئی عزت باقی نہیں رکھی لیکن میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے رسوا نہ فرمائیے اور ان دونوں

اسکی ماں کو لوٹا دو مگر انہوں نے انکار کردیا اور چلتے رہے آپ نے جہاز کو حکم دیا کہ رک جا وہ بھی رک گیا پھر آپ پانی کے اوپر چلتے ہوئے گئے اور بچہ کو جہاز میں سے لیا اور اسکی ماں کے پاس حاضر کر دیا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ چمڑے کی دباغت کا کام کیا کرتے تھے انکے پاس عصہ بازو آئے تھے خلیفہ نے کسی کو بھیجا اور اس نے ان کو لے لیا آپ کا خادم حاضر ہوا تو غصہ کیا کہ خلیفہ کے آدمی وہ بازو لے گئے ہیں کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں ان کے افسر کے پاس جاؤں فرمایا بیٹھ جاؤ وہ خود تمہیں لوٹا دیں گے جب وہ لوگ لیگئے تو انہوں نے ان کو پتھر پایا تو سمجھ لیا کہ یہ شیخ کی برکت سے ہے اور لوٹا گئے تو وہ بازو تھے یہہ شیخ محمد بن یوسف البولاقی ابو عبداللہ بکروی کے شیخ ہیں جن کا کافور اخشیدی معتقد تھا اس کو سخاوی رح نے بیان کیا ہے۔

محمد بن محمد الادفوی مشہور علماء اور سات ابدال میں سے ایک ہیں انہوں نے قرأت کے اماموں میں سے ایک جماعت کا زمانہ پایا ہے اور ان سے پڑھا ہے اور تفسیر میں انکی ایک کتاب ہے کتاب الاستغناء آپ نے یہ کتاب لکھ کر امیر مصر کے پاس بھیجی تھی اس نے اس کے کنارہ پر اس سے بے نیازی کے الفاظ لکھدیئے اور واپس کردی آپ نے اسکے لئے بد دعا کی تو وہ تین۳ دن بھی زندہ نہیں رہا آپ کا انتقال مصر میں ہوا ہے اور قرافہ میں ادفوی کے مقبرہ میں دفن کئے گئے ہیں اسکو سخاوی رح نے بیان کیا ہے۔

ابوبکر محمد المالکی مصر کے رہنے والے عبدالصمد بغدادی کے پیر کے پیر ہیں اور کہا جاتا ہے کہ سات ابدال میں سے ایک ہیں قرشی رح نے اپنی تاریخ میں ان کا یہہ واقعہ بیان کیا ہے کہ یہ ایک اپاہج عورت پر گذرے تو اس نے کہا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے اللہ کیواسطے؟ انہوں نے فرمایا میرے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں لیکن اپنا ہاتھہ لا وہ اٹھہ کھڑی ہوئی اور حق تعالے کے فضل سے چلنے لگی اور فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کو آگ چھوئے گی ہی نہیں اور اگر چھوئے گی تو جلائے گی نہیں اور اگر میں شہرت کا اندیشہ نہ کرتا تو سو۱۰۰ دفعہ ہاتھہ کو آگ میں داخل کرتا اور نکال لیتا اور وہ نہ جلتا اسکو بھی سخاوی رح نے بیان کیا ہے صـ ۱۰۳ کل ۱۶ سطر

صـ ۱۰۴

محمد بن موسیٰ ابوبکر واسطی حضرت جنید رح کے مریدوں میں سے بڑے آدمی ہیں فرغانی الاصل

عہ یہ چمڑے کی دباغت میں کام دیتا ہے ۱۲

ہیں رفیع المرتبہ اور عالیشان ہیں آپ کی کراموں میں سے یہ ہے کہ آپ سمندر کا سفر کر رہے تھے کشتی ٹوٹ گئی آپ اور آپ کی اہلیہ ایک تختہ پر رہ گئے اور اسی حالت میں آنکے بچہ پیدا ہوگیا اور ان کو بہت پیاس لگی عہ انہوں نے سر اٹھایا تو ہوا میں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور اسکے ہاتھ میں سونے کی زنجیر ہے جس میں یاقوت کا آبخورہ ہے اسنے کہا دونوں پی لو دونوں نے پی لیا فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو اس نے جواب دیا کہ تمہارے آقا کا ایک غلام میں نے کہا تم اس مرتبہ پر کیسے پہنچ گئے اُسنے جواب دیا کہ اسکی مرضی پر اپنی ہر خواہش کو قربان کر دیسے پھر اُسنے مجھے بساط فردانیت پر بٹھا دیا جیسے کہ اب تم دیکھ رہے ہو اور غائب ہوگیا اسکو بھی سخاویؒ نے بیان کیا ہے۔

محمد بن محمد سلامہ ابوجعفر طحاوی ازدی فقیہ حنفی ہیں مصر میں امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں کی عہ سرکردگی انہیں پر ختم ہے بڑے مشہور اماموں سے ہیں کندیؒ کہتے ہیں کہ طحاویؒ کی دعا مقبول ہوتی تھی اور خود یہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے اپنے دل کو حرام سے پاک کرلیا اُسکی دعا کیواسطے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں ایک دن ابومنصور تکین الحزری مشہور بالجبار امیر مصر آپکے پاس آتے جب جناب امام کو دیکھا تو اُن پر رعب طاری ہوگیا حضرت امام نے اکرام کیا اور اچھا برتاؤ کیا انہوں نے عرض کیا کہ میرے آقا میں چاہتا ہوں کہ اپنی لڑکی کی آپ سے شادی کردوں فرمایا میں ایسا نہ کروں گا پھر اُسنے عرض کیا کیا آپ کو کوئی ضرورت ہے فرمایا نہیں پھر عرض کیا کچھ زمین آپ کے نام کردوں فرمایا نہیں پھر عرض کیا کچھ سے آپ جو چیز چاہتے ہوں فرمایئے فرمایا تم سنوگے عرض کیا جی ہاں فرمایا اپنے دین کی حفاظت کرو کہ ہاتھ سے نہ نکل جائے اور اپنے کو عذاب سے چھڑانے کیلئے موت سے پہلے کچھ کام کرلو اور خود کو اللہ کے بندوں پر ظلم کرنے سے بچاؤ پھر وہ آپ کو چھوڑ کر چلا گیا بیان کیا جاتا ہے کہ اُسنے اہل مصر پر ظلم کرنا بند کردیا تھا امام طحاویؒ کی وفات مصر ہی میں ۳۲۱ھ میں ہوئی ہے۔ اس کو بھی سخاویؒ نے بیان کیا ہے

محمد بن اسمعیل معروف بہ خیر النساج سامرا کے رہنے والے ہیں آپ کی مجلس میں شبلیؒ اور خاص و ممتاز لوگوں نے توبہ کی ہے اور بزرگوں کی ایک جماعت کے اُستاد ہیں اُن میں سے کسی کا بیان ہے

عہ سمندر کا پانی تو کڑوا ہوتا ہے پینے کا نہیں ہوتا اسلئے پیاس رہی ۱۲ مترجم عہ یہ امام صاحب کے تین واسطوں سے شاگرد ہیں حدیث کی کتاب شرح معانی الآثار معروف بہ طحاوی انہی کی ہے مصر کے قریب طحطا موضع کے ہیں جسکے قریب موضع طحا ہے ۱۲ مترجم

عہ سمندر کا پانی تو کڑوا ہوتا ہے پینے کا نہیں ہوتا اسلئے پیاس (باقی آئندہ)

کہ میں خیر النساج کی مجلس میں تھا کہ ایک شخص آیا اور اُسنے کہا اے شیخ میں نے آپ کو کل دیکھا تھا کہ آپ نے دو درہم (تقریباً آٹھ آنہ) کا سوت فروخت کیا ہی میں آپ کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ اور آپ کی لنگی میں سے میں نے وہ کھول لئے تو اس کے بعد سے میرا ہاتھ ہتھیلی پر کو مڑا ہوا رہ گیا ہے وہ کہتا ہے کہ حضرت خیر ہنسے اور اپنے ہاتھ سے میرے ہاتھ کیطرف اشارہ کیا تو میرا ہاتھ کھل گیا پھر فرمایا جاؤ اور ان دونوں درہموں سے اپنے بچوں کیلئے کچھ خرید لینا مگر پھر ایسا نہ کرنا یہ قشیری رح نے بیان کیا ہے اور مناوی رح کہتے ہیں کہ آپ صاحب کرامات اور صوفیہ کے بڑے مشائخ میں تھے آپ کی مجلس میں شبلی رح اور خواص رح نے توبہ کی ہے کیونکہ دونوں نے خرق عادات اور کرامتیں دیکھی تھیں یہ اصل میں تو سامرا کے رہنے والے تھے پھر بغداد رہنے لگے تھے جب آپ کا وقت اخیر ہوا تو ملک الموت کو فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو عافیت دیں ذرا ٹھیرو کہ میں عصر کی نماز پڑھ لوں کیونکہ تم بھی اُنکے مامور بندہ ہو اور میں بھی مامور ہوں مگر جس چیز کا تم کو حکم دیا گیا ہے وہ فوت نہیں ہوتی اور جسکا مجھ کو حکم دیا گیا ہے وہ فوت ہو جائیگی پھر آپ نے پوری نماز پڑھ لی اور سنہ ۳۲۲ھ میں انتقال فرما گئے آپ کی عمر ایکسو بیس ۱۲۰ سال ہوئی ہے سفیان ثوری کے ہمعصروں میں اور انہیں کے طبقہ کے ہیں لیکن عمر بہت ہوئی ہے۔

محمد بن علی بن جعفر ابو بکر الکتانی رح بغداد کے رہنے والے صوفیہ کے اماموں اور اکابر عارفین میں سے ہیں حضرت جنید رح کے ساتھ رہے ہیں آپ کی کرامتوں میں یہ ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں جنگل میں تھا میں نے ایک فقیر کو دیکھا جو مرا ہوا تھا مگر ہنس رہا تھا میں نے کہا تم مر چکے ہو اور پھر بھی ہنس رہے ہو تو غیب سے کسی آواز دینے والے نے کہا کہ اے ابو بکر اللہ کا عاشق ایسا ہی ہوتا ہے اور فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو عرض کیا کہ میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ میرے دل کو مردہ نہ بنائیں فرمایا تم ہر روز چالیس مرتبہ یہ کہا کرو یا حی یا قیوم لا الٰہ الا انت اور فرماتے ہیں کہ میرے سر میں درد تھا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو ارشاد فرمایا یہ دعا لکھو اللّٰھم بثبوت الربوبیۃ وتعظیم الصمدیۃ وبسطوات الالٰھیۃ وبقدم الجبروتیۃ وبقدرۃ الوحدانیۃ فرماتے ہیں میں نے یہ دعا لکھی اور سر پر رکھ لی تو فوراً درد جاتا رہا اسکو مناوی رح نے بیان کیا ہے اور قشیری رح کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ شیرازی سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے ابو النجم احمد بن الحسین سے خوزستان میں سُنا ہے یہ کہتے تھے کہ میں نے ابو بکر کتانی رح سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ میں درمیان سال میں مکہ مکرمہ کے راستہ میں تھا کہ میں نے ایک بھری ہوئی

۸۹ /

Marfat.com

ہمیانی پائی جس میں اشرفیاں چمک رہی تھیں میں نے ارادہ کیا کہ اسے اٹھاؤں اور مکہ مکرمہ کے فقراء میں تقسیم کردوں تو غیب سے کسی آواز دینے والے نے آواز دی اگر تم نے اسے اٹھایا تو تمہارا فقر سلب کرلیا جائے گا۔ یہ بزرگ حضرت جنیدؒ کے متوسلین میں سے تھے انکا انتقال مکہ مکرمہ میں ۳۲۲ھ میں ہوا ہے

ابوبکر محمدؒ بن سعدون التمیمیؒ الجزیری بہت عبادت گذار ہیں بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے مصر میں چاشت کی بارہ ۱۲ رکعتیں پڑھیں پھر سو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی عرض کیا یا رسول اللہ امام مالکؒ اور حضرت لیثؒ میں چاشت کے بارہ میں اختلاف ہے امام مالکؒ بارہ ۱۲ رکعت کہتے ہیں اور لیثؒ آٹھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کولوں پر مارا اور تین بار فرمایا کہ مالک کی رائے درست ہے۔ یہ فرماتے ہیں کہ میرے کولوں میں درد تھا اس رات سے جاتا رہا اور ران پر ایک نور تھا جب یہ نماز پڑھتے تھے وہ چمکنے لگتا تھا انکی وفات ۳۴۴ھ میں ہوئی ہے یہ نفح الطیب میں بیان ہے۔

ابو عبداللہ محمد بن خفیف الشیرازیؒ شافعی ہیں مشائخ صوفیہ کے شیخ ہیں اولیاء عارفین کے اُستاد اور علم ظاہری و باطنی کے ممتاز حضرات کے اماموں میں سے ہیں آپ کی کرامتوں میں یہ ہے کہ جب آپ بغداد میں داخل ہوئے چالیس روز قیام فرمایا کہ نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے پھر تشریف لیچلے تو جنگل میں ایک کنوئیں کی من پر ایک ہرن کو پانی پیتے دیکھا یہ بھی پیاسے تھے کنوئیں کے قریب تشریف لیگئے تو ہرن چلا گیا اور پانی کنوئیں کی تہ میں پہنچگیا۔ آپ نے عرض کیا اے میرے مولیٰ آپ کے یہاں میرا مرتبہ اس ہرن کا سا بھی نہیں تو ایک کہنے والے کو سنا کہ ہم نے تمہارا امتحان کیا ہے تم صبر نہیں کرسکے ہرن تو بغیر ڈول رسّی کے آیا تھا اور تم ڈول رسی کے ساتھ آئے ہو پھر جو یہ لوٹے تو کنواں بھرا ہوا تھا انہوں نے پیا اور پاکی حاصل کی اور ڈول میں بھر لیا پھر حج کیا اور واپس آئے مگر وہ پانی ختم نہ ہوا یہ حضرت جنیدؒ کی خدمت میں پہنچے تو جب اُن کی نظر ان پر پڑی فرمایا کہ اگر کچھ دیر اور صبر کرلیتے تو تمہارے قدموں کے نیچے سے پانی اُبل پڑتا اور تمہارے پیچھے کو جاری ہو جاتا۔ ایک دن ایک برہمی[5] سے مناظرہ ہو گیا۔ اُس نے کہا کہ اگر تمہارا دین حق ہے تو آؤ میں اور تم چالیس روز تک کھانے سے باز رہیں دونوں نے ایسا کیا تو شیخ نے تو وہ مدت پوری کردی اور برہمی عاجز ہو گیا اور ایک اور برہمی نے ایک خاص مدت تک پانی کے اندر رہنے کی دعوت دی تو اُس مدت کے پورا ہونے سے پہلے برہمی تو مر گیا اور شیخ نے

ع[5] ایک فرقہ تھا جو حق تعالیٰ کیلئے انبیاء کے بھیجنے کو ناجائز کہتا تھا ۱۲ مترجم۔

Marfat.com

مدت پوری کر دی آپ کا انتقال ۳۷۱ھ میں ہوا ہے ذہبی کہتے ہیں کہ سو سال سے زیادہ عمر تھی اور
انہوں نے امام شافعیؒ سے نقل کیا کہ نماز کی صحت کیلئے خشوع شرط ہے اس کو مناویؒ نے بیان
کیا ہے۔ امام یافعیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ شیخ فرماتے تھے کہ میں بہت بڑی مدت تک ابدال سے ملاقات
کیواسطے ملک بملک پھرتا رہا پھر سیر و سفر سے اکتا گیا تو فارس کے شہر اصطخر میں لوٹ گیا وہاں خانقاہ
صوفیہ میں پہنچا تو مشائخ کی ایک جماعت کو دیکھا اور اُنکے سامنے کھانے کی کوئی چیز تھی اور وہ نو
آدمی تھے جن میں سے حسن بن ابی سعد اور ابو الازہر بن حیان اور کچھ اور لوگ تھے میں کچھ دیر ٹھہرا رہا
پھر وضو کیا جب میں فارغ ہو گیا تو انہوں نے مجھے جگہ دے دی میں بھی اُنکے ساتھ بیٹھ گیا اور جو وہ
کھا رہے تھے میں بھی کھانے لگا پھر ہم سب الگ الگ ہو گئے تو میں کچھ دیر سو رہا خواب میں حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کی زیارت ہوئی فرمایا اے ابن خفیف جن لوگوں کو تو تلاش کرتا تھا اور اُنکے ساتھ بیٹھنا چاہتا
تھا وہ اس شہر میں یہی لوگ تھے اور تو بھی اُن میں سے ہے میرے دل نے تقاضہ کیا کہ میں اُن سب
حضرات کو اسکی اطلاع کر دوں جو میں نے خواب میں دیکھا ہے مگر اُن کا وقار اور رعب مجھ پر غالب
آگیا دن کا کچھ ہی حصہ گذرا تھا کہ شیخ ابو الحسن بن ابی سعد سامنے سے آئے اور فرمایا اے ابو عبد اللہ
جو کچھ تم نے خواب میں دیکھا ہے اُسکی ان سب کو اطلاع کر دو میں نے اطلاع کر دی جب یہ خبر
پھیل گئی تو وہ سب کے سب متفرق شہروں میں چلے گئے۔ ص ۱۰۵/۲۲ کل ایک صفحہ ۲۰ سطر ص ۱۰۵/۲۴

محمد بن محمد بن اسمعیل صوفی بغدادیؒ واعظ ہیں جو ابن سمعون نام سے مشہور ہیں۔ الکلام
علی علوم الخواطر والاشارات میں خطیبؒ کہتے ہیں کہ زمانہ کے بے مثل اور وقت کے یکتا تھے۔ آپ کی
کرامتوں میں یہ ہے کہ آپ نے بیت المقدس کا قصد کیا اور اپنی ساتھ خشک صیحانی کھجوریں لے لیں
آپ کے نفس نے تر کھجوروں کا تقاضہ کیا آپ اُسکو ملامت کرنے لگے اور فرمایا اس جگہ ہم کو تر کھجوریں
کہاں سے مل سکتی ہیں جب افطار کا وقت ہوا اور آپ نے وہ کھولی تو تر کھجوریں تھیں مگر آپ نے
اُن میں سے کچھ نہیں کھایا جب اگلا دن ہوا اور افطار کے لئے اُنکو پھر کھولا تو بحالہ خشک تھیں اور آپکی
کرامتوں میں یہ بھی ہے کہ ایک شخص کو تنگدستی پیش آئی اور اُسکے پاس سوائے دو موزوں کے اور
کچھ نہ رہا اُس نے موزے نکالے اور اُنکو فروخت کرنے کیلئے چلا تو ابن سمعونؒ کی مجلس میں حاضر ہوا
اور یہ سوچا کہ مجلس میں حاضر ہو جاؤں پھر جب لوٹوں گا فروخت کر لوں گا جب اُس شخص نے لوٹنے کا

91

ارادہ کیا تو شیخ نے پکار کر کہا مت ہو رہے یہ بیچنا اللہ تعالیٰ تم کو رزق عطا فرمادیں گے اور پھر ایسا ہی ہوا اور آپ کی کرامتوں میں یہ بھی ہے جس کو ابن باطیش نے اپنی کتاب اثبات کرامات الاولیاء میں ابوطاہر محمد علاف سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن ابوالحسن کے پاس مجلس وعظ میں حاضر ہوا اور ابوالفتح قواس کرسی کے برابر بیٹھے ہوئے تھے ان پر اونگھ طاری ہوئی اور یہ سو گئے تو ابن سمعون کچھ دیر کو رک گئے یہانتک کہ وہ بیدار ہو گئے اور سر اٹھایا تو ان سے ابن سمعونؒ نے فرمایا تم نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے انہوں نے کہا جی ہاں فرمایا اسیوجہ سے میں بولنے سے رک گیا تھا کہ مبادا تم گھبرا اٹھو اور یہ حالت جس میں تم تھے منقطع ہو جائے۔ جلال الدین سیوطیؒ کہتے ہیں کہ یہ اسکو بتاتا ہے کہ ابن سمعونؒ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری میں کی ہے جب کہ حضور تشریف لائے تھے اور ابوالفتح نے خواب میں کی ہے آپ کا انتقال ۳۸۷ھ میں ہوا ہے اور اپنے گھر میں ہی دفن کئے گئے تھے پھر تینتیس ۳۳ سال بعد منتقل کئے گئے تو ایسے پائے گئے کہ کفن بھی پرانا نہ ہوا تھا اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ انکو امام احمدؒ بن حنبل کی قبر میں نکال کر لیجایا گیا تو انکا کفن ایسے ہی حرکت کرتا جیسے کہ جب تھا جب دفن کیا گیا تھا اسکو مناویؒ نے بیان کیا ہے

صـ ۱۰۶/۱۲ کل ۱۴ سطر ۱۰۶/۲۳

ابوعبداللہ محمدؒ بن فتوح بن عبداللہ الازدی الحمیدی انکی نسبت انکے دادا حمید اندلسی کی طرف ہے جو کتاب الجمع بین الصحیحین کے مصنف ہیں یہ امام اور حافظ حدیث ہیں ان کا انتقال بغداد میں ۴۸۸ھ میں واقع ہوا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ ابن ماکولا کہتے ہیں کہ ہمارے دوست ابوعبداللہ الحمیدی صاحب علم و فضل اور بیدار مغز تھے میں نے عفت و پاکبازی اور تقوی و شغل علم میں ان جیسا کوئی اور نہیں دیکھا آپ نے مظفر بن رئیس الرؤسا کو وصیت کی کہ وہ ان کو حضرت بشر حافی کی قبر کے قریب دفن کریں لیکن انہوں نے انکی وصیت کے خلاف کیا اور باب البرز کے مقبرہ میں دفن کر دیا پھر جب ایک بار مظفر نے ان کو خواب میں دیکھا تو ایسا دیکھا کہ گویا یہ ان پر مخالفت وصیت کی وجہ سے ناراض ہو رہے ہیں تو پھر صفر ۴۹۱ھ میں باب حرب کے مقبرہ میں حضرت بشر کی قبر کے پاس منتقل کر دیا اور اسوقت بھی انکا کفن نیا اور بدن نرم اور تازہ اور اس میں سے خوشبو مہکتی تھی اسکو نفح الطیب میں بیان کیا ہے صـ ۱۰۶/۲۹ کل ۶ سطر

صـ ۱۰۷/۱

Marfat.com

محمد بن محمد طوسی امام ابوحامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ سیدی محی الدین بن العربی نے اپنی کتاب روح القدس میں ذکر کیا ہے کہ ابو عبداللہ بن زین باشبیلیہ جو افضل ترین لوگوں میں تھے امام ابو حامد غزالی کی کتابوں میں منہمک رہا کرتے تھے مگر ایک رات ابوالقاسم بن احمد کی ایک تالیف جو امام غزالی کی رد میں تھی پڑھی تو اندھے ہو گئے فوراً سجدہ میں گر پڑے گڑگڑائے اور قسم کھائی کہ پھر کبھی اُس کتاب کو نہیں پڑھیں گے اور اُس کو اپنے سے دور کر دیں گے تو اللہ تعالےٰ نے اُنکی بینائی لوٹا دی اور سیدی محی الدین بن عربی نے اس واقعہ کو عبداللہ بن زین کی کرامت میں ذکر کیا ہے کہ حق تعالیٰ نے اُن پر عنایت فرمائی اور اُنکو تنبیہ فرمادی رضی اللہ عنہ وعن الامام الغزالی وعن سائر اولیاء اللہ۔ مناوی کہتے ہیں کہ امام غزالی کی کرامتوں میں سے وہ بھی ہے جس کو یافعی نے ابن الملیق سے اور انہوں نے عرشی سے اور انہوں نے مرسی سے اور انہوں نے شاذلی سے اور انہوں نے شیخ بن حرازم سے روایت کی ہے کہ آپ اپنے متوسلین پر تشریف لائے اور ہاتھ میں ایک کتاب تھی فرمایا تم اسکو پہچانتے ہو پھر فرمایا کہ یہ احیاء العلوم ہے یہ شیخ امام غزالی پر طعن کیا کرتے تھے اور احیاء العلوم کے پڑھنے سے منع کیا کرتے تھے پھر ان سب کے سامنے اپنا جسم کھول کر دکھایا تو وہ کوڑوں سے مارا ہوا تھا اور فرمایا کہ خواب میں میرے پاس امام غزالی آئے اور مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا جب ہم دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے تو امام غزالی نے عرض کیا حضور یہ شخص یہ خیال کرتا ہے کہ میں جو کچھ آپکی طرف سے کہتا ہوں وہ وہ کہتا ہوں جو حضور نے نہیں فرمایا حضور نے میرے مارنے کا حکم عطا فرمایا اور مجھے پیٹا گیا۔

اور آپ کی کرامتوں میں وہ بھی ہے جسکو عارف شاذلی نے بیان کیا ہے کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت عیسیٰ و موسیٰ علیہما السلام پر امام غزالی سے فخر فرما رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ کیا تمہاری امت میں بھی کوئی ایسا ہے دونوں حضرات علیہما السلام نے عرض کیا نہیں ہے اور عارف کبیر یمنی احمد صیاد نے خواب میں دیکھا کہ آسمانوں کے دروازے کھولے گئے اور فرشتوں کی ایک جماعت نازل ہوئی اُنکی ہمراہ سبز خلعتیں ہیں اور سواری ہے پھر یہ سب ایک قبر کے سرہانے کھڑے ہو گئے اور اُس میں سے ایک شخص کو نکالا اور اُسے خلعت پہنایا سواری پر سوار کیا اور آسمان کی طرف لے گئے اور آسمان در آسمان ساتوں آسمانوں سے گذر گئے پھر وہ انکے بعد ستر حجاب

شق کرگیا تو مجھے اُن بزرگ سے تعجب ہوا اور انکو معلوم کرنیکا ارادہ کیا تو بتایا گیا کہ یہ غزالی ہیں گریہ علم
نہیں ہوسکا کہ انکی انتہا کہاں تک ہے اور مرسیؒ نے انکے واسطے صدیقیت عظمیٰ کی شہادت دی ہے مناویؒ
کہتے ہیں کہ جب قاضی عیاض نے احیاء العلوم کے جلادینے کا فتویٰ دیا تو یہ امام غزالی کو پہنچگیا آپنے
بد دعا کی تو وہ دعا ہی کے وقت حمام میں اچانک مرگئے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ خلیفہ مہدی نے
اُن کو حمام میں قتل کردینے کا حکم دیا تھا۔ امام غزالی کی وفات ۵۰۵ھ میں ہوئی ہے۔

ص ۱۰۷ کل ۱۱ سطر

ابوبکر محمد بن الولید الفہری طرطوشیؒ یہ سراج الملوک والے ہیں نفح الطیب میں بیان
کیا ہے کہ صفدیؒ نے طرطوشیؒ کے تذکرہ میں ذکر کیا ہے کہ افضل بن امیر الجیوش نے انکو رصدگاہ
کے قریب شقیق الملک کی مسجد میں رکھدیا اور اُن کو برا سمجھا کرتا تھا یہ عرصہ تک رہے اور تنگ ہوگئے
تو اپنے خادم سے کہا ہم کب تک صبر کئے جائیں تم جائز کھانا جمع کرلو اُس نے جمع کرلیا اور تین روز تک
آپ نے کھایا پھر جب مغرب کی نماز کا وقت ہوا تو خادم سے فرمایا میں نے اس وقت اُس کے تیر
ماردیا ہے جب اگلا دن ہوا افضل گھوڑے پر سوار ہوئے اور قتل کردئے گئے ان کے بعد مامون
بن البطائحی حاکم مقرر ہوئے اور انہوں نے شیخ کا بہت اکرام کیا۔ شیخ کی وفات ۵۲۰ھ میں ہوئی ہے

ابو عبد اللہ محمد بن الحسین بن عبدویہ ۔ کمران والے اور یہ یمن کی ایک مشہور وادی سردد
کے مقابل سمندر میں ایک مشہور جزیرہ ہے یہ بزرگ بڑے فقیہ اور عالم عامل تھے اصل میں عراق کے تھے
اور انہوں نے وہیں شیخ ابو اسحٰق شیرازی صاحب سے تنبیہ وغیرہ علوم کی تحصیل کی ہے پھر یمن آگئے تھے
اور شہر زبید میں سکونت اختیار کرلی لوگ آنکی حیات میں زیارت و برکت کیلئے اُن کے پاس آیا
کرتے تھے اور دعائیں کرایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ ان سے نفع بخشتے اور اخیر عمر میں نابینائی میں مبتلا
کئے گئے تھے ان کے شاگردوں میں سے ایک فقیہ شہر مہجم میں تھے انکو علم ہوا تو وہاں ایک طبیب
ماہر فن تھا یہ اسکو لیکر شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے اور طبیب صاحب کے پہنچنے کی اطلاع
دی آپ نے فرمایا کہ مجھے طبیب کی ضرورت نہیں ہے پھر آپ نے ایک پوتے کو بلایا اور فرمایا لکھ لو
جو میں لکھواؤں اور یہ اشعار لکھوائے۔

لوگ کہتے ہیں کہ تیری آنکھوں پر ایک مصیبت آپڑی ہے تو گر تو نشتر سے اسکا علاج کرلے تو جاتی رہے

میں نے جواب دیا کہ میرے رب اس سے میرا امتحان فرما رہے ہیں اگر میں صبر کر لوں گا تو اُن سے انعام پاؤنگا۔ اور اگر گھبرانے لگوں گا تو اُنکے ثواب سے محروم کر دیا جاؤنگا اور میرے لیۓ وہاں سے وبال خاص ہوگا میں تو صابر ہوں راضی ہوں شکر گذار ہوں میں اُسکو بدلنے والا نہیں ہوں جو انہوں نے دیا ہے۔ ہمارے شاہ کا فعل حسین اور عمدہ ہی ہوتا ہے اور اُسکی صنعت کی کوئی مثال نہیں ہوتی۔ اور میرا رب ظلم سے متصف نہیں ہے وہ اس سے بلند اور بہت بلند ہے۔

اور جب ان لفظوں پر پہنچے کہ میں صابر ہوں راضی ہوں اور شکر گذار تو اللہ تعالیٰ نے اُنکی بینائی لوٹادی اور گھر بھر روشن نظر آیا حتیٰ کہ اپنے پوتے کو لکھتے ہوئے بھی دیکھ لیا پھر جب بینائی کامل ہوگئی تو صاحبزادہ سے فرمایا کہ ان طبیب سے جو ٹھہرا ہو وہ انہیں دیدو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھکو شفاء حاصل ہوگئی ہے آپ کی وفات ۵۲۵ھ میں ہوئی ہے اور اسی جزیرہ میں اپنی مسجد کے برابر مدفون ہوئے ہیں اور آپکی تربت برکت و فضل میں وہاں کی مشہور تر تربتوں میں ہے ان بزرگ کے آثار و برکات اُس مبارک جگہ ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور نیک بندوں کا ملجا و ماوی ہے اسکو شعرانیؒ نے بیان کیا ہے۔

محمد بن الفضلؒ صوفیہ کے امام اور فقہائے شافعیہ میں سے ہیں بسطام میں انتقال ہوا اور وہیں ابو یزید بسطامیؒ کے برابر دفن ہوئے ہیں اور جس روز انکی وفات ہوئی کسی نے بایزید بسطامیؒ کو خواب میں دیکھا کہ وہ رباط میں جھاڑو دے رہے ہیں برتنوں کو بھر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ کل میری قبر کی برابر ایک مرد صالح دفن کیا جائیگا جب قبر کھودنے والے نے اُنکو قبر کے اندر رکھا تو وہ بہت ہی کشادہ ہوگئی یہانتک کہ یہ شخص بیہوش ہوگیا آپ کی وفات ۵۳۸ھ میں ہوئی ہے اسکو مناویؒ نے بیان کیا ہے صـ ۱۱۱/۲۳ کل ۲۶ سطر ——— صـ ۱۱۲/۲۳

ابو عبداللہ محمد البصریؒ امیر اُسامہ بن منقذ نے اپنی کتاب الاعتبار میں جس کا ذکر آچکا ہے یہ ذکر کیا ہے کہ مجھ سے شیخ امام خطیب سراج الدین ابو طاہر ابراہیم بن الحسین بن ابراہیم خطیب شہر "اسعرد بہا" نے ذیقعدہ ۵۶۲ھ میں بیان کیا ہے کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو الفرج بغدادی نے (شاید ابن الجوزی ہیں مصنف ۱۲) بیان کیا ہے کہ میں شیخ امام ابو عبداللہ محمد البصری کی مجلس میں بغداد میں حاضر تھا کہ ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضور آپ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جو میرے مہر پر

Marfat.com

حاضر ہوئے تھے میرے پاس سے مہر کا کاغذ گم ہو گیا ہے میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ مجھ پر کرم فرمائیں اور قاضی کی مجلس میں شہادت دیدیں فرمایا جب تک مٹھائی نہ لاؤ گی میں ایسا نہ کروں گا وہ کھڑی رہی اور یہ سمجھی کہ شیخ اس کہنے سے مزاح فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا دیر نہ لگاؤ میں تمہاری ساتھ اُس وقت تک نہ جاؤں گا جب تک مٹھائی نہ لاؤ گی وہ چلی گئی پھر لوٹی اور اپنی لنگی کی جیب میں سے ایک کاغذ نکالا جس میں سوکھی ہوئی مٹھائی تھی۔ آپ کے متوسلین کو باوجود آپ کے زاہد و عفیف ہونے کے اس ملنگنے سے تعجب ہوا آپ نے وہ کاغذ لیلیا کھولا اور مٹھائی کو ریزہ ریزہ کر کے پھینکدیا پھر جب کاغذ خالی ہو گیا اور دیکھا تو وہ اُسکے مہر کا وہ کاغذ تھا جو اُس کے پاس سے گم ہو گیا تھا فرمایا لو اپنے مہر کا کاغذ لو یہ وہی ہے جتنے لوگ حاضر تھے سب نے اسکو ایک بڑی بات سمجھا۔

محمد بن الموفق الخبوشانی مذہب شافعی کے اماموں میں سے ہیں اور یہ وہ بزرگ ہیں جنھوں نے حکومت فاطمیین کے ختم ہو جانے کے بعد صلاح الدین کے حکم سے مصر میں سب سے پہلے بنی عباس کے نام کا خطبہ پڑھا ہے آپ کی کرامتوں میں یہ ہے کہ ابن ابی حصیبہ نے ایک قصیدہ سے آپکی مدح کی اور یہ انعام طلب کیا کہ اسکی اپاہج لڑکی کے واسطے آپ دعا فرمادیں آپ نے دعا فرمائی اور وہ تین دن بعد اُٹھ کر چلنے پھرنے لگی کہ گویا اُسے کوئی مرض ہی نہ تھا۔ آپ کی وفات ۵۸۷ھ میں ہوئی اور حضرت امام شافعی کے قدموں کی طرف دفن کئے گئے۔ اسکو مناوی نے بیان کیا ہے صـ ۱۱۲/۱۴ کل چودہ سطر ———— صـ ۱۱۳/۲

ابو عبد اللہ محمد بن اشرف الرندی۔ سیدی محی الدین ابن العربی فرماتے ہیں کہ میں اُنسے اشبیلیہ میں ملا اور ان کے پاس تین دن ٹھیرا اور لوٹ آیا تھا انہوں نے ان تمام باتوں کی جو اُنسے جدا ہونیکے بعد مجھے پیش آنے والی تھیں حرفاً حرفاً اطلاع کر دی تھی اور پھر ایسے ہی ہوا۔ اور فرمایا کہ اُن کی شہرت کا سبب یہ ہوا کہ یہ اکثر ایک بہت اونچے پہاڑ پر جا کر بیٹھا کرتے ایک آدمی اپنی کسی ضرورت کیلئے وہاں گیا تو اُسنے نور کا ایک ستون دیکھا جس کی شعاعیں پھیل رہی ہیں اور یہ اُسکی طرف دیکھ بھی نہیں سکتا یہ اُسکی طرف گیا تو یہ پایا کہ وہ نور ہمارے بزرگ حضرت ابو عبد اللہ ہیں جو کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ اسنے ان کو مشہور کر دیا۔ صـ ۱۱۳/۵ کل دو سطر ———— صـ ۱۱۳/۲۶

(باقی آئندہ)

Marfat.com

ابو عبداللہ محمد المعروف بنہ نہار عجمی فارسی رح- حافظ زکی الدین عبدالحفیظ منذری کے شیخ ہین ان شیخ زنہار سے نقل کیا گیا ہے کہ جب یہ مصر مین خستہ حالی مین داخل ہوئے تو ایک پیتل کے برتن بنانیوالے کی دکان پر سو گئے رات کو اس دکان مین چوری ہو گئی۔ دوکاندار نے پہرہ والے کو پکڑا۔ پہرہ دار نے کہا تمہاری دکان پر سوائے اس فقیر کے اور کوئی نہین سویا۔ دوکاندار نے جواب دیا کہ تو اس فقیر کو چوری کی تہمت لگاتا ہے تو (مین چوری کا دعویٰ ہی نہین کرتا صبر کرتا ہون) بس میرا ثواب اللہ تعالیٰ کے یہان ہے کیونکہ اس فقیر پر نیکی کے آثار معلوم ہو رہے ہین۔ شیخ نے اُس کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اللہ کے بعض بندے ایسے بھی ہوتے ہین کہ اگر اس طباق کو کہدین کہ تو سونے کا بنجا تو وہ خدا کے فضل سے سونیکا بنجاوے وہ طباق فوراً سونیکا ہو گیا۔ آپنے اُسکو فرمایا کہ جیسا تھا ویسا ہی ہو جا۔ مین نے تو تیری مثال بیان کی تھی وہ پھر اصلی حالت پر ہو گیا۔ دوکاندار نے عرض کیا کہ حضرت میرے لئے دعا فرمائیے آپنے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے فقر کو دور فرمائین۔ دعا قبول ہو گئی اور وہ مالدار ہو گیا اسکو سخاوی رح نے بیان کیا ہے۔

ابو عبداللہ محمد بن رسلان مصری ابو عبدالرحمن- آپ کی کرامتون مین یہ ہے کہ آپ کپڑے کو ایک درہم مین سیا کرتے تھے۔ اگر کپڑے والا انکو کھرا درہم دیتا تھا تو گریبان کھلا ہوا پاتا تھا اور اگر کھوٹا درہم دیتا تھا تو بند پاتا تھا وہ لوٹتا تو آپ اُس سے فرماتے اپنا درہم تو لو وہ لیتا اور دوسرا دیتا تو کھلا ہوا پا لیتا آپ کی وفات مصر مین ۵۹۱ھ مین ہوئی ہے اور اپنے والد شیخ رسلان کے مقبرے مین دفن ہوئے ہین۔ یہ سخاوی رح نے بیان کیا ہے

صـ۱۱۴ کل ۱۱ سطر ——— صـ۱۱۴/۱۰

محمد بن احمد بن ابراہیم ابو عبداللہ القرشی الہاشمی رح- امام یافعی رح کہتے ہین کہ خود یہ شیخ بیان کرتے ہین کہ جب بلاد مصر مین بہت سخت گرانی ہو گئی مین دعا کیواسطے چلا ارشاد فرمایا گیا دعا نہ کرو۔ اس باب مین تم مین سے کسی کی دعا نہین سنی جائیگی۔ تو مین نے شام کی طرف سفر کیا جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے مزار مبارک کے قریب پھونچا تو حضرت خلیل علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ مین نے عرض کیا اے اللہ کے خلیل آپ اپنے یہان میری مہمانی اہل مصر کے حق مین دعا کرنا قبول فرمائے اُنہون نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے

اہل مصر پر کشادگی فرمادی۔
جب شیخ ابو عبداللہ بیت المقدس پہونچے تو فقیہ ابو طاہر محلی بھی ہمراہ تھے۔ فقیہ ابو طاہر مذکور ایک روز بیت المقدس کے مدرسہ پر گذرے تو اُسکے دروازے پر چند فقہاء قابل تعظیم ہیئت و لباس مین بیٹھے تھے اور اُن مین سے اکثر عجمی تھے انکو چونکہ یہ اپنے دل مین نوجوان سیاہ رنگ اور خستہ حال ہونیکی وجہ سے حقیر تھے اُنکے پاس کو گذرتے ہوئے شرم آئی۔ جب یہ شیخ کے پاس لوٹکر آئے اور رات بھر صبح تک شیخ کے ہی پاس رہے تو شیخ نے فرمایا اُس مدرسہ پر جہان تم کل گذرے تھے جاؤ اور اس مین مدرس ہوجاؤ فرماتے ہین مجھے تعجب ہوا اور یہ بہت بڑی بات معلوم ہوئی بلکہ مین نے ایسا ہو جانے کو محال سمجھا مگر سوائے امتثال امر کے اور کچھ ممکن بھی نہ تھا مین مدرسہ گیا اور دل مین خیال کر رہا تھا کہ دربان مجھے اندر جانے سے ہی روکدیگا مگر اُسنے روکا نہین اور مین اندر چلا گیا تو دیکھا کہ مدرس بیٹھا ہوا ہے اور اُسکے چارون طرف ایک بڑا سا حلقہ ہے۔ مین نے حلقہ کے اندر جانا چاہا تو حقیر و ذلیل سمجھنے کی وجہ سے کسی نے جگہ نہ دی۔ مین اُنکے پیچھے ہی بیٹھ گیا پھر ایک آدمی مدرسہ کے دروازہ سے داخل ہوا جب مدرس نے اُسکو دیکھا تو ترش رو ہوا مگر اُسکے استقبال کیلئے اُٹھا اور ساری کی ساری جماعت بھی منقبض ہوگئی۔ مین نے اُس شخص سے کہ جسکی پشت کے پیچھے مین تھا یہ کہا کہ بھائی جماعت کی جماعت کو کیا ہوا اُسنے کہا کہ یہ شخص جو آیا ہے بڑا مناظر و مجادل ہے ہر بات مین خلاف کرتا ہے اور اُسکے جواب کی کسیکو طاقت نہین جب یہ آتا ہے تو اُسکے ساتھ سوائے چاپلوسی کے شیخ کی کوئی گفتگو نہین ہوسکتی اور کوئی شخص اس کا مقابلہ نہین کرسکتا۔ مدرس نے اُس کا استقبال کیا تھا تو اُسے اپنی جگہ بٹھایا تھا جب وہ بیٹھ گیا تو اُسنے ایک بہت مشکل اختلافی مسئلہ پیش کیا۔ وہ اعتراض کی تقریر پوری کرچکا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اُسکے اعتراض کا یاد رکھنا اور اس کا جواب کھول دیا مین نے اس سے بحث کی اور ان دونون کے درمیان کود پڑا میری زبان خوب چلنے لگی تو مین نے اُسکے سوال کو بھی برقرار رکھا اُس مین کوئی تغیر نہین کیا اور یہ مناظرین کی ترتیب ہوتی تھی کہ سوال کا اعادہ کیا کرتے تھے۔ پھر مین نے اس کا جواب دیا جو اللہ تعالیٰ نے میرے دل مین ڈال دیا تھا حالانکہ مین نے علم مناظرہ کی کوئی کتاب پڑھی تھی نہ کسی سے مناظرہ کیا تھا میرے اس فعل سے اُن مدرس صاحب نے بہت تعجب کیا اور جماعت تو حیران رہ گئی اور اس کی وجہ سے سب کے سب میری بہت تعظیم کرنے لگے۔ مناظر صاحب

۹۸

Marfat.com

مدرس سے کہا کہ یہ فقیہ تمکو کہان سے ملگیا ہے اُنہون نے کہا ہمنے تو اسکو اسیوقت دیکھا ہے۔ مناظر نے کہا مدرسے تو ایسے لوگون کیواسطے بننے چاہئین۔ مدرس صاحب بہت خوش ہوئے کہ اُنکے حلقہ درس مین وہ شخص ہے جسنے اس مناظر کو جواب دیا پھر مدرس صاحب نے مجھسے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے مین نے اپنا نام بتایا تو فرمایا کہ مین نے تمکو یہان کا مدرس بنادیا پھر وہ اُٹھے اور مین بھی اور جماعت بھی میری ساتھ اُٹھ گئی اور مدرس صاحب نے کہا اے فقیہ ہم لوگون کی عادت یہ ہے کہ جب کسی صاحب کو مدرس بناتے ہین اُسکے مدرس بنانیکے وقت اُسکو اُسکے گہر تک پھونچا کر آیا کرتے ہین۔ جب مدرسے سے باہر آگئے تو اُنہون نے خواہش کی کہ وہ اور جماعت میری ساتھ چلین۔ مین نے کہا کہ مجھے اس سے معاف رکھا جائے۔ اُنہون نے قبول کرلیا اور لوٹ گئے جب مین شیخ کی خدمت مین حاضر ہوا تو فرمایا اے بے بُلائے ہوئے مناظر تمنے اُنکو کیون منع کردیا کہ وہ اپنے معمول پر عمل کرین اور تمکو تمہاری جگہ تک پھونچادین۔ مین نے عرض کیا حضرت آپکے قلب سے بوجھ ہلکا کرنیکے لئے۔ اور پھر مین جب تک شیخ کی وفات ہوئی اُسی مدرسہ مین رہا۔ اور ان کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہ اُنہون نے فرمایا کہ آخری صورت جس مین دنیا میرے سامنے آئی ایک حسین نوجوان عورت کی صورت مین تھی جو اس مسجد مین جسمین مین رہتا تھا جھاڑو دیتی تھی۔ مین نے کہا تو کیون آئی اُسنے کہا آپ کی خدمت کرنیکے لئے آئی ہون۔ مین نے کہا خدا کی قسم نہین اُسنے کہا ضرور تو مین نے ایک لاٹھی سے جو میرے پاس تھی اشارہ کیا اور مارنے کا ارادہ کیا تو وہ ایک بڑھیا بن گئی اور مسجد مین جھاڑو دینے لگے۔ مین اُس سے غافل ہوا تو پھر ایسی ہی ہوگئی جیسی تھی۔ مین اُٹھا کہ اُسکو نکالدون تو وہ پھر ضعیف بڑھیا بن گئی۔ مجھے پھر اسپر رحم آگیا۔ پھر غافل ہوا تو پھر نوجوان بنگئی۔ مجھے اُسپر تعجب ہوا اور گھبرا کر اُٹھا تو اُسنے کہا آپ زیادہ فرمائین یا کم مین تو اسیطرح آپکی خدمت کیا کرون گی اور اسیطرح مین نے آپکے ہم مشربون کی خدمت کی ہے تو اُسدن سے اسباب مین مجھے کوئی دشواری پیش نہین آئی۔

اور آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہ فرماتے ہین مین ایک مرتبہ بدر مین تھا مکہ مکرمہ جارہا تھا اور وہان ایک شخص تھا جسکے پاس کھجورین تھین وہ انکو حاجیون کے ہاتھ اس شرط پر فروخت کررہا تھا کہ قیمت مکہ مکرمہ مین لیلے گا۔ مجھے بھی اُس مین سے کچھہ دی اور لیلینے پر اصرار کیا اور کہا کہ مکہ مکرمہ تک قیمت کا تمسے صبر کرون گا اور تم مرگئے تو یہ تمہارے لئے حلال ہین اور میری ساتھ رہا

Marfat.com

یہانتک کہ مین نے لیلین پھر اُسے ہمسے پہلے سفر پیش آگیا تو اُسنے مجھسے قیمت کا مطالبہ کیا۔ مین نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہین اور تم نے تو یہ کہا تھا کہ تم مکہ مکرمہ ہی مین قیمت لوگے اُسنے کہا ابھی قیمت دینا ضروری ہے اور مجھ پر بہت شدت کی تکلیف اور گالیان دین تو مین بدر کی مسجد مین گیا اور وہان گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر نکلا تو ایک شخص ملا جیسے کوئی گاؤن کا رہنے والا ہو اُسپر احرام کے کپڑے بھی تھے اُسنے مجھے چند درہم دئے اور میرے ہاتھ مین گن دئے۔ مین قرض والے کے پاس گیا اور قرض ادا کر دیا تو اُس کی ایذا اور بڑھ گئی اور کہنے لگا لوگ درہم چھپائے رہتے ہین اور جھوٹ بولتے ہین اور قسم کھا لیتے ہین کہ اُنکے پاس درہم نہیں ہین حالانکہ ان کے پاس ہوتے ہین مگر مین خاموش رہا اور کوئی جواب نہین دیا۔ آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہتے ہین مین جدہ کے سمندر مین تھا اور میرے ساتھ میرا ایک ساتھی تھا اُسے بہت شدت کی پیاس لگی۔ میرے پاس ایک چادر تھی اور اُسکے سوا اور چادر نہ تھی تو مین نے لوگون سے پوچھا کہ کوئی ہے جو میری چادر کے عوض پانی فروخت کر دے مگر کسی نے بھی نہ دیا تو مین نے اپنے ساتھی سے کہا یہ چادر لو اور جہاز کے کپتان کے پاس جاؤ یہ اُسکے پاس لوٹا لیکر گئے تو اُسنے انہین جھڑک دیا ان پر چلایا اور لوٹا ہاتھ سے لیکر پھینکدیا مگر لوٹا سمندر مین نہین گرا۔ جہاز ہی مین گر گیا تھا۔ یہ میرے پاس لوٹ آئے مین نے ان کی خستہ حالی شکستگی اور سخت حاجت کو دیکھا تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اسکو اس حالت مین نہ چھوڑینگے۔ مین نے لوٹا لیا اور اسکو سمندر سے بھر لیا اسنے پیا اور سیراب ہو گیا۔ پھر لوٹا مین نے لیا اور پیا کہ مین بھی سیراب ہو گیا اور جو جو لوگ میرے آس پاس تھے جنکے پاس پانی نہ تھا سب نے پیا۔ پھر مین نے دوبارہ اُسے بھرا اور آٹا گوندھا جب ہماری ضرورت پوری ہو گئی تو اب جو اسکے بعد بھرا تو شور اور کڑوا ہی پانی آیا جیسا کہ ہم دیکھتے ہین اور مین نے جان لیا کہ جب حاجت واقع ہوتی ہے جب ہی چیزون کی حقیقت بدلتی ہے

آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہ فرماتے ہین کہ مین منی مین تھا پیاس لگی تو پانی نہ ملا اور نہ کوئی چیز کہ جس سے پانی خریدون۔ مین کنوئین پر گیا تو وہان عجمی لوگون کو پایا۔ مین نے ایک شخص سے کہا کہ مجھے اس لوٹے مین پانی دیدو اُسنے مجھے مارا اور لوٹا میرے ہاتھ سے لیکر دور پھینکدیا۔ مین دل شکستہ اُس کی طرف چلا کہ اُٹھا لاؤن تو اُسکو میٹھے پانی کے گڑھے مین پایا مین نے پانی

Marfat.com

بھرا اور خود بھی پیا - اور ساتھیون کیلئے بھی لایا سب قصہ سنایا تو وہ اُس جگہ کو چلے کہ وہان سے پانی
بھر لائین تو نہ وہان پانی پایا نہ پانی کا کوئی نشان - مین سمجھا کہ حق تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک نشانی
تھی یہ تو یافعی رح نے بیان کیا ہے اور شعرانی رح کہتے ہین کہ آپ کی کرامتون مین یہ ہے رضی اللہ عنہ
کہ اُنہون نے اپنے متوسلین پر یہ شرط لگائی تھی کہ وہ اپنے گھرون مین بس ایک ہی چیز پکایا کرین تاکہ
کوئی ایک دوسرے سے ممتاز نہ رہے - اتفاق سے ایک صاحب نے اپنی اہلیہ سے پوچھا تمہارا کیا جی
چاہتا ہے کہ بازار سے لے آئین اور پکائین - اُسنے کہا کہ اپنی لڑکی سے مشورہ کر لو اُنہون نے
لڑکی سے پوچھا کہ تیرا کیا جی چاہتا ہے اُسنے عرض کیا کہ میرا جو جی چاہتا ہے آپ اُسے پورا نہین
کر سکتے اُنہون نے کہا ہان ہان پورا کر سکتا ہون اگرچہ ایکہزار اشرفیون سے ہو اور کہا کہ تو ضرور
بتا اُسنے کہا کہ قرشی بزرگ سے میری شادی کر دیجئے اور شیخ رضی اللہ عنہ اندھے اور کوڑھی تھے
ان جیسے کو کوئی عورت پسند نہین کر سکتی تھی - کہتے ہین کہ مین قرشی کے پاس آیا اور حال بتایا تو فرمایا
قاضی کو بلالو - قاضی آیا اور نکاح کر دیا اور اسکو سجا بنا کر شیخ کے یہان حاضر کر دیا - جب عورتین
چلی گئین تو شیخ غسلخانہ مین گئے اور نکلے تو نوجوان حسین صورت بے داڑہی تھے - عمدہ کپڑے
نفیس خوشبوئین تھین اُسنے حیاء سے اپنا چہرہ چھپا لیا تو فرمایا پردہ نہ کرو مین قرشی ہی ہون اُسنے
کہا آپ قرشی ہین آپنے اُسکے اطمینان کیواسطے خدا کی قسم کہائی - اُسنے عرض کیا یہ کیا حالت ہے فرمایا
مین تمہارے پاس اسی حالت مین رہا کرونگا اور دوسرون کے پاس اُسی حالت مین لیکن میری زندگی بھر
کسیکو اس کی خبر نہ کرنا اُسنے عرض کیا کہ بہت اچھا مگر مین تو آپ کی اُسی حالت کو اختیار کرتی ہون جسپر آپ
لوگون مین ہوتے ہین - کوڑھ برص اور اندھے پن کی - فرمایا اللہ تم کو بہتر جزا دے پھر وہ انکی ساتھ
اُسی حالت مین ہمیشہ رہی - یافعی رح کہتے ہین شیخ ابو العباس رح حرار سے روایت ہے کہتے ہین
کہ شیخ ابو یوسف دہمانی رح شیخ ابو عبداللہ قرشی رح کے پاس وقت مقررہ پر حاضر ہوا کرتے تھے -
ابو العباس رح کہتے ہین کہ ایکدن مجھکو شیخ ابو یوسف نے بھیجا کہ مین اُنسے پوچھ کر آؤن کیا آج وقت
مقرر فرمائین گے یا نہین - مین گیا تو جب اس میدان مین پہونچا جسمین اُنکے گھر کا دروازہ تھا - تردد اور
ہیبت مین کھڑا رہا کہ ایک کھڑکی کھلی اور ایک باندی نے اُس مین سے سر نکالا اور کہا - احمد شیخ یہ
فرماتے ہین کہ ابو یوسف سے کہدینا ہم آج وقت مقرر نہ کرینگے - مین نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ شیخ

۱۰۱

Marfat.com

ینے بغیر میرے سوال کی جرأت کئے معاملہ طے فرمادیا۔ جب میں ابو یوسف رح کے پاس آیا آپ لیٹے ہوئے تھے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ تم دروازہ والے میدان میں کیوں ٹھہر گئے تھے کہ شیخ کی باندی کو کہنا پڑا میں نے عرض کیا حضرت مجھے ہیبت ہوتی ہے فرمایا جب تم تنہا ہوا کرو ہیبت کہا کرو اور جب میری ساتھ ہو تو جرأت کیا کرو۵ وہاں شیخ ابو العباس سے پوچھا گیا کہ اس قصہ میں ان دونوں بزرگوں میں سے کس کا کشف اعلی تھا فرمایا قرشی صاحب کا کیونکہ ابو یوسف صاحب نے تو مجھے بھیجا ہی تھا ان کی توجہ میری ساتھ تھی جو کچھ مجھے پیش آتا وہ محسوس کرہی لیتے اور قرشی صاحب آئینہ کی طرح ہیں کہ ہر اس چیز کو محسوس فرمالیتے ہیں جو ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

مناوی رح کہتے ہیں کہ محمد بن احمد بن ابراہیم ابو عبد اللہ القرشی انکی اصل بلاد اندلس سے ہے پھر مصر میں سکونت اختیار کی۔ پھر بیت المقدس میں اور مشائخ مغرب و مصر کے بڑے لوگوں میں تھے خواب میں ایک ہزار مرتبہ رب العزت کو دیکھا ہے۔ آپ کی کرامتوں میں یہ ہے کہ جب مرض کوڑھ میں مبتلا ہوگئے تو نماز کے وقت یہ مرض جاتا رہتا اور تندرست ہوجاتے تھے جب فارغ ہوجاتے تو پھر ویسے ہی ہوجاتے جیسے پہلے تھے اور یہ بھی ہے کہ آپ ایک مرتبہ دریا کے ساحل پر آئے کہ عبور کرجائیں قسطلانی رح بھی ہمراہ تھے مگر کوئی کشتی نہ ملی آپ نے قسطلانی رح کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے اوپر کو چلے گئے اور آپ کی کرامتوں میں یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنے متوسلین کو فرمایا کہ مصر سے نکل چلنے کی تیار کرو کیونکہ مصر میں وبا نازل ہوگئی۔ یہ خبر خطیب عراقی کو پہونچ گئی تو فرمایا کیا انپر وحی نازل ہوئی ہے۔ قرشی صاحب کو اس کی خبر ہوئی تو فرمایا کہ وہ اسکے بعد ممبر پر نہ چڑھ سکینگے تو پھر وہ مرگئے۔ اور آپ کی کرامتوں میں یہ بھی ہے کہ ایک بار یہ آواز دیگئی کہ اہل مصر پر بلا نازل ہوگی تو آپ نے عرض کیا کیا مصر میں بلا واقع ہوجائیگی اور میں بھی انہی میں ہوں گا تو کہا گیا کہ آپ ان میں سے نکل جائیے بلا کا واقع ہونا ضروری ہے پھر نکلکر شام چلے گئے اور اہل مصر پر جو بلا نازل ہوئی ان کی اہلیہ نے بیان کیا ہے کہ میں ان کے پاس سے باہر نکلی اور انکو تنہا چھوڑدیا تو میں نے انکے پاس کسیکو باتیں کرتے سنا میں ٹھہر گئی یہانتک کہ اس کی گفتگو ختم ہوگئی میں داخل ہوئی اور پوچھا یہ کون تھے فرمایا خضر علیہ السلام تھے نجد کے ملک سے زیتون لائے ہیں تم کھالو کیونکہ

۵ یعنی اس وقت جبکہ میں نے تمکو بھیجا تھا میری توجہ تمہاری ساتھ تھی تو گویا میں ساتھ تھا میری ساتھ ہونے کیوقت جرأت کیا کرو ۱۲

Marfat.com

اس مین تمہاری شفاء ہے۔ مین نے کہا جاؤ تم بھی اور تمہارا زیتون بھی مجھے اس کی ضرورت نہین اور خود
فرمایا ہے کہ مین کسی ساحل پر چل رہا تھا تو مجھ سے ایک گھاس نے کہا کہ مین اس مرض کی شفا ہون
جو تمکو ہے مگر مین نے اُس مین سے کچھ نہین لیا،

نادقی رح کہتے ہین شیخ ابو العباس احمد قسطلانی کا بیان ہے کہ مین نے شیخ محمد قرشی کو یہ کہتے
سنا ہے کہ مین شیخ ابراہیم بن ظریف کے پاس تھا ان سے پوچھا گیا کیا انسان کیلئے یہ جائز ہے
کہ اپنے نفس پر کوئی عہد کرے کہ بغیر مقصود حاصل ہوئے اُسکے خلاف نہ کریگا فرمایا ہان اور
بنی النضیر کے قصہ مین ابو لبابہ کی حدیث سے استدلال کیا اور اس حدیث سے کہ جان لو اگر
وہ میرے پاس آتا تو مین اسکے لئے استغفار کرتا لیکن جب وہ اپنے لئے ایسا کرے تو اُسکو چھوڑ دو
یہانتک کہ اللہ تعالیٰ ہی اُسکے باب مین کوئی حکم فرمائین شیخ محمد القرشی کہتے ہین کہ جب مین نے
یہ سنا تو عہد کر لیا کہ بغیر اسکے کہ کوئی قدرت ظاہر ہو مین کچھ نہین کھاؤنگا۔ مین تین دن ایسے
ہی رہا اور مین ان دنون دکان مین اپنا کام کیا کرتا تھا۔ مین کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ظاہر
ہوا جسکے ہاتھ مین ایک برتن تھا اور برتن مین کوئی چیز تھی کہنے لگا عشاء تک صبر کرو تو تم اس مین ۱۰۳
سے کھاؤ گے۔ پھر وہ غائب ہو گیا۔ مین مغرب و عشاء کے درمیان اپنے وظیفہ مین تھا کہ دیوار پھٹی
اور اُس مین سے ایک حور ظاہر ہوئی جسکے ہاتھ مین وہی برتن تھا اور اُس مین شہد جیسی کوئی چیز تھی
اُسنے میرے سامنے کیا اور تین بار مجھے چٹایا بس پچھاڑ کھا گیا اور بیہوش ہو گیا پھر افاقہ ہوا تو
اُسکے بعد کوئی کھانا مجھے اچھا معلوم نہین ہوا اور نہ اُس حور کے بعد کوئی شخص مجھے حسین معلوم
ہوا اور نہ مین مخلوق سے کچھ سن سکتا تھا اور اسی حال پر ایک مدت تک رہا۔ شیخ رضی اللہ
عنہ خود فرماتے ہین کہ مین اپنے ابتدائے حال مین آٹا خریدا کرتا تھا اور سارے راستہ جو مجھ سے
مانگتا دیتا رہتا تھا یہانتک کہ گھر پہونچ جاتا تھا پھر اُسکو تولتا تو اتنا ہی پاتا جتنا لیا تھا، اور شیخ رح
نے ایک مرتبہ ایک درہم کا آٹا خریدا سامنے سے ایک سائل آ گیا آپنے وہ اُسے دیدیا اور چلے
گئے تو اپنے ہاتھ کو بند ہوا پایا کھولا تو اُس مین ایک درہم پایا اُس سے پھر آٹا خریدا اور گھر لوٹ
گئے رضی اللہ عنہ اور خود انہی سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ اُنہون نے الملک الکامل اور
اُسکے نائب السلطنۃ کیساتھ اُس برتن مین جسمین دودھ تھا کھانا کھایا تو نائب السلطنۃ آپکے

Marfat.com

مرض کی وجہ سے ساتھ کھانے سے رک گیا۔ شیخ نے فرمایا اگر تم اس مرض میں مبتلا ہاتھ کی وجہ سے کھانا کھانے سے رک گئے ہو تو میرے ساتھ اس ہاتھ کی وجہ سے کھاؤ اور ہاتھ نکالا تو چاندی کی طرح سفید تھا اس مین کوئی مرض نہ تھا۔ مناوی رح کہتے ہین کہ آپ کا انتقال بیت المقدس مین ۵۹۹ھ مین ہوا ہے اور وہین دفن کئے گئے ہین پھر آپ کی برابر ہی ابن رسلان دفن کئے گئے ہین

ص ۱۱۶/۲۹ کل ۲ صفحہ ۱۹ سطر

ص ۱۱۶/۳۰ کتاب نفح الطیب مین ہے کہ ابو عبداللہ القرشی کے افادات مین سے یہ ہے کہ فرماتے ہین مین نے شیخ ابو اسحاق بن طریف سے سنا ہے کہتے تھے کہ جب مین شیخ ابو حسن غالب الوفاۃ کے پاس حاضر ہوا تو انہون نے اپنے متوسلین سے فرمایا کہ سب جمع ہو جاؤ اور ستر ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھو اور اس کا ثواب مجھکو بخش دو کیونکہ مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ یہ مومن کیواسطے دوزخ سے فدیہ ہے۔ ابو اسحاق کہتے ہین کہ ہم نے ایسا کیا سب پڑھنے کیلئے جمع ہوئے اور اس کا ثواب شیخ کو بخش دیا۔ اور آپ کے افادات مین سے یہ بھی ہے کہ مین شیخ ابو محمد عبداللہ المغاوری کے پاس پہونچا تو فرمایا مین تم کو ایسی چیز سکھادون کہ جب تمکو کوئی ضرورت ہو اس سے امداد لیا کرو یہ کہا کرو یا واحد یا احد یا واجد یا جواد انفحنا منک بنفحۃ خیرا انک علی کل شیء قدیر۔ فرماتے ہین کہ جب سے مین نے یہ سنا ہے مین اسی سے خرچ کرتا ہون۔ ۱۰۴

ابو عبداللہ محمد بن یوسف یمنی ضجاعی رح ۔ موضع ضجاع کی طرف منسوب ہین ضریر (اندھا) لقب سے مشہور ہین کیونکہ آپ نابینا پیدا ہوئے تھے آنکھین بالکل پچکی ہوئی تھین شگاف بھی نہ تھا۔ بڑے امام عالم عارف کامل ہوئے ہین آپ سے مخلوق کی بہت بڑی جماعت نے نفع حاصل کیا ہے اور بڑے بڑے اہل علم کی ایک جماعت نے آپ سے تحصیل کی ہے جیسے فقیہ علی بن قاسم حکمی۔ آپ کی کرامتون مین یہ ہے کہ آپ جو کچھ سنتے تھے ایک ہی مرتبہ مین اسے حفظ کر لیتے تھے کم ہو یا زیادہ یہانتک بیان کیا گیا ہے کہ فقہ امام ابو حنیفہ کی کتاب ہدایہ[ف] ایک ہی دفعہ سننے سے حفظ کر لی تھی۔

ف۔ جسکی چار جلدین ہین اور ہر جلد تقریباً ڈھائی سو تین سو صفحے کی ہے ۱۲ مترجم

(باقی آئندہ)

Marfat.com

آپکی کرامتون مین سے یہ بھی ہے جو فقیہ کبیر احمد بن موسے بن عجیل سے روایت کی گئی ہے کہ انہون نے
حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خواب مین زیارت کی کہ حضور اکرم انکو فرما رہے ہین اگر تم یہ چاہتے
ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر علم کھولدے تو ضریری کی قبر کی مٹی مین سے کچھ لو اور اسکو نہار منہ نگل جاؤ۔ ان فقیہ نے ایسا ہی
کیا اور اُس کی برکتین ظاہر ہوگئین اور یہ اُنکے شروع شروع کا قصہ ہے۔ اور آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہ
جب مجاہد بادشاہ کے زمانہ مین عرب مین پھوٹ پڑی اور وادی رمع وغیرہ کی آبادیان تباہ ہوگئین فقہاء
بنی زیاد کے پاس بہت سی کتابین تھین نہ اُن کا منتقل کرنا ممکن تھا اور نہ یہ ہو سکتا تھا کہ خود شہر سے نکلجائین
اور کتابین چھوڑ جائین وہ اُن کی وجہ سے بہت فکر مین تھے اتفاق سے شیخ طلحہ بن عیسے ہتار اپنے شروع
شروع زمانہ مین وہان پہونچ گئے اور شام کو وہین رہے۔ ان حضرات کا یہ حال دیکھا تو اُن کو بھی فکر ہوا
خواب مین حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی فرمایا فقہاء بنی زیاد سے کہدو کہ اپنی کتابین ضریری کی
قبر پر منتقل کردین وہاں اُنکو کوئی ضرر نہ پہونچے گا۔ جب بیدار ہوئے تو سبکو اطلاع کردی اُن حضرات نے
جلدی جلدی سب کتابین شیخ کی قبر پر منتقل کردین اور یہ کتابین تقریباً ایک سال وہین دھوپ اور
بارش مین رہین مگر کوئی نقصان نہیں ہوا اور نہ عرب وغیرہ مین سے کوئی ان مین سے کچھ لے سکا
اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ مجھے بعض ثقہ علماء نے حضرت شیخ امام غزالی کے
واسطہ سے اُنکے والد شیخ طلحے سے روایت کر کے یہ قصہ سنایا ہے۔ اور مین نے فقہاء بنی زیاد مین
سے فقیہ صالح عتیق بن زیاد سے پوچھا اُنہون نے کہا کہ ہمارے یہان یہ بات مشہور ہے اور ایک سے
دوسرے تک نقل ہوتی آئی ہے حضرت فقیہ ضریری نے سنہ ۶۰ھ مین انتقال کیا ہے اور ان کا مزار انکے
موضع مین مشہور ہے۔ لوگ اس کی زیارت اور برکت حاصل کرنیکے لئے آتے ہین اور ان کا نسب
قبیلہ بکر بن وائل بن ربیعہ مین ہے

ابو مدین شعیب اور انکا نام محمد بن احمد بن عمران العباشی الیمانی ہے۔ ان کا لقب
شعیب اسقدر مشہور ہوگیا کہ اسی سے پہچانے جاتے ہین۔ بڑے فقیہ عالم بہت اعتکاف کرنیوالے
اور گوشہ نشین تھے۔ ان کی کرامتین بہت ہین ایک یہ بھی ہے کہ جب ان کی وفات ہوئی اور مقبرہ
لیگئے تو کوئی موذن کسی وقت کی نماز کے لئے اذان دے رہا تھا تو ان فقیہ کا اُٹھانے والون پر
حد سے زیادہ وزن ہوگیا۔ یہانتک کہ وہ جنازہ لیکر کھڑے رہنے سے عاجز ہوگئے اور نیچے رکھدیا

Marfat.com

جب مؤذن اذان سے فارغ ہوگیا لوگون نے چارپائی کو حرکت دی تو ویسی ہی ہلکی تھی جیسی پہلے
تھی۔ اُٹھالیا اور قبر تک لیگئے۔ سب لوگون کو اس سے تعجب تھا متوسلین مین سے ایک صاحب نے
کہا کہ فقیہ مرحوم جب مؤذن کو اذان دیتے سنا کرتے تھے کھڑے ہوجاتے تھے اور جب تک وہ فارغ ہو
اذان کا جواب دیا کرتے تھے۔ شرجی رح کہتے ہین کہ یہ ۶۰۵ھ مین تو موجود تھے وفات کی تاریخ کی مجھے
تحقیق نہین ہوئی

محمد بن ابی بکر الحکمی - یمنی ہیں موضع عواجہ کے ہین۔ بڑے شیخ اور یمن کے بڑے بڑے
صوفیہ کے مشہور مشائخ مین سے ہین۔ اُمّی تھے نہ پڑھ سکتے تھے نہ لکھ سکتے تھے۔ ایک دن فقیہ
محمد البجلی درس سے غائب تھے یہ اُن کی جگہ بیٹھ گئے اور درس دیدیا۔ ان کی کرامتوں مین یہ
بھی ہے کہ یہ ایک ایسے مقام پر پھونچے جہان بہت سے درخت تھے اُنہون نے ایک درخت سے
فرمایا کہ ٹیڑھا ہوجا تو وہان کے سب درخت ٹیڑھے ہوگئے اور آپ اُن سے لوگون کیواسطے کھیتی کے
آلات بنانے لگے۔ ان کی کرامتون مین یہ بھی ہے جو امام یافعی رح کی روایت ہے کہ ایک شخص ان کی خدمت
مین رہنے کیواسطے آیا تھا مگر ان کی وفات ہوچکی تھی آپ قبر سے نکلے اور اُسے بیعت کرلیا

صہ ۱۱۷/۲۸ کل ۳۳ سطر ——— صہ ۱۱۷/۳

امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مجھکو بعض اولیاء نے بتایا ہے کہ وہ ان کی قبر پر گئے تو یہ قبر سے
کمر باندھے ہوئے نکلے۔ کمر باندھنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ ہم ابتک طلب مین ہین جو یہ گمان کرتا ہے
کہ اُسے وصول ہوگیا وہ جھوٹا ہے کیونکہ وصول تو محدود کی طرف ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالی حدون
سے پاک ہے اس سب کو مناوی رح نے بیان کیا ہے۔

شرجی رح کہتے ہین کہ آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہ دو بھائی بلاد حرض سے موضع عواجہ پھونچے
جب عواجہ کے قریب آگئے تو انکے متعلق بہت سے غیر معمولی حالات اور بہت سی کرامتین سنین مگر
سچ نہ سمجھا اور یہ دونون عواجہ مین اُسوقت تک رہے کہ یہ خبر ملی کہ ان کے باپ بیمار ہین اُنہون نے
اپنے شہر جانے کا ارادہ کردیا اُسوقت شیخ کے پاس آئے کہ آپ کا حقیقی حال معلوم کرلین جب
ان کی خدمت مین پھونچے اپنے والد کے مرض کی اطلاع دی اور یہ کہ دونون اسوجہ سے اپنے شہر کا
ارادہ کررہے ہین۔ شیخ نے فرمایا تم دونون وہان پھونچوگے تو وہ صحتیاب ہوچکے ہونگے

Marfat.com

اور تمہارا اس شہر مین داخل ہونا رات کے اخیر مین ہوگا۔ تم اپنے والد کو صبح کی وضو کرتے ہوئے پاؤ گے کہ ایک پاؤن دہو چکے ہونگے۔ دوسرا ابھی نہین دہویا ہوگا وہ دونون شیخ سے رخصت ہوئے اور چلدئے تو ان کا اپنے باپکے پاس داخل ہونا اُسیوقت ہوا جو وقت شیخ نے مقرر فرمایا تھا اور اُسی حالت پر ہوا جس پر شیخ نے کہا تھا۔ اُنہون نے جو کچھ شیخ سے سنا تھا لوگون سے کہدیا۔ اُن شہرون مین بھی انکی شہرت ہوگئی اور مسلسل کرامتین اور برکتین ظاہر ہونے لگین۔

ان کی کرامتون مین وہ قصہ بھی ہے جسکو فقیہ حسین اہدل نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہے کہ جب شیخ علی الاہدل کا انتقال ہوا تو شیخ ابوالغیث بن جمیل ان کی تعزیت کیلئے آئے اور یہ سب لوگ اپنے شیخ علی الاہدل مذکور کے گاؤن مین ہی مقیم تھے۔ شیخ علی نے کہدیا تھا کہ وہ ایسا کرینگے اور وصیت کی تھی کہ وہ اس مقام پر ٹہرین نہین اسلئے جب تیسرا دن ہوا شیخ محمد الحکمی نے شیخ ابوالغیث سے عرض کیا کہ آج رات آپ اور آپکے درویشون مین سے کوئی یہان نہ ٹھہرے کیونکہ آپ لوگون مین سے جو رات کو یہان رہے گا وہ مرجائیگا۔ شیخ ابوالغیث اور اُن کے اور ساتھیون نے تو جانیکا ارادہ کردیا لیکن ایک شخص شیخ محمد حکمی کی بات کو بعید سمجھکر رہ گیا اور شام کو وہین رہا تو صبح کو مرا ہوا پایا گیا۔ شیخ محمد نے کہا کہ اسیطرح شیخ ابوالغیث کئے جائینگے کہ جبتک مین زندہ ہون اُنکے واسطے تہامہ مین سکونت نہین ہے تو شیخ ابوالغیث تہامہ مین ٹہر نہین سکتے تھے۔ یہانتک شیخ محمد الحکمی کا انتقال ہوگیا پھر سولہ سال پہاڑون مین رہے ہین اور روایت کیا جاتا ہے کہ شیخ ابوالغیث جب کبھی اُترنے کا ارادہ کرتے شیخ محمد حکمی اُنکے حالات پر کچھ تصرف کردیتے تھے جب شیخ حکمی صاحب کا انتقال ہوگیا تو یہ اپنے پیرون مین سے کوئی چیز بیڑیون کی طرح کھول رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اُسکے اثر سے ہے جو شیخ محمد حکمی رحمہ اللہ تعالیٰ ہمپر تصرف کیا کرتے تھے۔ آپ کا انتقال ۶۱۷ھ مین ہوا ہے

محمد بن حسین البجلی رح امام یافعی رح کہتے ہین کہ مجھکو بعض صالح بھائیون نے بتایا ہے کہ ایک شخص محمد بن حسین موصوف رح کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ میرا ایک بیل چوری چلا گیا۔ فرمایا کیا تم اپنا بیل چاہتے ہو۔ عرض کیا جی ہان فرمایا فلان جگہ چلے جاؤ وہان تم ایک شیخ کو کھیتی کرتے ہوئے دیکھو گے انکو بغیر بیل لئے مت چھوڑنا اور اس سے ان کی مراد خود انکے شیخ مشہور شیخ یمن کے مشائخ مین سے بہت بڑے شیخ محمد بن ابی کبر حکمی تھے۔ یہ اُن کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میرا بیل لوٹا دیجئے

Marfat.com

اور بہت ہی زیادہ انکے پیچھے پڑا سمجھتا یہ رہا کہ چور یہی ہین کیونکہ وہ شیخ کو پہچانتا نہ تھا تو شیخ نے پوچھا تم سے
یہ کسنے کہدیا ہے اُسنے کہا محمد بن حسین رحمہ نے۔ پھر اُسنے کہا مجھے میرا بیل دیکر چھٹکارا دیجئے اور ایسی باتون
سے معاف کیجئے۔ شیخ نے کہا کہ مجھے بتاؤ تمہارا بیل کیسا کیسا تھا اُسنے کہا خود تو میرا بیل چراتے ہو اور
کہتے یہ ہو کہ اُس کی حیثیات سے بھی واقف نہین شیخ نے تبسم فرمایا اور فرمایا فلان جگہ جاؤ تم اپنے بیل کو
ایک درخت سے بندھا ہوا پاؤ گے اُسے کہول لو اور لیلو وہ اُس جگہ گیا اور جیسے کہ شیخ نے بتایا تھا
بیل کو پا لیا۔ بیل لیلیا اور خوش خوش لوٹ گیا پھر چور آیا کہ بیل لیلے تو اُسے وہان نہ پایا اور محروم و
غمگین بلکہ گناہ کیساتھ لوٹا۔ اور شیخ رحمہ کو ثواب ملا اور یہ حقیقت مین شیخ حکمی کی کرامت ہے اگر مین
اسے اُنکے بیان مین لکھتا تو زیادہ مناسب تھا مگر مین نے یہان ایک مناسبت کی وجہ سے لکھدیا ہے
جسے تم دیکھ رہے ہو ص ۱۱۸/۲۴ کل ۲۸ سطر ——— ص ۱۱۸/۲۴

شیرجی رحمہ کہتے ہین کہ یہ بزرگ اول اول فقیہ ابراہیم بن زکریا کے پاس پڑھتے تھے اتفاق یہ ہوا کہ بیمار
ہو گئے انکے ساتھیون نے جو پڑھنے مین ساتھ تھے انتظار کیا جب یہ تندرست ہو گئے تو یہ اور ان کی
بھائی فقیہ علی جوان کا پڑھنا سنا کرتے تھے انکے ساتھ ہو لیئے تھے شیخ کے شہر کی طرف چلے ۱۰۸
جب دن گرم ہو گیا تو دونون ایک درخت کے سایہ مین آگئے اور یہ فقیہ محمد سو گئے ایک پرندہ
آیا اور اسنے اپنی چونچ انکے منہ مین ڈالی اور ان کے منہ مین کوئی ایسی چیز ڈالنے لگا جسمین بہت
عمدہ خوشبو تھی انکے بھائی دیکھتے رہے جب فقیہ محمد جاگ اُٹھے اپنے بھائی سے کہا کہ لوٹ چلو
اور اپنے شہر کو لوٹ گئے پھر لوٹنے کے بعد اتفاق سے فقیہ محمد بیمار ہو گئے تو ان کے پاس
انکے شیخ فقیہ ابراہیم مع جماعت طلبہ کے ملاقات کو پہونچے ....
.... اور فقیہ ابراہیم نے ان پر متعدد مسائل پیش کئے اُنہون نے سب کا شافی جواب دیدیا
تو شیخ نے کہا کہ اے فقیہ محمد یہ علم جو تم دیئے گئے ہو پڑھنے سے آنے والا نہین پھر اللہ تعالے
نے ان پر دقائق علوم کی معرفت کہول دی اور ان کی وفات سنہ ۶۲۱ھ مین واقع ہوئی ہے ان کی قبر
موضع عواجہ مین ان کے پیر شیخ محمد حکمی کی برابر ہے ص ۱۱۸/۳۲ کل ۸ سطر ——— ص ۱۱۸/۳۲

محمد بن علی بن محمد الحاتمی رحمہ یہ شیخ اکبر سلطان العارفین سیدی محی الدین بن العربی ہین اور
ہمارے سادات صوفیہ مین سے بہت سے علماء وعارفین کے امامون نے ان کی بہت بہت تعریفین

کی ہین۔ اور اُن کے علاوہ مذاہب اربعہ کے بڑے بڑے علماء عاملین نے بھی ان کی تعریفین کی
ہین صفحہ ۱۱/۳۵ کل ۲ سطر ________ صفحہ ۱۲/۲۲
امام شعرانی رح کہتے ہین کہ مجھسے میرے بھائی شیخ صالح حاج احمد حلبی نے بیان کیا ہے کہ اُن کا
گھر شیخ محی الدین رح کے مزار کے قریب تھا متکبرین مین سے ایک شخص عشاء کے بعد آگ لیکر آیا
وہ شیخ کے تابوت کو جلانے کا ارادہ کرتا تھا تو وہ مزار مبارک سے نو ہاتھ اس طرف زمین مین
دھنس گیا اور غائب ہوگیا۔ مین یہ ماجرا دیکھ رہا تھا اُسکے گھر والون نے اُس رات اُسکو نہین پایا
تو مین نے انکو قصہ کی خبر کی وہ آئے اور کھودا تو اُس کا سر ملا مگر جتنا کھودتے تھے اسیقدر نیچے
ہوتا اور زمین مین دھنستا چلا جاتا تھا یہانتک کہ لوگ عاجز ہوگئے اور اسپر مٹی ڈھکیل دی
صفحہ ۱۲/۲۶ کل ۵ سطر ________ صفحہ ۱۲/۳۳ - آپکے مناقب اسقدر زیادہ ہین کہ ان کا احاطہ نہین
ہوسکتا۔ اور اسقدر کرامتین ہین کہ حصر مین نہیں آسکتین۔ آپ کی وفات دمشق الشام مین ہوئی ہے
اور موضع صالحیہ میں (جو دمشق سے باہر ہے) قاسیون پہاڑ کے دامن مین دفن کئے گئے ہین آپکی
قبر مبارک مشہور ہے اُسپر زیارت کے لئے آمد و رفت رہتی ہے اور اُسپر برکت ظاہر ہوتی رہتی ہے
اور اُسکے قریب آپ کا ایک تکیہ اور ایک جامع مسجد ہے جو شاہ سلیم کی بنائی ہوئی ہے اور مزار
مبارک کو بھی شاہ سلیم نے ہی ظاہر کیا ہے پہلے ظاہر نہ تھا اور خود شیخ سے یہ صحیح منقول ہے کہ
آپنے اپنی کسی علم جفر کی کتاب مین اور میرا خیال یہ ہے کہ شجرہ نعمانیہ مین لکھا ہے۔ عبارت یہ ہے
کہ جب سین شین مین داخل ہوگا محی الدین کی قبر ظاہر ہوجائیگی اور سلطان سلیم کا شام مین داخل
ہونا ۹۲۳ھ مین ہوا ہے صفحہ ۱۲/۱ کل ۵ سطر ________ صفحہ ۱۲۵/۱
اور آپ کی وفات ۶۳۸ھ مین ہوئی ہے رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۲۵/۲ کل ۱ سطر ________ صفحہ ۱۲۵/۳۴
محمد الازہری العجمی رح۔ شیخ صفی الدین بن ابی منصور نے بیان کیا ہے کہ شیخ کبیر ابو الحسن
ابن الدقاق کہتے ہین کہ ہم ایک دن دمشق مین اپنے شیخ ابو عبد اللہ محمد مذکور الصدر کی صحبت
مین تھے اور شیخ کے متوسلین مین وہ لوگ بھی تھے جو حجاز کے تھے اور وہ بھی تھے جو عراق کے تھے

ع ۹ سیدی و سندی حضرت اقدس مولانا محمد اشرف علی صاحب ضاعف اللہ تعالیٰ فیوضہم نے بھی اُردو مین
التنبیہ الطربی فی تنزیہ ابن العربی تالیف فرمائی ہے جسمین ان اشکالات کا جواب ہے جو شیخ پر کئے جاتے ہین ۱۲ مترجم

Marfat.com

لوگون نے تازہ کھجورون کا ذکر کیا۔ حجازیون نے کہا کہ ہمارے یہان کی تازہ کھجور اچھی ہوتی ہے اور عراقیون نے کہا کہ ہمارے یہان کی اچھی ہوتی ہے۔ شیخ کا ایک خادم تھا جس کا نام یوسف تھا شیخ نے اسکی طرف دیکھا تو خادم دروازہ سے نکلا کچھ دیر غائب رہکر داخل ہوا تو اسکے ہاتھ مین ایک طباق تھا جس مین تازہ تازہ کھجورین تھین جیسے کہ درخت سے توڑ کے لایا ہو۔ طباق شیخ کے سامنے رکھدیا شیخ نے فرمایا اے حجازیو یہ تو ہماری بلاد کی تازہ کھجورین ہین تم اپنے بلاد کی حاضر کرو اور انکی بڑی بڑی کرامتین ہین اسکو امام یافعی نے بیان کیا ہے۔

نور الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الایجی رح سخاوی رح کہتے ہین کہ ہمکو سید نور الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ سے جو سید عفیف الدین الشریف حسین ایجی کے والد ہین بعض دفعہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے باب مین یہ پہونچا ہے کہ انہون نے قبر شریف کے اندر سے اپنے سلام کا یہ جواب سنا ہے السلام علیک یا ولدی۔

از سعادۃ الدارین صفحہ ۱۲۶ کل ۹ سطر

۱۱۰ **محمد بن علی بن محمد** رح **شہر رباط والے**۔ جو استاد اعظم کے لقب سے مشہور تھے فقیہ اور سب سے آگے بڑھے ہوئے ابو علی کنیت جمال المسلمین والاسلام خطاب ممتاز علمائے اسلام کے ہار کے ایک گوہر مشائخ شریعت کے شیخ، طریقت وحقیقت کے امامون کے امام علوم اور تصوف مین ماہر ہوئے ہین۔ اور جیسے کہ شیخ عبدالرحمن سقاف کا بیان ہے ایکسو بیس دن قطبیت کے مقام مین رہے ہین آپ کی کرامتون مین سے یہ ہے کہ آپکے خادم نے افریقہ مین ایک طویل سفر کیا اسکے گھروالون کو اطلاع ملی کہ وہ مرگیا وہ بہت شکستہ دل ہوئے اور استاد رح کے پاس آئے آپنے کچھ دیر سر جھکایا اور فرمایا وہ افریقہ مین ہے مرا نہین۔ عرض کیا گیا کہ اسکے مرنے کی اطلاع آئی ہے۔ فرمایا۔ مین نے جنت مین دیکھا تو اسے وہان نہین پایا اور میرا درویش دوزخ مین داخل نہین ہوگا۔ پھر اسکے زندہ ہونیکی خبر آگئی اور ایک عرصہ بعد وہ خود بھی آگیا۔

آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہ آپ اپنے بچپن مین ایک جماعت کے ساتھ تھے اور ان سبنے جس سے جماعت چھوٹ جائے اسپر کچھ جرمانہ مقرر کیا تھا۔ استاد رح دوپہر کو سوگئے اور جب تکبیر ہوئی اُس وقت بیدار ہوئے آپنے ڈول کو اشارہ کیا تو وہ پانی سے بھرا ہوا کنوئین سے باہر آیا آپنے وضو کیا

اور جماعت کو پالیا۔

آپ کی کرامتوں مین سے یہ بھی ہے کہ آپنے اپنے متوسلین سے کہا کہ شاید تم مین سے کسی نے خواب دیکھا ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ مین نے دیکھا ہے کہ قیامت قائم ہے سب اولیاء حاضر ہین ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ شیخ محمد بن علی کھجورون مین مشغول ہو گئے اُستاد رح نے فرمایا کہ کھجورین جل جائینگی بس کھجورین سب کی سب جل گئین تو اُس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم مین نے خواب نہین دیکھا مین نے تو یہ اسلئے کہا کہ اُستاد رح کھجورین مجھے دیدینگے فرمایا ہمکو اُس کی حاجت[ف] نہین جو ہم مین اور ہماری رب مین حائل ہو۔ آپ کی کرامتوں مین سے یہ بھی ہے کہ آپ عجیب و غریب باتون کی خبر دیدیا کرتے تھے اور پھر وہ ویسے ہی ہوتی تھین جیسے آپ فرمادیتے تھے۔ انہی مین سے یہ بھی ہے کہ آپنے بغداد کے غرق ہونیکی اطلاع دی تو دجلہ اسقدر ہولناک بڑہا کہ شہر پناہ کے اندر پانی آگیا اور وزیر کا محل خلیفہ کا خزانہ اور تین سو تیس ۳۳۰ مکان گر گئے اور اس گرنے مین بہت مخلوق مر گئی اور بہت سے لوگ غرق ہو گئے یہ واقعہ جمادی الاخری سنہ ۶۵۴ھ مین واقع ہوا ہے اور آپنے مسجد نبوی علے صاحبہ افضل الصلوۃ والسلام مین آگ لگنے کی اطلاع دی تو اسی سال کے رمضان کے شروع مین آگ لگ گئی تھی اور آپنے اسی واقعہ تاتاریہ کی مصیبت کی خبر بھی دیدی تھی جسکی جیسا چرخ گردان کے نیچے واقع ہی نہین ہوا جو ہر طرح کی قباحت و شناعت پر مشتمل تھا اور خلیفہ بھی صفر سنہ ۶۵۶ھ مین قتل کردیا گیا۔ یہ تینون واقعے آپ کی وفات کے بعد واقع ہوئے ہین۔ اور آپنے ایک سیلاب عظیم کی خبر دی تھی کہ حضرموت میں آئیگا تو بہت سی گھاٹیاں لبریز ہو گئین بہت سے شہر تباہ ہو گئے اور چار سو سے زائد انسان ہلاک ہو گئے تھے شیخ رح نے شہر تریم مین سنہ ۶۵۳ھ مین وفات پائی ہے۔ ان کی قبر مشہور ہے اُسکی زیارت کیجاتی ہے اور عمر مبارک اُناسی ۷۹ سال ہوئی ہے۔ یہ المشرع الروی میں بیان ہے۔

محمد بن عمر ابو بکر بن قوام ۔ بڑے عارفین اور ممتاز اولیاء مقربین مین سے ہین شیخ شمس الدین خابوری سے روایت ہے اور یہ بھی شیخ محمد کے متوسلین مین سے تھے کہتے ہین کہ مین شیخ کی زیارت کے

[ف] یہان اضاعت مال کا شبہ نہ کیا جاوے کیونکہ غافل کرنیوالی شے مین اس نحوست سے شر اور شیطان کا اثر ہو جاتا ہے یعنی جیسے ظاہری زہر ملجاتا ہے ایسی ہی معنوی زہر ملجاتا ہے اور زہریلی چیز کو فنا ہی کر دینا چاہئے تاکہ کسیکو ضرر نہ پہونچے دوسرے ممکن ہے غلبہ حال مین ایسا ہوا اور یہ وقت معذوری کا ہے جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے یہان ہوا تھا ۱۲ مترجم۔

Marfat.com

لئے چلا تو میرے دل میں یہ آیا کہ شیخ سے روح کے متعلق پوچھونگا جب سامنے حاضر ہوا تو اُس ہیبت کی وجہ سے جو میرے دل میں بیٹھی تھی روح کا سوال کرنا بھول گیا جب میں رخصت ہوا اور سفر کے واسطے نکلا شیخ نے میرے پیچھے ایک درویش کو بھیجا اُسنے کہا کہ شیخ سے بات کرتے جاؤ میں واپس آگیا حاضر ہوا تو شیخ نے آواز دی احمد۔ میں نے عرض کیا جی حضرت۔ فرمایا کیا تم قرآن شریف نہیں پڑھتے عرض کیا حضرت ضرور پڑھتا ہوں۔ فرمایا بیٹا یہ پڑھو ویسئلونک عن الروح۔ قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا۔ (اور لوگ آپ سے روح کے باب میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے روح تو میرے پروردگار کا ایک حکم ہے اور تمکو بہت کم علم دیا گیا ہے)

بیٹا جس چیز میں حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گفتگو نہیں کی ہے ہمکو اُس میں گفتگو کرنا کیسے جائز ہی شیخ ابراہیم بطائحی رح سے روایت ہے کہ شیخ رح حلب پر کھڑے ہوتے اور ہم بھی ساتھ ہوتے فرمایا کرتے تھے خدا کی قسم میں ان لوگوں میں سے اہل یمین[ع] اور اہل شمال کو پہچانتا ہوں اور اگر میں اُن کا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں مگر ہم لوگوں کو اس کی اجازت نہیں اور ہم مخلوق میں حق تعالی کے راز کو ظاہر نہیں کر سکتے۔

شیخ صالح عابد محمد بن ناصر شہیدی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں شیخ ممدوح کے پاس تھا آپنے اُس مسجد میں جسمیں نماز پڑھا کرتے تھے عصر کی نماز پڑھی اور آپکے ساتھ بہت مخلوق نے نماز پڑھی حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا حضرت مرد متمکن[ع] کی علامت کیا ہے اور مسجد میں ایک ستون تھا فرمایا مرد متمکن کی علامت یہ ہے کہ اس ستون کی طرف اشارہ کرے تو اُس سے نور کے شعلے نکلنے لگیں لوگوں نے ستون کو دیکھا تو اُس سے نور کے شعلے نکل رہے تھے جیسے کہ شیخ نے فرمایا تھا۔

شیخ ابراہیم بن الشیخ ابوطالب بطائحی سے روایت ہے کہ شیخ موصوف سے سوال کیا گیا اور میں بھی حاضر تھا کہ مقام تمکین والیکی علامت کیا ہے آپکے سامنے ایک طباق تھا جسمیں کچھ پھل اور پھلواریاں تھیں فرمایا یہ ہے کہ اگر اس طباق کی طرف اشارہ کرے تو جو کچھ اس میں ہے سب کا سب وجد کرنے لگے تو طباق میں جو کچھ تھا سب حرکت کرنے لگا اور ہم اُسکو دیکھ رہے تھے ؁؁

ع یمین داھنا اور شمال بایاں یعنی قیامت میں جنکے اعمال نامہ داھنے ہاتھ میں ہونگے اور جنکے بائیں ہاتھ میں ہونگے میں اُنکو پہچانتا ہوں یعنی حقیقی نیک و بد کو ۱۲ مترجم ع مقام تمکین والا ۱۲

(باقی آئندہ)

Marfat.com

شیخ شمس الدین خاپوری حلب کی جامع مسجد کے خطیب سے روایت ہے کہتے ہین ہم کسی سفر مین شیخ رح کیساتھ تھے آپکو ایک جگہ کی دعوت دیگئی جب اُس جگہ سے قریب ہوئے تو آپکا رنگ متغیر ہوگیا اور بہت مرتبہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ مین نے عرض کیا حضرت کیا بات ہوگئی۔ فرمایا کہ جب ہم اس موضع پر آئے تو مردوں کی روحین مجھے سلام کرنے آئیں اُن مین ایک نوجوان شخص بھی تھا اُسنے کہا کہ مین ظلم سے قتل کیا گیا ہون مجھے اس گاؤں کے دو شخصوں نے قتل کیا ہے یہ دونوں بھائی تھے اور مین ان دونون کی بکریان چرایا کرتا تھا اُنہون نے ملک العزیز کے زمانہ مین مجھے قتل کردیا اور اسلئے قتل کیا کہ انہوں نے اپنی ایک لڑکی کیساتھ مجھے تہمت لگائی تھی اور مین اس سے بری تھا شمس الدین موصوف رح کہتے ہین کہ وہ دونون شخص جنہون نے یہ حرکت کی تھی شیخ کی بات سن رہے تھے اور مجھ مین اور ان مین جان پہچان بھی تھی جب مین اُن دونون کیساتھ الگ جمع ہوا تو دونون نے کہا کہ جو کچھ شیخ نے فرمایا خدا کی قسم بالکل صحیح ہے اور ہمنے ہی اُسکو قتل کیا ہے مین نے کہا تمکو کیا ہوا تھا جو ایسا کیا اُنہون نے کہا وہی بات ہوئی تھی جو شیخ نے فرمائی ہے۔ پھر اُنسے کہا گیا کہ یہ حرکت تو کسی اور کی تھی اور وہ بری تھا جیسے کہ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

ص ۱۲۹ کل ایک صفحہ ۶ سطر ص $\frac{129}{13}$

شیخ معضاد بن حامد بن خولہ نے مجھسے بیان کیا ہے کہ ہم لوگ شیخ رح کیساتھ اُس نہر کے کھودنے مین تھے جسکو شیخ رح نے بالس مقام تک نکالدی ہے ایک دن ہمارے ساتھ کام کرنے مین ایک بڑی مخلوق شریک ہوگئی۔ ہم لوگ کام مین ہی تھے کہ سخت کڑک گرج اور بڑے بڑے اولے آگئے شیخ محمد عقیبی نے اور یہ بھی شیخ کے متوسلین مین سے تھے شیخ سے عرض کیا کہ حضرت کڑک گرج آگئی ہے اب یہ جماعت کام سے رُک جائیگی شیخ نے فرمایا تم کام کرو اور دل کو مطمئن رکھو۔ پھر جب وہ کڑک گرج ہمارے قریب کو آئی شیخ رح اُسکے سامنے آئے اور ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ مین برکت دے۔ داہنے بائین کو ہوجا وہ ہم سے پھٹ گئی ہم کام کرتے رہے اور ہمپر دھوپ نکلی رہی مگر شہر مین داخل ہوئے تو پانی مین گھس گھس کر داخل ہوئے۔ شیخ صالح عابد اسمعیل بن الحسن معروف بہ ابن کردی رح سے روایت ہے کہ مین نے ایک سال اپنے والدین کے ساتھ حج کیا جب ہم حجاز کے رقبہ مین پھونچ گئے اور قافلہ رات رہنے سے چل کھڑا ہوا تو میرے والدین تو

Marfat.com

ہودج مین تھے اور مین اسکے نیچے نیچے چل رہا تھا کہ مجھپر کچھ قولنج کا اثر ہو گیا۔ مین راستہ سے ایک طرف ہٹ گیا کہ آرام کر یون پھر قافلہ مین جا ملون گا۔ مین سو گیا اور اس وقت تک خبر نہ ہوئی جبتک دہوپ نہ آگئی اب مین نہ سمجھ سکا کہ کس طرح پہونچون اور اپنے والدین کے باب مین سوچ مین پڑ گیا اور اس فکر مین کہ اُنکے ساتھ میرے سوا نہ کوئی خدمت کو ہے نہ خبر گیری کو پھر اپنے اور انکے حال پر رو پڑا مین رو رہا تھا کہ ایک کہنے والے کو کہتے سنا کیا تم شیخ ابوبکر بن قوام کے متوسلین مین سے نہین ہو مین نے کہا ہان ہون اُسنے کہا اللہ سے دعا کرو تمہاری دعا قبول ہو گی۔ مین نے اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کی تو خدا کی قسم ابھی میری دعا پوری بھی نہین ہوئی تھی کہ وہ غیب کا آدمی میرے سامنے آکھڑا ہوا اور اُسنے کہا کوئی فکر کی بات نہین اپنے ہاتھ کو میرے بازو مین دیا اور کچھ تھوڑا سا میرے ساتھ چلا اور کہا یہ تمہارے والدین کا اونٹ ہے تو مین نے اُنکو سنا کہ وہ مجھپر رو رہے تھے مین نے عرض کیا کہ اب کوئی ڈر کی بات نہین ہے اور اپنا سارا واقعہ بتایا۔

شیخ اسمٰعیل موصوف سے یہ بھی روایت ہے کہتے ہین کہ ہم شیخ رضی اللہ عنہ کے پاس شیخ رافع رضی اللہ عنہ کے مقبرہ مین بیٹھے نہر فرات کی طرف دیکھ رہے تھے کہ فرات کے کنارہ پر ایک شخص نمودار ہوا شیخ نے فرمایا تم اس شخص کو دیکھتے ہو جو فرات کے کنارہ پر ہے ہم سب نے عرض کیا جی ہان فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء مین سے اور میرے متوسلین مین سے ہے بلاد ہند سے میری زیارت کیلئے آرہا ہے اور اُسنے عصر اپنے گھر پڑھی تھی اور پھر میری طرف چلا ہے اسکے واسطے زمین لپیٹ دی گئی اسنے اپنے گھر سے فرات کے کنارہ تک تو ایک قدم رکھا اور فرات سے یہانتک میرے ادب کی وجہ سے ویسے ہی چل رہا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ مین اس جگہ پر ہون وہ نہین آجائیگا شہر مین داخل نہ ہو گا جب وہ شخص شہر کے قریب پہونچا تو اُدھر سے ہٹ لیا اور اسی جگہ کی طرف چلا آیا جہان شیخ تھے آگیا اور سلام کیا اور عرض کیا کہ آپ مجھے بیعت کر لین تاکہ مین آپکے متوسلین مین سے ہو جاؤن۔ فرمایا میرے معبود کی عزت کی قسم تم تو میرے ہی لوگون مین سے ہو اُسنے کہا الحمد للہ مین اسی لئے آیا تھا۔ پھر شیخ سے اپنے شہر لوٹ جانیکی اجازت چاہی شیخ نے پوچھا آپکے گھر کے لوگ کہان ہین اُسنے عرض کیا ہندوستان مین فرمایا تم اُنکے پاس سے کب چلے ہو اُسنے عرض کیا عصر کی نماز پڑھی اور آپ کی زیارت کیلئے چل کھڑا ہوا اسپر شیخ نے

کہا تم آج رات ہمارے مہمان ہو تو وہ بھی رات کو شیخ کے پاس رہے اور ہم لوگ بھی جب صبح ہوئی تو اُسنے کہا اب سفر ہے۔ شیخ اور ان کی صحبت مین ہم لوگ بھی اُسکو رخصت کرنے نکلے جب جنگل پھونچگئے اور وہ شیخ کو رخصت کرنے لگا تو شیخ نے اپنا ہاتھ اسکے دونون شانون کے درمیان رکہا اور دھکا دیدیا وہ ہم لوگون سے غائب ہوگیا کہ ہم اُسکو نہین دیکھسکے شیخ رح نے فرمایا کہ معبود تعالیٰ شانہ کی عزت کی قسم اُسنے میرے دھکا دینے مین اپنا سر ہندوستان مین اپنے گھر کے دروازہ مین رکھ لیا۔

شیخ صالح عابد اسمعیل کردی رح سے یہ بھی روایت ہے کہتے ہین کہ مین نے امیر کبیر معروف بہ اختری رح سے سنا ہے یہ گرفتار ہوگئے تھے میرے والد سے بیان کر رہے تھے کہ مین الملک الکامل کیساتھ اُسوقت تھا جب اُنھون نے بلاد مشرق کا قصد کیا ہم لوگ بالس پھونچے تو بادشاہ نے فخر الدین عثمان کیساتھ ساتھ شیخ کی زیارت کا بھی قصد کیا اور ہم لوگ ملازمین حکومت کی ایک جماعت کی جماعت ساتھ تھے۔ ہم سب شیخ کے پاس تھے کہ لشکر کا ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ حضرت میرا ایک خچر جسپر پانچ ہزار درہم تھے۔ گم ہوگیا ہے اور مجھے جناب کا ہی پتہ بتایا گیا ہے شیخ رح نے فرمایا بیٹھ جاؤ معبود برحق کی قسم اُسکے لینے والے پر زمین تنگ کردی گئی ہے یہانتک کہ سوائے اس مکان کے دروازے کے اُسکیلئے اور کوئی راستہ نہین رہا وہ ابھی ابھی یہان آجائیگا جب وہ آئیگا اور بیٹھ جائیگا تو مین تمکو اشارہ کرون گا تم اُٹھنا اور اپنا خچر اور مال لیلینا ہمنے شیخ کی گفتگو سنی تو آپس مین کہا کہ جبتک وہ شخص نہ آجائے ہم بھی یہین رہین۔ ہم لوگ بیٹھے ہوئے ہی تھے کہ وہ شخص آگیا شیخ نے اشارہ کیا تو یہ اُٹھا اور ہم بھی اُٹھے تو دروازہ پر خچر اور مال موجود پایا اور اُسکے مالک نے لیلیا۔

شیخ امام عالم شمس الدین خابوری رح سے روایت ہے کہتے ہین کہ مین شیخ رح کا تذکرہ مدرسہ سلطانیہ علب کے فقہاء کے سامنے اکثر کیا کرتا تھا ان حضرات نے کہا کہ ہم بھی تمہارے ساتھ شیخ کی زیارت کرنا چاہتے ہین اور اُن سے کچھ فقہ اور تفسیر وغیرہ مین پوچھین گے۔ ہم سب نے بالس پھونچکر شیخ کی زیارت کرنیکا پختہ ارادہ کرلیا۔ ارادہ ہی کرچکے تھے کہ ایک درویش آیا اور کہا کہ تمکو شیخ بلاتے ہین۔ مین نے پوچھا کہان ہین اُسنے جواب دیا کہ شیخ ابوالفتح کے حجرہ مین اور یہ شیخ رضی اللہ عنہ

۱۱۵

Marfat.com

کے متوسلین میں تھے میں اور وہ فقہا کی جماعت شیخ کی زیارت کیلئے چلے جب ہم شیخ کے پاس حاضر ہوئے تو مجھسے شیخ محمد عقیبی نے کہا کہ ان فقہا صاحبان کی کیا بات ہے میں نے کہا کہ یہ سب شیخ کی زیارت اور سلام کیلئے آئے ہیں اُنہون نے کہا اسوقت ایک عجیب بات ہوگئی ہے۔ میں نے کہا کیا کہنے لگے اُن میں سے ہر ایک کا باطن شیخ کے سامنے درندہ کی شکل میں آیا تھا شیخ نے ہر ایک کی لگام دیدیا ہے مجلس بہت دیر کی ہوگئی اور ان میں سے کوئی بھی ٹھیک ٹھیک بات نہ کر سکا تو شیخ نے ان سے کہا تم لوگ کیون نہیں بولتے کیون نہیں پوچھتے مگر ان میں سے کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ بول سکے تو شیخ نے اُن صاحب جو شیخ کے داہنے پر بیٹھے فرمایا کہ تمہارا تو سوال یہ تھا اور اُس کا جواب یہ ہے پھر اور کی طرف خطاب کیا اور پھر اور کی طرف اور ہر ایک کا سوال ذکر کرتے اور جواب دیتے رہے یہانتک کہ آخر والیکا نمبر بھی آگیا پھر سب اُٹھ کھڑے ہوئے اور استغفار کیا۔

شمس الدین خاپوری رح یہ بھی کہتے ہیں کہ مجھسے ہمارے شہر کے ایک تاجر نے بیان کیا کہ میں ایک شخص کے ساتھ سفر میں جو میرے ہمراہ تھا حلب گیا۔ میں نوجوان تھا تو مجھے میرے گھر کے بعض آدمیوں نے پکڑ لیا گھر لیگئے اور شراب حاضر کی۔ میں نے پینے کیواسطے جام لیلیا تو اچانک شیخ میرے سامنے ہیں۔ میرے سینے میں ہاتھ مارا اور فرمایا کھڑا ہو اور نکل جا۔ میں ایک اونچے مکان میں تھا وہان سے سر کے بل گر پڑا اور منہ اور سر سے خون بہنے لگا۔ میں اپنے چچا کے یہان گیا تو مجھ میں سے خون ٹپک رہا تھا اُنہون نے پوچھا یہ کسنے کیا ہے۔ میں نے کل ماجرا عرض کیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُسنے اپنے اولیاء کی عنایت اور حمایت تمپر متوجہ کردی ہے۔

شیخ صالح عابد شیخ اسمعیل بن سالم معروف بہ الکردی رح سے روایت ہے کہ میرے پاس کچھ بکریان تھیں اور ایک چرواہا۔ وہ حسب معمول ایک روز بکریون کو باہر لیگیا تو جو وقت لوٹنے کا تھا اُس وقت نہ لوٹا میں اُس کی تلاش میں نکلا تو کوئی خبر نہ ملی سیدھا حضرت شیخ کے پاس حاضر ہوا آپ اپنے گھر کے دروازہ پر کھڑے تھے مجھے دیکھا تو فرمایا کیا بکریان چلی گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا جی حضرت فرمایا اُنکو بارہ آدمیون نے پکڑ لیا ہے اور اُنہون نے چرواہے کو فلان گھاٹی میں باندھ رکھا ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اُن پر نیند طاری فرمادیں تو اللہ تعالیٰ نے ایسا فرمادیا ہے تم فلان جگہ جاؤ اُنکو سوتا ہوا اور سوائے ایک کے جو کھڑی ہوئی بچہ کو دودھ پلا رہی اور سب بکریون کو بیٹھا ہوا

Marfat.com

پاؤ گے۔ کہتے ہیں کہ میں وہاں کہ جہاں کیلئے شیخ نے فرمایا تھا گیا تو واقعہ ایسا ہی دیکھا۔ ایک بکری کھڑی ہوئی اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی میں بکریوں کو ہانک لایا اور شہر آ گیا۔ شیخ ابراہیم البطائحی رح سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں شیخ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور اُسنے عرض کیا حضرت رات میرا اونٹ کہیں چلا گیا اور اسپر سامان تھا شیخ رح نے۔ کوئی جواب نہ دیا تو میں نے عرض کیا حضرت والا یہ شخص اپنے اونٹ کے جاتے رہنے سے پریشان ہے۔ فرمایا ابراہیم جب اس شخص نے کہا کہ میرا اونٹ تو میں نے اسکے ہاتھ میں اُس کی نکیل دیکھی تھی پھر غیب سے ایک تلوار ظاہر ہوئی جسنے اسکے ہاتھ سے اُسکی نکیل چھڑا دی اور اس میں اس کا رزق باقی نہیں رہا اب مجھے شرم آتی ہے کہ لوٹا نیکی درخواست کی ساتھ پیش آؤں۔

ان کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایک جنازہ حاضر ہوا اور اس میں شہر کے بڑے بڑے لوگوں کی ایک جماعت تھی۔ جب میت کو دفن کرنیکے واسطے بیٹھے تو قاضی اور حاکم شہر اور خطیب ایک جانب بیٹھ گئے اور شیخ اور سب درویش دوسری جانب قاضی اور حاکم شہر اولیاء اللہ کی کرامتوں کے باب میں اور یہ کہ اُن کی کوئی حقیقت نہیں ہے گفتگو کرنے لگے مگر خطیب ایک مرد صالح تھا جب یہ لوگ اُٹھے کہ میت کے گھر والوں کی تعزیت کر آئیں۔ شیخ کے سلام کیلئے بھی حاضر ہوئے شیخ نے فرمایا اے خطیب میں تمہارے اسلام کا جواب نہیں دیتا۔ عرض کیا حضرت کیوں۔ فرمایا اسلئے کہ تمنے اولیاء اللہ کی غیبت کو رد نہیں کیا اور ان کی کوئی مدد نہیں کی۔ پھر شیخ قاضی اور حاکم شہر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم دونوں اولیاء اللہ کی کرامتوں کا انکار کرتے ہو تو بتاؤ تمہارے پیروں کے نیچے کیا ہے عرض کیا معلوم نہیں۔ فرمایا تمہارے پیروں کے نیچے ایک گڑھا ہے جسمیں پانچ سیڑھیوں سے اُترا جاتا ہے اُس میں ایک شخص اور اُسکی بیوی مدفون ہیں اور وہ مجھ سے گفتگو کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ میں ان دونوں شہروں کا ایک ہزار سال سے بادشاہ ہوں ایک تخت پر وہ ہے اور ایک تخت پر اُسکی بیوی ہے ہم سب اسی جگہ ٹھہرینگے جبتک کہ انکو کھول نہ لیں۔ پھر آپ نے پھاوڑے منگائے جماعت سب کی سب حاضر تھی تو اُنکو ایسا ہی پایا جیساکہ شیخ رح نے فرمایا تھا اور وہ گڑھا ابتک کھلا ہوا ہے اور حلب کے کنارہ پر نظر آتا ہے۔

شیخ صالح عابد متقی علی بن سعید معروف بہ الزریزیر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے شیخ رح

Marfat.com

سے جوانی میں بیعت کی تھی۔ مجھے بیت المقدس کی زیارۃ کا خیال ہوا۔ میں نے
شیخ رح سے اس کی اجازت طلب کی فرمایا بیٹا تم نوجوان ہو۔ مجھے تمہارا ڈر ہے
مین نے اصرار کیا تو مجھے اجازت دیدی اور فرمایا کہ مین اپنا باطن لوہے کے پنجرے کیطرح
تمہارے اوپر کئے دیتا ہون اور مجھسے فرمایا کہ جب تو دمشق کے دروازہ پر محل کے قریب
آئے تو گاؤن مین جانا اور وہان شیخ علی بن حمل کو پوچھنا اور ان کی زیارت کرنا۔ وہ
اولیاء اللہ مین سے ہین کہتے ہین جب مین اُس گاؤن مین پھونچا۔ مین نے اُن بزرگ کو پوچھا
لوگون نے بتادیا جب مین نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اُنکے گھر والون مین سے کوئی نکلا اور میرا
نام لیکر کہا علی اندر آجاؤ کیونکہ شیخ نے تمہارے لئے تاکید کی تھی اور فرمایا تھا کہ تمہارے پاس
ایک درویش آئیگا جس کا نام علی ہے اور وہ شیخ ابو بکر بن قوام کے متوسلین
مین سے ہے تم اُسکو اندر آنے کی اجازت دیدینا۔ یہانتک کہ مین آجاؤن مین اندر
آگیا اور بیٹھا رہا یہانتک کہ شیخ آگئے۔ مین اُٹھ کھڑا ہوا۔ سلام عرض کیا۔ آپ نے مرحبا فرمایا
اور فرمایا رات ہی میرے پاس شیخ آئے تھے اور تمہارے متعلق تاکید کر گئے تھے اب
تمکو کوئی اندیشہ نہین کیونکہ شیخ کا باطن لوہے کے پنجرے کی طرح تمہارے اوپر ہے مین کچھ
دیر ان کے پاس رہا پھر بیت المقدس چلا جب وہان پھونچ گیا تو ایک شخص کو شہر کے
باہر کھڑا دیکھا حالانکہ گرمی بہت تیز تھی۔ مین نے سلام کیا اُس نے جواب دیا اور کہا بیٹا
تمنے تو آنے مین بہت دیر کر دی۔ مین صبح سے اسی جگہ تمہارا انتظار کر رہا ہون مجھے اُس
سے ڈر لگا اور اندیشہ ہوا کہ یہی وہ اندیشہ والے ہونگے۔ اُنہون نے فرمایا اے علی ڈرو
مت شیخ میرے پاس آئے تھے اور تمہارے متعلق مجھے تاکید فرما گئے ہین مین اُنکے
ساتھ اُنکے گھر گیا تو اُنہون نے میرے سامنے کھانا رکھا اور فرمایا کھاؤ مین نے کھا لیا جب نماز کا وقت آیا
تو فرمایا اٹھو تاکہ حرم شریف مین نماز پڑہین ہم دونون اُٹھے اور حرم شریف جا پھونچے
اور پانچون نمازین پڑہین اور گھر لوٹ آئے پھر جب رات ہوگئی وہ اُٹھے اور صبح تک نماز پڑھتے
رہے۔ مجھے جاگتا ہوا محسوس کرتے تو بیٹھ جاتے جب مین سو جاتا کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے
مین اُن کے پاس کئی روز رہا پھر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت کیلئے چلا وہ بھی

Marfat.com

میرے ساتھ شہر سے باہر تک آئے اور مجھے رخصت کر دیا۔ پھر جب مین حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے قریب پہونچا تو چار ڈاکو نکل آئے جب وہ مجھسے قریب ہوئے تو یکایک ششدر رہگئے اور میرے پیچھے دیکھنے لگے۔ مین نے بھی دیکھا کہ ایک شخص سفید لباس منہ پر نقاب ڈالے کھڑا ہے اُسنے مجھسے کہا تم اپنے راستہ پر چلتے رہو۔ مین چلتا رہا اور وہ میری ساتھ رہا حتی کہ مین حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے بالکل قریب پہونچ گیا۔ شہر کو دیکھ لیا اور حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو کھڑا ہوا دعا کرتے دیکھا۔ مین شہر مین داخل ہو گیا اور حضرت کی زیارت کی پھر جب بالس لوٹ کر آیا سب سے پہلے شیخ کے سلام کیلئے حاضر ہوا مین نے سلام کیا تو شیخ رح نے وہ تمام باتین مجھے بتائین جو مجھے سفر مین پیش آئی تھین اور فرمایا اگر وہ نقاب پوش نہ ہوتا تو ڈاکو تیرے کپڑے چھین لیتے تب مجھے معلوم ہوا کہ وہ شیخ ہی تھے رضی اللہ عنہ۔

شیخ ابراہیم بطائحی رح سے روایت ہے کہتے ہین مین نے شیخ ابو بکر بن قوام رح کی زیارت کا قصد کیا تو چند جماعتون کا راستہ مین ساتھ ہو گیا اُن لوگون نے شراب اور اُس کی مجلس و آلات کی باتین کین جب مین شیخ رح کی خدمت مین حاضر ہوا تو فرمایا یہ کیا حالت ہے۔ مین نے عرض کیا حضرت کیا؟ فرمایا تمہارے سامنے شراب اور آلات شراب تھے۔ مین نے عرض کیا حضرت مین ایسی جماعتون کیساتھ ہو گیا تھا جو شراب کی باتین کرتے تھے۔ مجھپر اسی نے یہ اثر کر دیا ہے۔ فرمایا تم نے سچ کہا ہے۔ نیک لوگون کے ساتھ رہا کرو اور بدون سے پرہیز رکھا کرو۔

آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہ آپ مع اپنے متوسلین کے دمشق مین تشریف رکھتے تھے یکایک تواضعًا للہ آپ کی گردن جھک گئی۔ لوگون نے دریافت کیا تو فرمایا اسوقت شیخ عبد القادر جیلانی نے بغداد کی مجلس وعظ مین فرمایا ہے کہ میرا یہ قدم اللہ تعالی کے ہر ولی کی گردن پر ہے تو مشرق سے مغرب تک اللہ کے ہر ولی کی گردن جھک گئی۔ لوگون نے اس تاریخ کو یاد کر لیا تو کچھ روز کے بعد بہت کثرت سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی یہ خبرین آئین کہ آپنے اس تاریخ مین یہ فرمایا تھا۔ اسکو تحفۃ الانام مین بیان کیا ہے ۱

119
Marfat.com

مناوی رح کہتے ہین کہ ابوبکر بن قوام امام نجم الدین صالحی بالسی جنکا نام محمد بن عمر ہے تمام مین شیخ المشائخ تھے۔ ان کی کرامتین بہت ہین اپنے متعلق خود بیان فرماتے ہین کہ ابتدا ابتدا مین ان پر بہت حالات طاری ہوتے تھے یہ اپنے شیخ سے عرض کرتے تو وہ انکو بولنے سے جھڑک دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم ان کی طرف التفات ہی نہ کرو حتیٰ کہ ایک دن یہ اپنی والدہ کی زیارت کیواسطے چلے تو آسمان سے ایک آواز سنی سر اُٹھایا تو ایک نور ہے گویا وہ ایک زنجیر ہے کہ اُسکا بعض حصہ بعض مین جڑا ہوا ہے پھر وہ ان کی کمر کے اوپر جمع ہوگئی اُنہون نے اُس کی ٹھنڈک اپنی پشت مین محسوس کی شیخ سے اطلاع کی تو فرمایا اب بولنے کی اجازت ہے پھر اسکے بعد یہ بڑے آدمی ہوئے اُن کا شہرہ دور دور تک ہوگیا اور ان کا حال بہت عظیم ہوگیا خود فرماتے تھے کہ مجھے وہ حال عطا فرمایا گیا ہے کہ اگر مین یہ کہون کہ بغداد مراکش کی جگہ ہو جائے یا اس کا عکس تو ایسا ہی ہو جائے اور آپنے ایک جماعت سے جو انکے ہمراہ تھی فرمایا مین عرش کے ستون ایسے ہی دیکھ رہا ہون جیسے تمہارے چہرے دیکھ رہا ہون۔ آپ کی وفات ۶۵۸ھ مین موضع علم مین ہوئی اور وہین ایک تابوت مین دفن کر دئے گئے تھے پھر ۶۷۰ھ مین دمشق منتقل کئے گئے اور قاسیون پہاڑ کے دامن مین دفن کئے گئے آپ کی قبر مشہور ہے اور اُس کی زیارت کی جاتی ہے۔ صہ۱۳۲ کل ۲ صفحہ ۲۸ سطر ——— صہ ۱۳۲

کتبی رح نے ابن خلکان کے حاشیہ مین ان کا تذکرہ کیا ہے اور بہت بہت تعریفین لکھی ہین آخر مین کہا ہے کہ ان کی وفات موضع علم مین ہوئی ہے اور وہین دفن کئے گئے ہین آپنے وصیت کی تھی کہ تابوت مین دفن کیا جائے اور اپنے بیٹے سے فرمایا تھا کہ بیٹا ضرور ہے کہ مین کسی مقدس زمین کی طرف منتقل کیا جاؤن گا۔ پھر آپ دمشق منتقل کئے گئے اور اُسکے ایک گوشہ مین دمر گائی سی نیچے کو دفن کئے گئے صہ۱۳۲ کل ۳ سطر ——— صہ ۱۳۵

محمد بن عبد اللہ بن الاستاذ الاعظم رح جو نقیطی مشہور تھے بڑے علما اور سادات اولیاء مین تھے۔ آپ کی کرامتون مین یہ ہے کہ آپ کی ہمشیرہ فاطمہ کے پاس ایک گائے تھی حاکم شہر نے اُسکو چھین لیا تھا آپنے سنا تو اُس مکان کی دیوار کے پاس جہان وہ گائے تھی تشریف لائے اور کچھ کلمات کہے وہ دیوار گر گئی اور گائے اپنی مالکہ کے پاس لوٹ آئی۔

(باقی آیندہ)

Marfat.com

اور آپ کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ حضرت علوی رح کی اولاد کو جماعت الصبرات کی جانب سے ان کی وفات کے بعد کچھ اذیتین پہونچین تو اُن کے بعض متوسلین نے خواب مین حضرت نقیطی رح کو دیکھا۔ فرماتے ہین کہ مین نقیطی ہون اور یہ شخص انکو حیات مین پہچانتا تھا پھر چار جگہ اللہ اکبر کہا جب صبح ہوئی تو مشائخ صبرات مین چار کو ایسا پایا کہ ہر ایک اللہ اکبر کہنے کی جگہون مین سے ایک ایک جگہ مین قتل کیا ہوا پڑا ہے اسکو المشرع الردی مین بیان کیا ہے۔

ص ۱۳۳ کل ۶ سطر ـــــــ ص ۱۳۳/۱۴

ابو عبد اللہ محمد بن یحیی المعروف بابی شعبۃ الحضرمی رح فقیہ عالم صالح اور صالحیت مین مشہور تھے۔ ممتاز علماء کی ایک جماعت سے فقہ حاصل کیا اور خود ان سے بھی اور لوگون نے فقہ حاصل کیا۔ شہر عدن مین ایک طویل عرصہ تک ایک مسجد مین محض لوجہ اللہ تعالی رہے ہین جنکو مسجد توبہ کہا جاتا تھا مگر جب ان کا قیام طویل ہوا وہ انہی کی طرف منسوب کیجانے لگی اور مسجد ابی شعبہ سے مشہور ہوگئی آپ سے لوگون کو بہت اعتقاد تھا آپ کی زیارت کا ارادہ کرکے آتے تھے اور برکت حاصل کرتے تھے اور آپ سے بہت کرامتین روایت کیا کرتے تھے۔

ص ۱۳۳/۱۹ کل ۴ سطر ـــــــ ص ۱۳۳/۲۴

آپ کی کرامتون میں سے یہ بھی ہے کہ شمس الدین بلیقانی رح جو بڑا دولتمند تھا اُسکو کوئی سخت مرض پیش آیا۔ یہانتک کہ یاس کی حالت ہوگئی وہ صبح صبح اندھیرے سے اُٹھا اور اپنے گھر والو اور دوستون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ فقیہ ابو شعبہ کی زیارت کیلئے جاؤن پھر بعض اُن لوگون کے سہارے سے جو اُسکے پاس تھے فوراً اُٹھا اور ان کے پاس آگیا۔ فقیہ ابو شعبہ رح نے حال پوچھا تو اُسنے عرض کیا کہ حضرت مجھے آپ کی برکت سے صحت ہوگئی ہے اور یہ اس طرح کہ مین موت کے قریب ہوگیا تھا اور زندگی سے بالکل مایوس ہوچکا تھا آج رات اپنے چچازاد بھائی کو جو ایک عرصہ ہوا انتقال کرچکا ہے خواب مین دیکھا اُسنے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لیچلا ہم دونون آپ کی اس مسجد کے دروازہ پر پہونچ گئے۔ مین نے کہا ذرا مجھے چھوڑو کہ مین اندر جاؤن اور حضرت فقیہ کو سلام کر آؤن اور تمہاری ساتھ جہان کا تم ارادہ کر رہے ہو چلا چلون میں اندر آیا اور آپ کو سلام کیا اپنے بھائی کی بات عرض کی اور یہ کہ وہ میرا انتظار کر رہا ہے

اس کھڑکی سے اُسے جھانکا اور اُس نے مسجد کی ایک کھڑکی کیطرف اشارہ کیا اور اُس سے فرمایا اے فلاں آجاؤ تمہارا بھائی اس وقت تمہارے ساتھ ہیں جائیگا پھر مین بیدار ہوگیا تو اپنی فوری صحت دیکھ لی - مجھے معلوم ہوگیا کہ حضرت یہ آپ کی ہی برکت سے ہے ان فقیہ رح کی وفات ۶۲۷ھ میں ہوئی ہے اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے -

محمد بن ابی المجد الحرانی رح - آپ کی کرامتون مین سے یہ ہے کہ آپ ایک روز ممالک محروسہ کے شہر بیرہ کے قلعہ مین جامع مسجد میں بیٹھے تھے آپ سے ایک جماعت نے کسی ایسی کرامت کی فرمائش کی جس سے قلوب کو اطمینان حاصل ہوجائے آپ نے ایک خالی صراحی لی اور اُسے فرات سے بھر لیا حالانکہ ان کے اور فرات کے درمیان دو بلند قلعون کی اونچائی کے برابر فصل تھا آپ سے ایک جماعت نے کسی خاص سبب سے کرامت طلب کی تو آپ نے جامع مسجد مذکور کی جالی سے اپنا ایک پاؤن فرات کی طرف لٹکا دیا اور پانی سے بھیگا ہوا اُٹھا لیا، اور ان شیخ محمد رح کی خدمت مین شہر بیرہ کا فرمان نویس رہا ہے اور وہ مشرف بہ اسلام ہوچکا تھا ایک دن فرات کے کنارے کنارے شیخ کی ہمراہ جارہا تھا - عرض کیا کہ حضرت مین مسلمان تو ہوگیا ہوں مگر نہ مجھے کوئی دلیل معلوم ہوئی نہ کوئی اطمینان کرنے والی بات دیکھی آپ مقام تمکین کے بزرگون مین ہین - مین چاہتا ہون کہ آپ مجھے کوئی ایسی کرامت دکھا دین جس سے میرا دل مطمئن ہوجائے فرمایا کیا یہ کوئی ضروری بات ہی عرض کیا جی ہان تو آپ فرات کے عرض کے نصف تک پانی کے اوپر اوپر چلے گئے اور پھر لوٹ آئے اور اس کی مسافت تقریباً تین ۳۰۰ سو قدم تھی پھر جوتہ نکال کر جھاڑا تو اُس سے غبار اُڑا یہ فرمان نویس شیخ کے قدموں پر گر پڑا اور بوسے دینے لگا اور عرض کیا کہ اب میرا دل مطمئن ہوگیا اور اللہ رب العالمین کیلئے اسلام لے آیا - یہ شیخ محمد حرانی بہت بڑے لوگون بہت ممتاز اولیاء اور سربرآوردگان طریق مین سے ہین - مضافات حلب سے شہر بیرہ مین آرہے تھے اور کوئی تین ۳ ماہ قیام کیا - بہت کرامتین دکھائین اور ایک قوم کی قوم نے آپ سے ہدایت پائی ہے پھر اسی شہر مین ۶۴۸ھ مین آپ کی وفات ہوگئی اور عیدگاہ مین شیخ عمر شیرازی کی قبر مبارک کے شمالی جانب دفن کئے گئے اسکو سراج رح نے بیان کیا ہی

صـ ۱۳۴ل کل ۱۹ سطر ———— صـ ۱۳۴ / ۲۲

Marfat.com

ابو عبداللہ محمد بن عباس الشعبی - ان کی اصل اشعوب[۱] میں سے ہے جو دملوہ کے ایک گوشہ کے مشہور پہاڑ شامح پر رہتے تھے - فقیہ عالم - عامل متقی زاہد تھے - بڑے بڑے علماء سے فقہ حاصل کیا اور خود ان سے بھی بڑے بڑون نے فقہ حاصل کیا ہے اور ایک مدت تک شہر تعز مین قاضی رہے ہین پھر تقوی کی وجہ سے یہ عہدہ چھوڑ دیا تھا - آپ کی بہت سی کرامتین ہین جنمین یہ بھی ہے کہ فرماتے ہین مین شہر جند کی مسجد مین آیا جایا کرتا تھا اور وہان جماعت سے نماز پڑہتا تھا کیونکہ مجھے اُس مسجد کی فضیلت کی خبرین ملی تھیں تو جب امام اللہ اکبر کہتا تھا مین اوپر ہوا مین ایک جماعت کے تکبیر کہنے کی آواز سنتا تھا اور وہ امام کی نماز کیساتھ نماز پڑہا کرتے تھے آپ کی وفات ۶۸۷ھ مین ہوئی ہے اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے -

ابو عبداللہ محمد بن الحسین بن ابی السعود ہمدانی - فقیہ عالم فاضل صالح عامل قراءتون اور روایتون والے ہین - ان پر عبادت بہت ہی غالب تھی اور زہد و تقوی کیساتھ ساتھ سب لوگون سے زیادہ قرآن شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے آپ کے رہنے کا مقام موضع فراوی تھا آپ کی کرامتون مین یہ ہے کہ جب آپ کی وفات ہوئی تو غسل دینے والون مین فقیہ ابو بکر تباعی بھی تھے ان کی آنکھین آشوب سے صحتیاب ہو رہی تھین - ان بزرگ کی ناف مین جو پانی جمع ہو گیا تھا اُنہون نے اُسکو اپنی آنکھون پر لگا لیا تو اسکے بعد کبھی ان کی آنکھیں نہین دکھین ان فقیہ رح کی وفات ۶۹۰ھ میں ہوئی ہے اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے -

محمد الحلیق اور ترکی زبان مین طریق محمد رح - آپ باطریق کہلاتے تھے ماردین قلعہ کے مواضعات مین سے نہر خابور کے اخیر پر رہتے تھے آپ کے شاگردون اور معتقدین کی ایک بڑی جماعت تھی - ص ۱۳۴/۲۴ کل ۱۲ سطر ——— ص ۱۳۵/۲۴

سراج رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ہم سے روایت کی گئی ہے کہ محمد حلیق رح نے ایک جماعت کو فرمایا کہ یہ تاتاری ہین اور ضرور ہے کہ یہ اسلام لے آئینگے اور شاش لباس پہننگے اور سب شہر ایک ہو جائینگے - جسوقت اُنہون نے یہ فرمایا تھا وہ لوگ اُسوقت کفر اور طرح طرح کی گمراہیون مین بہت

[۱] ذو الشعبین - حسان بن سہل شاہ حمیر کی اولاد مصر و عرب مین اشعوب شام مین شعبا نیین - کوفہ مین شعبیین اور یمن مین آل ذی الشعبین کہلاتی ہے ۱۲ مترجم [۲] اس زمانہ مین خاص وضع ہو گی ۱۲ مترجم

۱۲۳

شدت سے مبتلا تھے۔ مگر پھر جیسے اُنھوں نے کہا تھا ہو کر رہا۔ صفحہ ۱۳۵ کل ۲ سطر ـــــــ صفحہ ۱۳۵

اور آپ اکثر پتھر کہا یا کرتے تھے۔ سراج رح کہتے ہین کہ بعض سچے لوگون نے بیان کیا ہے اُنھون نے آپ سے عرض کیا کہ آپکو خدا کی قسم مجھے بھی اس مین سے کھلائے جو آپ کہایا کرتے ہین۔ آپنے اُنکو بھی ایک پتھر دیدیا اُنھون نے کہایا تو بہت سے بہتر حلوا تھا اور ہم جانتے ہین کہ شیخ اس سے بہت زیادہ تھے صفحہ ۱۳۵ کل ۲ سطر ـــــــ صفحہ ۱۳۵

ابو عبد اللہ محمد بن اسعد بن علی بن فضل الصبعی رح معروف بہ جعیم۔ فقیہ عالم متقی صالح تھے آپ کا درس بابرکت تھا اور صاحب افادات وکرامات تھے۔ روایت کیا جاتا ہے کہ آپکے پاس ایک جماعت تفسیر نقاش پڑہتی تھی ایک ان لوگون کے پاس علم نحو کا ایک سوال آیا جسمین سب کی سب جماعت حیران رہگئی۔ ان فقیہ رح سے جواب کی فرمایش نہین کر سکتے تھے اور خود معلوم نہین کر سکے کیونکہ جانتے تھے کہ فقیہ رح کو علم نحو مین دستگاہ نہیں ہے اسلئے اُس سائل کو سوال کا جواب نہ دیسکے اور حل کی کوئی تدبیر نہ ہو سکی تو فقیہ رح کی خدمت مین پیش کیا مگر خیال یہ تھا کہ جب آپ اسکو دیکھینگے انھی مین سے کسی ایک کو اشارہ فرمائینگے کہ وہ جواب دیدے مگر آپنے دیکھا تو قلم اُٹھایا اور ایسا کافی شافی جواب جیسے علماء نحو مین سے کوئی ماہر فن لکھ سکتا تھا لکھدیا اور جماعت کو دیدیا۔ جماعت نے غور کیا تو بہت پسند کیا اور بہت تعجب کیا اور اسکو حضرت فقیہ رح کی کرامت قرار دیا آپ کی کرامتون مین وہ بھی ہے جسکو جندی رح نے فقیہ صالح بن عمر سے روایت کیا ہے۔ کہتے ہین کہ کتاب مذکور کا سبق مین تو پڑہا کرتا تھا اور سب سنا کرتے تھے اور فقیہ رح اثنائے درس مین کبھی کبھی اُونگھ جاتے تھے۔ یہانتک کہ غالب گمان یہ ہوتا تھا کہ آپ سن نہین رہے ہین۔ مین نے ایک روز یہ ارادہ کیا کہ پڑھنا بند کر دون تو یکایک دیکھتا ہون کہ فقیہ رح کی جگہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہین اور فرما رہے ہین صالح پڑھو مین پڑھنے لگا پھر فقیہ رح نے اسکے بعد آنکھین کھول دین اور صرف میری طرف متوجہ ہو کر تبسم فرمایا۔ حضرت فقیہ کی کرامتین اور آپ کی بزرگی کی علامتین بہت ہین۔ آپ کی وفات موضع سہفنہ مین ۱۹۲ھ مین واقع ہوئی ہے اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے۔

محمد بن ابی حجرہ رح رفیع المرتبہ عظیم الشان صوفی تھے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی

زیارت بیداری مین کیا کرتے تھے۔ بعض لوگون نے اسپر انکار کیا ایک مجلس منعقد کی اور شیخ کو اذیت دی تو آپ گھر مین گوشہ نشین ہو گئے اور دس سال تک سوائے جمعہ کے اور کسی وقت نہین نکلتے تھے۔ آپ کی وفات ساتوین صدی مین ہوئی ہے اسکو مناوی رح نے بیان کیا ہے۔

محمد ابن الشیخ ابی بکر العرودک رح بڑے ممتاز اور طریق کے سر برآوردہ لوگون مین ہین سراج لکھتے ہین اہل منبج وغیرہ کی ایک جماعت سے روایت کی گئی ہے وہ سب کہتے ہین کہ یہ لوگ ۶۸۰ھ مین تاتاریون سے بھاگ کر اپنے گھر والون کے پاس سلمیہ مقام کے ایک پہاڑ پر پہونچے جو حمص سے ایک منزل ہے تو جب بدھ کے روز عصر کا بعد ہوا شیخ محمد موصوف نے لڑائی کی سی تیاری کی کمر باندہی اور اپنے خیمہ کا ایک بانس یا کوئی اور ایسی چیز لی اور ہوا مین مدہوش ہو کر کھلم کھلا لڑنے لگے آپ کے چارون طرف جماعت تھی جانتی تھی کہ آپ اس وقت کسی اہم کام مین ہین اور اگلے دن جمعرات کے روز اسیوقت تک ایسا کرتے رہے پھر مُردے کی طرح گر پڑے اور جو چیز اُن کے بدن پر تھی وہ اور تمام بدن اور لکڑی سب خون مین لتھڑا ہوا تھا پھر کچھ دیر بعد افاقہ ہوا تو لوگ آپ کے گرد تھے اور رو رہے تھے۔ سب نے آپ کے ہاتھوں پیرون کو بوسہ دیا اور ماجرا دریافت کیا۔ آپنے بتایا کہ آپنے تاتاریون کے افسرون سے لڑائی کی ہے اور ان مین کے بڑے افسر کو قتل کر دیا ہے اور وہ آج شکست کھا جائینگے اور پھر معلوم ہوا کہ تاتاریون کو اسی جمعرات ۱۶ رجب ۶۸۰ھ مین شکست ہو گئی ہے۔ شیخ موصوف الصدر نے ۶۸۰ھ مین شہید ہو کر وفات پائی ہے۔ تاتاریون مین سے ایک شخص نے آپ کو شہید کر دیا تھا اور آپنے ایسا ہونیسے پہلے اس کی اطلاع کر دی آپ منبج کے قریبا قاطر کے اوپر دفن ہوئے ہین اور قاطر منبج سے قبلہ کی جانب تین گھنٹہ کے راستہ پر ایک کشادہ مقام ہے۔

صفحہ ۱۳۶/۲۳ کل ۲۵ سطر ———————— صفحہ ۱۳۷/۳۵

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن احمد بن جُشیمہ رح۔ آپ فقیہ عالم اور عارف کامل تھے اور اسکے ساتھ آپ کی بہت سی مشہور کرامتین اور معروف اشارات ہیں صفحہ ۱۳۵/۱ کل سطر

———————— صفحہ ۱۳۵/۹۔ خود انہی سے نقل کیا جاتا ہی کہ اُنکے والد صاحب

Marfat.com

انکو شیخ ابو الغیث بن جمیل کے پاس دعا و برکت حاصل کرانیکے لئے لیگئے تھے یہ اُسوقت بچہ ہی تھے انکو مکشوف ہوا کہ شیخ ابو الغیث رح کے دو آنکھیں اور ہین جن سے وہ پیچھے کو دیکھ لیتے ہین اُنھون نے اپنے والد صاحب سے اور اُنھون نے شیخ رح سے عرض کردیا تو فرمایا کہ خدا کی قسم بیٹا تمہارے سوا اُنہیں کوئی نہیں دیکھ سکا، پھر شیخ نے ان کے نام اور عظمت کے بلند ہونیکو ظاہر کیا تو ایسا ہی ہوا جیسا شیخ نے فرمایا تھا آپ کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص نے ان سے زیادہ مشہور کسی کو نہ دیکھا تو وادی زبید سے ان کے مکان تک ان کی ملاقات کے قصد سے چلا اور ایک زبردست مرض کی شکایت کی جو اُسکے پیر مین ہوگیا تھا اور اُسکے علاج سے طبیب عاجز ہوگئے تھے، شیخ نے اپنی انگلی سے ہی داغ دیدیا آگ نہین لی بلکہ اُنگلی سے کچھ خطوط سے کھینچدئے اور فرمایا اب انشاء اللہ تعالی تمکو یہ شکایت ہوگی اس کا درد اسیوقت جاتا رہا پھر سات روز بعد ان خطوط کی جگہ سے کچھ داغ دینے کا سا نشان پھٹکر نکل آیا اور پھر اُسکو یہ مرض کبھی نہین ہوا ۱۳۵/۱۵ کل ۷ سطر ـــــ ص ۱۳۸/۲۰

۱۲۶ آپ کی وفات ۸۱۰ھ مین آپ کی ہی آبادی مین ہوئی ہے جو یمن مین بیت حسین شہر کے قریب بیت الفقیہ نام سے اُنہی کی طرف منسوب ہوکر مشہور ہے آپکی اور آپکی اولاد و اہلیہ کی قبرین بھی وہین ہین آپ کی قبر پر زیارت و برکت کے واسطے قصد کرکرکے لوگ آتے رہتے ہین اور وہ مشہور ہے اسکو امام شرجی زبیدی نے بیان کیا ہے اور یہ اولاد جنمیں ایک نیک خاندان ہے کوئی زمانہ ایسا خالی نہین جاتا کہ ان مین سے کوئی نہ کوئی ولایت کیساتھ مشہور نہ ہو۔

محمد بن محمد بن معبد رح الدوعنی صوفی یمنی عالی مرتبہ مشہور الذکر صاحب احوال و کرامات شیخ ہین۔ امام یافعی رح کہتے ہین کہ آپ کی کرامتوں مین یہ ہے کہ آپ کسی جنگل مین فروکش ہوتے تو وہان نہرین پھوٹ پڑتی تھین لوگ منتقل ہو ہوکر وہان آجاتے اور اس مین درخت لگاتے اور کھیتی کرنے لگتے جب وہ سرسبز ہوجاتی پھل پھول آجاتے اور اہل دنیا جناب شیخ اور ان کے متوسلین کیساتھ خلط ملط کرنے لگتے تو پھر کسی اور کلّرہ جنگل میں منتقل ہوجاتے پھر وہ بھی باغ بنجاتا تھا اور ایسے ہی ہوتا رہتا تھا دنیا آپ کو ڈھونڈتی پھرتی تھی

اور آپ اس سے بھاگتے رہتے تھے آپ کی وفات ۴۲۷ھ میں ہوئی ہے اسکو مناوی رح نے ذکر کیا ہے پھر مین نے اس بیان کو زبیدی رح کی طبقات الخواص مین دیکھا ہے مگر انہون نے تاریخ وفات نہیں لکھی ہان یہ لکھا ہے کہ ان کے ایک لڑکے تھے جنکا نام محمد اور لقب غزالی تھا جو اپنے والد کی حیات ہی مین انتقال کر گئے تھے اور جب شیخ کی وفات ہوئی تو ایک پوتا ان مذکور الصدر صاحبزادے کا بیٹا اور ایک اور صاحبزادہ جن کا نام عبداللہ تھا اور وہ فقیہ وفاضل تھے رہے تھے اور ان کی جگہ اور رباط مین اچھے جانشین رہے یہانتک کہ ۴۲۰ھ مین انتقال کر گئے تو اب تم دیکھو کہ زبیدی رح نے یہ تاریخ ان عبداللہ کی بیان کی ہے نہ کہ خود شیخ محمد بن سعید کی جیسے کہ مناوی رح نے بیان کی ہے واللہ اعلم ص ۱۳۸/۳۱ کل ۱۱ سطر ———— ص ۱۳۹/۱۵

ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بن الکمیت بن سود بن الکمیت معروف بہ ابی حربہ رح

ان کا لقب ابو حربہ یعنی نیزہ والا اسلئے ہوا تھا کہ انھوں نے ایک ظالم کی طرف انگلی سے نیزہ کی طرح سے اشارہ کر دیا تھا تو اسے مار ڈالا تھا اسکے بعد واقعی طور سے یا مذاق مین بھی کسی کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے تو انگلی کو اس کی طرف سے موڑ کر کرتے تھے اور یہ حضرت اللہ تعالی ہم سب کو ان سے نفع پھونچائین ابتداء حالات مین فقیہ ہو گئے تھے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرما رہے ہین اے محمد لوگون کی حاجتوں مین اٹھ کھڑے ہو اور تمہارے واسطے گرم لباس بقدر کفایت روزی اور تکمیل حوائج ہے انہون نے عرض کیا یارسول اللہ مین یہ چاہتا ہون کہ علم مین مشغول رہون حضور نے دوبارہ پھر وہی ارشاد فرمایا اور پھر تیسری بار بھی فرمایا اور یہ بھی عرض کرتے رہے حضور نے فرمایا تمکو کیا ہو گیا ہے کہ مخالفت کرتے ہو۔ یہ فقیہ رح کہتے ہیں مین جب بھی کسی حاجت کیلئے اٹھا آسمان مین لکھا ہوا دیکھ لیتا تھا کہ یہ پوری کی جائیگی یا نہین کیجائیگی اور چل یا مت چل اور مین جب چلتا تھا تو ایک نور کا علم زمین سے آسمان تک جسکو قدرت الٰہیہ ہی اٹھائے ہوئے ہوتی تھی جہان بھی مین جاتا میرے آگے آگے ہوتا تھا اور ان فقیہ رح کی کرامتین بہت ہین جو مشہور ہین ص ۱۳۹/۲۱ کل ۷ سطر ———— ص ۱۳۹/۲۶

جن مین سے یہ بھی ہے کہ آپنے ایک مرتبہ ایک بہت بڑے قافلہ کیسا تھ حج کیا جب خشکی کے راستہ مین مقام محرم مین پھونچے تو جو کنواں وہاں تھا اسکو بند اور دفن پایا اور پانی نہ ملا سب لوگ بہت

Marfat.com

اور ہر شخص یہ نیت رکھتا ہے کہ اُن کے یہاں کچھ کھانا یا پھل یا مٹھائی کھائے یہ ہر ایک کو وہی دیتے ہیں جسکی وہ نیت رکھتا ہے اور بسا اوقات یہ چیزیں غیر موسم میں ہوتی ہیں۔ فقہاء فرمان حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں تو یہ تقرر و معزولی کرتے ہیں اور اُن کے یہ سب حالات شائع اور متواتر ہیں۔ ملک الناصر نے بھی کئی بار اُن کی خدمت میں حاضری دی ہے۔ میں بھی اسکندریہ سے ان شیخ نفعنا اللہ بہ کی زیارت کیلئے چلا۔ ابن بطوطہ نے بیان کا سلسلہ یہاں تک پہونچایا کہ میں ان شیخ رح کے حجرہ پر نماز عصر سے پہلے پہونچ گیا اور سلام عرض کیا جب اندر پہونچا تو آپ کھڑے ہوگئے۔ معانقہ کیا اور نماز کی امامت کیلئے مجھے آگے بڑھادیا۔ پھر جب میں نے سونے کا قصد کیا تو شیخ نے فرمایا کہ حجرہ کی چھت پر چڑھ جاؤ میں پڑھ گیا زمانہ گرمی کا تھا وہیں سوگیا۔ میں حجرہ کی چھت پر سو رہا تھا کہ خواب دیکھا کہ میں ایک بہت بڑے پرندہ کے پر کے اوپر ہوں اور وہ مجھے قبلہ کی سمت میں اُڑائے لئے جا رہا ہے۔ داہنی طرف کو جا رہا ہے پھر مشرق میں چلا پھر جنوب کے گوشہ کو جا رہا ہے پھر مشرق کے گوشہ میں دور تک جا رہا ہے پھر ایک سایہ دار سرسبز زمین پر اُترتا ہے اور مجھے وہاں چھوڑ دیتا ہے۔ میں اس خواب سے متعجب ہوا اور میں نے اپنے دل میں یہ سوچا کہ اگر شیخ کو میری خواب کا کشف ہوگیا تو شیخ ویسے ہی ہیں جیسا بیان کیا جاتا ہے۔ میں صبح کی نماز کیلئے حاضر ہوا تو مجھے شیخ نے امامت کیلئے بڑھادیا پھر بلایا اور خواب کے بیان کرنے کو فرمایا۔ میں نے سب خواب بیان کردیا۔ فرمایا تم عنقریب حج کروگے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے حاضر ہوگے پھر بلاد یمن و عراق اور بلاد ترک و بلاد ہندوستان کی سیاحت کروگے اور وہاں ایک طویل مدت تک رہوگے تم وہاں ہمارے بھائی دلشاد ہندی سے بھی ملوگے وہ تمہیں ایک مصیبت سے نجات دلائینگے جسمیں تم پھنس جاؤگے پھر مجھے کچھ روغنی ٹکیاں اور چند درہم عطا فرمائے ہیں۔ میں نے اُنکو الوداع کہا اور واپس آگیا۔ جب سے میں اُن سے جدا ہوا ہوں اپنے سفروں میں ہمیشہ بہتری ہی بہتری دیکھتا رہتا ہوں اور مجھہ پہ اُن کی بہت برکتیں ظاہر ہوئی ہیں پھر میں جن جن حضرات سے ملا ہوں سوائے سیدی مولہ ولی کے جو ہندوستان میں تھے اور کوئی اُن جیسا نہیں ملا۔ ابن بطوطہ کا کلام ختم ہوگیا۔

مناوی رح کہتے ہیں کہ یہ بزرگ تمام دیار مصر کے مقتدا اور بہت خرچ کرنے والے تھے اور کسی سے

Marfat.com

کچھ قبول نہیں فرماتے تھے۔ آپ نے تین رات میں ایک ہزار سے زائد اشرفیاں خرچ کی ہیں اور جو شخص بھی ان کے حال کا انکار کرتا تھا۔ جب ان کے پاس پہونچ جاتا اس کا خیال بدل جاتا تھا۔ ابن سید الناس وغیرہ ایسے ہی لوگوں میں تھے اور جب کوئی اُنکے حجرہ پر آتا اور نماز کا وقت آجاتا تو جو اذان دیا کرتا ہے اُسکو اذان دینے کا اور جو امامت کیا کرتا ہے اُسکو امامت کا اور جو خطبہ دیا کرتا ہے اُسکو خطبہ دینے کا بغیر اسکے کہ اُن میں سے کسیکو بھی پہچانتے ہوں اشارہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ حسین شکل نورانی صورت جمیل ہیئات خوش خلق اور بہت تلاوت کرنے والے تھے۔ دلوں کی باتوں پر بھی گفتگو کیا کرتے تھے جو کبھی غلط نہیں ہوتی تھی مجذوبانہ بات بہت کہتے تھے اچھے عقائد تھے حکومت میں بھی بہت بڑی عزّت تھی اور جو جو حالات اُن کے نقل کئے گئے ہیں ایسے حالات اگلے زمانہ میں بھی نہیں سنے گئے۔

آپ کی کرامتوں میں یہ ہے کہ آپ ہر شخص کے واسطے وہ چیز حاضر فرما دیتے تھے جو وہ چاہتا تھا بلکہ ایسی چیزیں بھی جو قاہرہ اور دمشق میں ہی ملتی ہیں، اور آپ کی کرامتوں میں یہ بھی ہے کہ آپ تندرست اور بالکل اچھے تھے۔ آس پاس کی بستی والوں کو بلایا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں جب سب آگئے آپ تنہا اپنے حجرہ کے خلوت خانہ میں چلے گئے اور بہت دیر لگادی لوگوں نے تلاش کیا تو مُردہ پائے گئے آپ کے پاس کھانے بہت ہوتے تھے اور کچھ معلوم نہیں کہاں سے لائے جاتے تھے کسی سے کچھ قبول بھی نہیں فرماتے تھے قرآن شریف حفظ فرماتے تھے اور صائغ رح کو سنایا بھی ہے۔

پھر میں نے نفح الطیب میں دیکھا ہے اُسکے الفاظ یہ ہیں کہ محمد بن مرزوق تلمسانی خطیب رح نے اپنے کسی حاشیہ میں لکھا ہے کہ میرے والد کے پیروں میں سے سیدی محمد المرشدی بھی ہیں والد صاحب نے ان سے مشرق کے سفر میں ملاقات کی تھی اُس وقت مجھے بھی ساتھ لیا تھا اور میں بیس سال کا تھا ہم شیخ کے پاس اُترے تو نماز جمعہ کا وقت تھا اور شیخ رح کی عادت یہ تھی کہ مسجد میں ہی سے امام بنا دیتے تھے اور اُس روز بڑے بڑے فقہاء میں سے اس قدر جمع تھے کہ ایسے لوگوں کا اُس مجلس کے علاوہ اور کہیں جمع ہونا بھی مشکل تھا۔ کہتے ہیں کہ نماز کا وقت قریب آگیا تو فقہاء اور خطیبوں میں سے جو حضرات تشریف رکھتے تھے آگے بڑھائے جانے کا انتظار کرنے لگے

۱۳۰

Marfat.com

شیخ باہر تشریف لے آئے اور داھنے بائیں دیکھا۔ میں اپنے والد صاحب کے پیچھے بیٹھا تھا مجھ پر نظر پڑ گئی تو فرمایا محمد آؤ میں اُن کے ساتھ اُٹھ گیا اور خلوت کی جگہ پہونچ گیا تو شیخ نے مجھ سے فرضوں شرطوں اور سنتوں کے باب میں بحث فرمائی۔ میں نے وضو کیا اور خوب خلوص نیت سے کیا۔ شیخ کو میرا وضو پسند آیا میری ساتھ مسجد میں تشریف لے آئے اور مجھے ممبر کی طرف کھینچا اور فرمایا محمد ممبر پر چڑھ جاؤ میں نے عرض کیا حضرت خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میں کیا کہونگا فرمایا چڑھ جاؤ اور مجھے وہ تلوار دیدی جس پر سہارا لیکر وہاں خطیب خطبہ دیا کرتا تھا۔ میں بیٹھا ہوا سوچ رہا کہ جب اذان دینے والے فارغ ہو جائینگے تو کیا کہونگا جب جب اذان دینے والے فارغ ہوگئے شیخ نے خود مجھے آواز دی اور فرمایا محمد اُٹھو اور کہو بسم اللہ کہتے ہیں کہ میں اُٹھ کھڑا ہوا اور میری زبان ایسی چلی کہ مجھے معلوم نہیں کہ کیا کیا ہوا ہاں یہ بات تھی کہ میں لوگوں کو دیکھ رہا تھا کہ وہ میری طرف دیکھ رہے ہیں اور میری تقریر سے رقت میں آ رہے ہیں خطبہ ختم کرلیا اور اُتر آیا تو فرمایا محمد تمنے بہت اچھا خطبہ دیا۔ ہمارے نزدیک تمہاری میزبانی یہ ہے کہ ہم تم کو خطیب مقرر کر دیں اور جب تک تم اس منصب پر رہو اور زندہ رہو دوسرے کا خطبہ نہ پڑھنا پھر ہمنے سفر شروع کر دیا اور حج کیا۔ والد صاحب نے تو وہیں رہنے کا ارادہ فرمالیا اور مجھے لوٹ جانے کا حکم دیا تاکہ چچا صاحب اور تلمسان میں کے دوسرے رشتہ داروں کیلئے باعث انس بنا رہا ہوں اور مجھے حضرت مرشدی صاحب کی خدمت میں رہنے کا حکم دیا۔ میں آپ کی خدمت میں رہا۔ آپنے والد صاحب کے متعلق دریافت فرمایا۔ میں نے عرض کیا وہ آپ کی دست بوسی کرتے اور سلام عرض فرماتے تھے پھر مجھے فرمایا آگے آ اور اس کھجور کے درخت سے لگ جا کیونکہ جناب شعیب یعنی ابو مدین رح نے اسکے قریب تین سال تک عبادت کی ہے پھر آپ دیر تک کیلئے خلوت خانہ میں تشریف لیگئے پھر باہر تشریف لائے اور مجھے سامنے بیٹھے رہنے کا حکم فرمایا اور فرمایا محمد تیرے والد ہمارے دوستوں اور ہمارے بھائیوں میں سے ہیں مگر تو اے محمد؟ مگر تو اے محمد؟ یہ اُس کی طرف اشارہ تھا جسمیں میں مبتلا تھا یعنی اہل دنیا کے میل جول اور شرکت وغیرہ میں۔ پھر فرمایا تو اپنے والد کی طرف سے تشویش میں ہے خیال کرتا ہے کہ وہ بیمار ہیں اور اپنے شہر کی طرف سے بھی تعیری والد تو خیر و عافیت سے ہیں اور وہ اس وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ممبر کی داھنی

۱۳۱

جانب ہین اُن کی داھنی جانب خلیل مالکی اور بائین جانب احمد قاضی مکہ مکرمہ ہین رہا
تمہارا شہر پھر آپ نے بسم اللہ پڑھی اور زمین پر ایک دائرہ کھینچا پھر کھڑے ہو گئے اور ایک
ہاتھ کو دوسرے پر رکھکر پکڑا اور اُنکو اپنی پشت کی طرف کر لیا پھر دائرہ کے چارون طرف پھرنے
لگے اور تلمسان تلمسان فرمانے لگے۔ کئی بار دائرہ کا چکر کاٹا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُس کے
بارہ مین حاجت پوری کر دی۔ مین نے عرض کیا حضرت کیسے۔ فرمایا انشاء اللہ اللہ تعالیٰ
اُن بچوں اور عورتون کی جو اُس مین ہین پردہ پوشی فرما دینگے اور یہ شخص جس نے محاصرہ
کر رکھا ہے اُس کا مالک ہو جائیگا یعنی سلطان ابو الحسن اور اُنکے واسطے یہی بہتر ہے پھر
بیٹھ گئے اور مین بھی سامنے بیٹھ گیا تو فرمایا اے خطیب مین نے عرض کیا حضرت آپ کا خادم
اور غلام فرمایا میرا خطیب بنجا تو تو خطیب ہی ہے اور مجھے کچھہ باتون کی خبر دی اور فرمایا ضرور ہے
کہ تو غربی جامع مسجد مین خطبہ دیگا پھر مجھے چند چھوٹی چھوٹی روغنی ٹکیان عطا فرمائی اور یہ
زاد راہ دیکر سفر کا حکم فرما دیا اور تلمسان کا حال یہ ہوا کہ جیسے شیخ نے فرمایا تھا اُس مین مرینی
(سلطان ابو الحسن) داخل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے بچوں اور عورتون کی پردہ پوشی فرما دی
اور یہ حضرت مرشدی صاحب ولایت مین تصرف فرمایا کرتے تھے جیسے کہ حضرت ابو العباس
سبتی تصرف فرماتے تھے خدا تعالیٰ ہم سب کو ان دونوں سے نفع پھونچائیں۔
مناوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین آپ کی وفات رمضان ۷۳۶ھ میں ہوئی ہے اور اپنے حجرہ مین منیۃ المرشد
مین بلاد مصر میں فوت کے قریب مدفون ہوئے ہین،

محمد بن عبد اللہ بن علوی استاذ اعظم کے صاحبزادے رح عارفین کی اماموں
اور بڑے علمائے باعمل مین سے تھے۔ آپ کی کرامتون مین یہ ہے کہ آپ متوسلین مین سے کسی
کے پاس بیٹھے تھے کہ جلدی سے اُٹھ کھڑے ہوئے پھر لوٹے تو آپ کے کپڑون میں سے پانی
ٹپک رہا تھا ان صاحب نے اُٹھنے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا میرے متوسلین مین سے بعض کا جہاز
پھٹ گیا تھا اُنھون نے مجھسے^۵ مدد مانگی تو مین نے اُس مین اپنا کپڑا لگا دیا حتے کہ اُن لوگون
نے اُس پھٹن کو درست کر لیا اور جہاز جیسا تھا ویسا ہو گیا

۵ یعنی میری برکت سے مدد چاہی ۱۲ حضرت اقدس۔

Marfat.com

آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہ ایک شخص جنگل کے رہنے والے لوگون مین مہمان ہوا اُنہون نے کسی خاص کہانیکا اہتمام نہین کیا - معمولی کہانے سے اُس کی میزبانی کی اور یہ کہاکہ ہمارے سوائے اُس گہی کے جسکی ہمنے حضرت محمد بن عبد اللہ کیلئے منت^عہ^ مان رکہی ہے اور کچھ نہین ہے، اُسنے کہا مین خود اپنے ہاتھ سے اُس مین سے لیلونگا - اُسنے ہاتھ بڑہایا تو ایک سانپ تھا جو اُس کی طرف بڑھ رہا تھا، اُس شخص نے اپنی حرکت سے توبہ کی تو پھر سانپ کا گہی بن گیا جب یہ تریم پہونچا جہان حضرت سید صاحب مقیم تھے آپکے پاس سلام کیلئے حاضر ہوا تو آپ نے اُسکے بولنے سے پہلے ہی کشف سے سب ماجرا بتا دیا -

آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہ آپکے چچازاد بھائیون مین سے کسی نے آپکے واسطے اپنے دل مین پانچ اشرفیون کی منت مانی تھی جب وہ آپکے پاس آئے آپنے اشرفیاں طلب فرمائین اُنہون نے عرض کیا مین نے کب پیش کرنے کا قصد کیا تھا آپنے فرمایا کہ فلان روز جبکہ تم فلان کشتی مین تھے تو اُنہون نے اس کا اقرار کیا - آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہ کسی نے آپکے لئے ایک خاص مینڈھے کی نذر کی تھی پھر وہ دوسرا مینڈھا لایا تو آپنے واپس فرمادیا اور فرمایا کہ میرا والا مینڈھا تو ایسا ایسا تھا آپ کی وفات تریم میں حضرموت مین ۳۳۳ھ مین ہوئی اور زنبل کے مقبرہ مین دفن ہوئے ہین - اسکو شلی رح نے بیان کیا ہے -

۱۳۴

محمد بن موسیٰ النہاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک دادا کی طرف منسوب ہین جنکا نام نہار تھا علم وعمل کے اعتبار سے اپنے اہل زمانہ مین یکتا تھے صاحب کرامات ومکاشفات تھے جب کوئی حاضر ہوتا آپ اُس کا اُسکے باپ دادا اور شہر کا نام لیکر اُس سے بات کہا کرتے تھے اور یہ تواتر^عہ^ کے درجہ کو پہونچ گیا ہے - اسی سلسلہ مین یہ واقعہ بھی ہے کہ آپکے پاس ایک جماعت آئی جب وہ لوگ قریب آگئے تو ایک شخص نے اپنے کپڑے ایک درخت کے نیچے رکہدئے - حاضر ہوا تو عرض کیا کہ مین ننگا ہون مجھے کپڑا عطا فرمائے - فرمایا یہ کیا حال ہے تم جھوٹ کہتے ہو - تمہارے کپڑے اس درخت کے نیچے ہین -

آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہ عرب کے مشائخ مین سے کسی نے ان کے کسی درویش کو

عہ یعنی ہمنے اللہ کیلئے یہ منت مان رکہی ہے کہ یہ حضرت سید کو ہدیہ دینگے ۱۲ حضرت اقدس -

عہ یعنی اس قدر کثرت سے بیان کیا گیا ہے کہ عقل جھوٹ ہونے کو محال سمجھتی ہے ۱۲ مترجم

تکلیف دی تو آپنے اُنکو دھمکی لکھی اور لکھا تم نہین جانتے کہ تم سورہ نحل کے اول اور سورہ ص کے آخر مین ہو یعنی اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ (اللہ کا حکم آپھونچا ہے اب تم اُسے جلدی نہ چاہو) اور لتعلمن نباہ بعد حین (اور تم لوگ اُس کی خبر کچھ بعد ضرور جان لوگے) تو یہ شخص چند دن بعد مرگیا ان شیخ رح کی وفات ۷۸۸ھ میں ہوئی ہے اسکو مناوی رح نے بیان کیا ہے صہ ۱۴۲/۹ کل ۲ صفحہ ۲ سطر

صہ ۱۴۲/۲۶

محمد بن محمد وفا السکندری رح سکندری الاصل پھر مغربی پھر مصری شاذلی ہین بڑے مشہور صوفی اور حضرت علی وفا کے والد تھے - آپ کی کرامتون مین یہ ہے کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپنے اپنا پٹکہ ابرازی رح زیور بنانے والے کو عطا کیا اور فرمایا یہ تمھارے پاس امانت ہے تاکہ تم اسکو میرے لڑکے علی کو دیدو تو جن دنون ان کے پاس یہ پٹکہ رہا انہون نے عمدہ عمدہ زیور بنائے یہانتک کہ حضرت علی بڑے ہوگئے اور اُنہون نے وہ انکو دیدیا تو تو پھر یہ کوئی زیور نہ بنا سکے،

شعرانی رح کہتے ہین کہ ان کا لقب وفا اس وجہ سے ہوا ہے کہ دریائے نیل ٹھر گیا تھا اور زیادہ ہونیکے وقت بڑھتا نہ تھا اہل مصر نے وہان سے کوچ کرجانیکا قصد کیا تو شیخ دریا پر آئے اور فرمایا اللہ تعالی کے فضل سے بڑھ جا وہ اُسی دن ۱۷ سترہ ہاتھ بڑھ گیا اور پورا ہوگیا تو لوگون نے ان کا لقب وفا (پورے پورے) رکھدیا اور مناوی رح کہتے ہین کہ ان شیخ رضی اللہ عنہ نے کئی کتابین تالیف فرمادی ہیں حالانکہ بالکل اُمّی اور سات سال کے تھے ان کی وفات ۷۶۰ھ مین ہوئی ہے -

ابو عبد اللہ محمد بن موسی امام احمد بن موسی بن عجیل کے صاحبزادے رح

یہ فقیہ عالم صالح صاحب کرامات و مکاشفات تھے ان کے کشف و کرامت مین یہ بھی ہے کہ ایک ذی اقتدار شخص ان کا مرید تھا اُسکی بیوی مرگئی وہ اس سے بہت محبت کیا کرتا تھا اسلئے بہت سخت رنج ہوا - یہ فقیہ محمد بن موسی کے پاس پھونچا اور اپنی حالت کی شکایت پیش کی اور عرض کیا کہ میری تمنا یہ ہے کہ اُسے دیکھ لوں اور جان لون کہ اُسپر کیا گذری ہے فقیہ رح نے عذر کیا - مگر اُسنے نہ مانا اور عرض کیا کہ جبتک میری حاجت پوری نہ ہوگی مین نہین جاؤن گا

Marfat.com

فقیہ رح کے یہاں اُس کی قدر و منزلت بہت تھی آپ نے اُس سے تین دن کی مہلت مانگی پھر اسکو ایک دن بلایا اور فرمایا اس حجرہ میں اپنی بیوی کے پاس چلے جاؤ یہ اندر گیا تو اُسکو اچھی حالت اور اچھے لباس مین پایا۔ حال پوچھا تو اُسنے کہا کہ یہی بہتر حالت ہے اسکو بہت مسرت ہوئی اور خوش خوش ہشاش بشاش حضرت فقیہ رح کے پاس باہر آگیا اور جس قدر رنج وغم تھا اُس سے سکون ہو گیا، حضرت فقیہ رحمہ اللہ کی کرامتین ان کے علاوہ اور بھی بہت ہین۔ آپ کی وفات ۶۰۷ھ مین ہوئی ہے اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے ؛

محمد الشینی رح مجذوبانہ باتین کرنے والون مین سے ہیں۔ ان کی کرامتین بھی ہین جنمیں یہ بھی ہے کہ جو شخص ان کے ساتھ بُرائی سے پیش آتا تھا ہلاک ہو جاتا تھا۔ آپ کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ آپنے امیر الکاشف کے یہان کسی کی سفارش کی اُس نے قبول نہ کی اور یہ کہا اگر تم شیخ ہو تو مجھ پر کچھ پھونک کرو آپنے بسم اللہ پڑھی اور اُسکے چہرہ پر پھونک دی تو اُسکو نفخ رہنے لگا اور چلا تا پھرنے لگا اُسنے عذر معذرت کی استغفار کیا تو شیخ نے اپنا ہاتھ اُسکے پیٹ پر پھیر دیا تو نفخ جاتا رہا اور جب تک وہ زندہ رہا شیخ کا مرید رہا شیخ رح نے آٹھوین صدی مین وفات پائی اسکو مناوی رح نے بیان کیا ہے +

محمد بن علوی بن احمد رح استاذ اعظم کے صاحبزادے - علمائے عاملین کے امام اور اولیاء عارفین کے شیخ تھے۔ آپ کی کرامتیں بہت ہین جنمین یہ بھی ہے کہ شیخ فضل بن عبد اللہ چند بچون کیساتھ شہر سے باہر بیریون سے گرے ہوئے بیر چُن رہے تھے - سید محمد موصوف نے اُن کو دیکھا تو آواز دی اور ان کا کان ایسا موڑا کہ اُس مین تکلیف ہونے لگی اور فرمایا یہ تمہارے مناسب نہین تم اُس کام کی تیاری کرو جو تم سے مطلوب ہے یا اس قسم کا اور کوئی لفظ کہا شیخ فضل کہتے ہیں کہ اس بات نے میرے دل مین بہت اثر کیا اور مین نے تحصیل علوم مین کوشش شروع کر دی حتے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر علم کا دروازہ کھول دیا۔ انہی شیخ فضل نے حضرت ممدوح سے وسوسہ کی شکایت کی تو فرمایا اب نہ ہوگا تو وسوسہ آتا جاتا رہا آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہ آپکے خادمون مین سے کسی کی کوئی چیز چوری ہو گئی سردی کا موسم تھا وہ ان کے گھر آیا تو معلوم ہوا کہ وہ حسب عادت فجر کیلئے علے الصباح جامع مسجد گئے تھے

135

Marfat.com

یہ ان کے پاس پہونچا تو اُسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی آپ نے فرمایا ہے کہ لوٹ کر جاؤ عورت نے تمہاری مہر لوٹا دی ہے۔ واقعہ ایسا ہی نکلا جیسا اُنہوں نے فرمایا۔

آپ کی کرامتوں میں یہ بھی ہے کہ آپ کا ایک خادم راستہ میں کسی لق و دق جنگل میں جا پہونچا اور اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تو اُسنے ان سے امداد چاہی اور چلا گیا تو ایک شخص کو محسوس کیا جو کہہ رہا ہے کہ یہ رہا راستہ تو یہ راستہ پر پہونچ گیا۔ ان بزرگ کی وفات ۶۷۶ھ میں شہر تریم میں حضر موت میں ہوئی ہے اور زنبل کے مقبرہ میں دفن کئے گئے ہیں آپ کی قبر مشہور ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے اسکو شلی رح نے بیان کیا ہے

محمد بن ابراہیم بن دحمان رح عالم باعمل صالح فاضل حنفی صاحب کرامات تھے ان کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کا داماد حکومت میں ملازم تھا بادشاہ نے اُسے قید کر دیا اور شیخ رح نہ تو لوگوں سے واقف تھے نہ میل جول رکھتے تھے اسی اثناء میں عید آگئی اور وہ قید میں رہا۔ اُس کی بیوی اور بچے رونے لگے۔ یہ ارکان دولت میں سے کسی سے واقف نہ تھے بادشاہ کے دروازہ کی طرف چلے اتفاق سے ان کے جانے کے وقت ہی بادشاہ بھی عید کیلئے نکل رہا تھا سامنا ہوا تو فقیہ رح نے اپنا سر کھول دیا اور گھوڑا بادشاہ کو لیکر کھڑا ہو گیا کہ ایک قدم بھی نہ چل سکا لوگ دوسرا گھوڑا لائے پھر تیسرا چوتھا لائے مگر یہی حال رہا۔ بادشاہ نے لوگوں سے کہا دیکھو تو کیا بات ہے لوگوں نے دیکھا تو فقیہ رح سر کھولے ہوئے تھے پوچھا یہ کیا حال ہے فرمایا میرا داماد قید میں ہے بادشاہ نے اُسکو رہا کر دیا تو فوراً گھوڑا چلنے لگا۔ ان کی وفات ۷۶۹ھ میں ہوئی ہے اسکو مناوی رح نے بیان کیا ہے۔

محمد بن عبد اللہ الصوفی رح یہ شیخ بہاء الدین کازرونی ہیں اپنے وطن سے تصوف کی تکمیل کے بعد مصر آرہے تھے لوگ ان کے پاس آیا جایا کرتے تھے یہیں رہ پڑتے اور اہل و عیال کو چھوڑ بیٹھتے تھے۔ مناوی رح کہتے ہیں ابن حجر نے بیان کیا ہے کہ ان عجیب باتوں میں سے جو ان کیلئے واقع ہوئی ہیں۔ یہی ہے جسکو نجم بالسی رح نے بیان کیا ہے کہ ہم ان کے جنازہ پر حاضر تھے جب انکو قبر میں اُتارا گیا پھر وہ شخص جسنے اُنکو لحد میں داخل کیا تھا نکلا تو نہایت حسین و جمیل ہو گیا تھا تمام حاضرین اُسکے دیکھنے میں اور شیخ رح کی اس کرامت سے تعجب میں از خود رفتہ ہو گئے ان شیخ کی وفات ۷۴۳ھ میں ہوئی اسکو مناوی رح نے بیان کیا ہے ❋

(باقی آئندہ)

Marfat.com

ابوعبداللہ محمد بن عمر بن محمد الزدکی - امام عالم فاضل صاحب اتقان وایقان تھے علم ادب اور خاصکر علم لغت کی سرکردگی ان پر ختم تھی خوش خلق سلیم القلب اور خیر وصلاحیت سے مشہور تھے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خواب مین زیارت کی تو ارشاد فرمایا جو تم سے پڑھ لیگا جنت مین جائیگا اور اسی خواب کی وجہ سے ان سے بہت علماء نے علم حاصل کیا ہے جن مین سے الشیخ الشریف عبدالرحمن بن ابی الخیر فارسی بھی ہین - یہ فقیہ رحمہ اخیر عمر مین مکہ مکرمہ رہنے لگے تھے اور وہان والون کو ان سے بہت عقیدت تھی، فقیہ سلیمان علوی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ ہمارے دوست عبداللہ بن محمد مکی رح نے ہمسے بیان کیا ہے کہ ان کو دستون کا مرض ہو گیا خون آنے لگا اور بہت زیادہ بڑھ گیا یہانتک کہ دن رات مین ساٹھ ساٹھ مرتبہ اُٹھتے تھے اُن کے والد حضرت شیخ محمد زدکی رح کو ان کے پاس لائے کہ صحت کے واسطے دعا فرمائین کیونکہ ان لوگون کے یہان مکہ مکرمہ مین آپ ہی مشہور بزرگ تھے - آپ تشریف لے آئے دعا کی اور ان سے فرمایا اپنا پیٹ کھولو اُنھون نے کھول دیا تو آپنے بھی اپنا پیٹ کھولا اور اُسکو انکے پیٹ سے ملایا اور چلے گئے اس کا اثر فوراً ہی ظاہر ہونے لگا کہ خون آنا کم ہو گیا اور وہ بہت جلد شفایاب ہو گئے - شریف عبدالرحمن بن ابی الخیر فارسی مکی کہتے ہین کہ جب مجھکو ان شیخ زدکی رح کا خواب مین حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا اور حضور کا ارشاد فرمانا کہ جو تم سے پڑھ لیگا جنت مین داخل ہوگا معلوم ہوا تو مین نے ان کے پاس پڑھنے کے واسطے جانیکا پختہ ارادہ کر لیا تھا مگر شیخ خود ہی میرے موضع مین تشریف لے آئے اور مین نے وہین پڑھ لیا - اور ان کی کرامتیں اسی قسم کی اور بھی ہین آپ کی وفات ۸۲ھ مین مکہ معظمہ مین ہوئی ہے اور جنت المعلاۃ مین حضرت ام المومنین سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے قریب دفن کئے گئے ہین اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے

ابوعبداللہ محمد بن عیسے الزیلعی رح زہد وعبادت اور کامل تقوی کیساتھ ساتھ خارق عادت کرامات اور سچے مکاشفات والے بزرگ تھے - ان پر ایک نور اور ہیبت تھی ان کے دادا فقیہ محمد بن عمر زیلعی نے کہدیا تھا کہ میرے بیٹے عیسے کے ایک لڑکا ہوگا

Marfat.com

جس کا نام محمد ہوگا اس کی ابتداء میری انتہا جیسی ہوگی۔ آپ کی کرامتوں میں یہ ہے کہ آپ کا ایک جوان لڑکا تھا یہ لڑکا کچھ لوگوں کیساتھ ایک مجمع میں تلوار کا کھیل کر رہا تھا جیسا کہ عام مواضعات کے اہل عرب کی عادت ہے۔ اتفاق سے ایک شخص کی آنکھ میں تلوار لگی اور آنکھ نکل گئی حضرت فقیہ رح کو جب یہ معلوم ہوا اس شخص کو بلایا اور آنکھ کو اس کی جگہ لگا کر اسپر لعاب مبارک لگا دیا تو آنکھ جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی۔

آپ کی کرامتوں میں یہ بھی ہے کہ جب آپ نے وہ مسجد جوان کی آبادی میں ہے بنائی تو اتفاق سے ایک شخص ایک اونچی جگہ سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی وہ حضرت فقیہ رح کے پاس لایا گیا آپ نے اس کی گردن پر ہاتھ پھیرا اور لعاب مبارک لگایا تو اس کی گردن ٹھیک ہو گئی کہ گویا اس میں کچھ ہوا ہی نہیں اور اسی وقت سب کی ساتھ کھڑا ہو کر تعمیر کرنے لگا

اسی مسجد کی تعمیر کے زمانہ میں آپ کی جو کرامت بہت مشہور تھی یہ تھی کہ آپ غیب سے خرچ کرتے ہیں اور یہ اسلئے کہ آپ کے پاس ظاہر میں نہ کوئی مال تھا نہ تجارت نہ زراعت نہ ان کے علاوہ کوئی اور سلسلہ بلکہ آپ فقیر محض تھے اور اسکے باوجود ایک بہت وسیع عمارت بنا دی اور اس میں بہت مال خرچ کر ڈالا۔

آپ کی کرامتوں میں یہ بھی ہے کہ بارش کے باب میں جب لوگ آپ کے سر ہو جاتے تھے فوراً پانی آجاتا اور حق تعالیٰ اسی وقت ان پر بارش نازل فرما دیتے تھے آپ کی کرامتوں میں یہ بھی ہے کہ الملک المجاہد کی ایک باندی جسکو ان کی والدہ نے شیخ کے پاس بھیجا تھا حاضر ہوئی اور اپنے آقا کی رہائی کے بارہ میں شیخ کے سر ہو گئی ان دنوں جبکہ ان کو مکہ مکرمہ سے گرفتار کر کے مصر پہونچا دیا گیا تھا آپ نے فرمایا وہ ابھی ابھی رہا کر دئے گئے اسنے اس وقت کی تاریخ یاد کر لی جب رہائی کے بعد مجاہد آ گئے تو انہوں نے بتایا کہ ان کی رہائی اسی وقت ہوئی تھی جس وقت میں شیخ رح نے ان کی رہائی کی خبر دی تھی۔ آپ کی وفات [illegible] میں ہوئی ہے۔ اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے

محمد بہاؤالدین شاہ نقشبند رح بخاری تھے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے شیخ اعظم اور بڑے بڑے ائمہ صوفیہ کے پیشرو تھے طریقت کو شیخ محمد بابا السماسی رح سے اور پھر

۱۳۸

Marfat.com

سید امیر کلال سے حاصل کیا ہے ۔ ۷۴۹ھ میں بخارا سے ایک فرسنج کے فاصلہ پر قصر العارفان آبادی میں تولد ہوئے ہیں ص ۱۴۱ کل ایک صفحہ ۳ سطر ——— ص ۱۴۲

آپکی بڑی کرامتون مین سے ایک یہ ہے آپنے فرمایا ہے کہ ایک دن مین اور محمد زاہد جنگل گئے اور یہ سچے عاشق تھے اور ہماری ساتھ کہدالین تھین ہم بھی ان کا شغل کر رہے تھے کہ ہمپر ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ جسنے مجبور کردیا کہ ہم کہدالین پھینکدین اور معرفت کی باتون کا تذکرہ کرین ۔ اسی گفتگو مین سلسلۂ کلام بزرگی پر پہونچا تو مین نے کہا اس کی انتہا اس درجہ پر ہوتی ہے کہ اگر مقام بندگی والا کسی کو یہ کہہ بیٹھے کہ مرجا تو وہ فوراً مر جائے پھر یہ ہوا کہ مین نے اُن سے کہدیا تم مرجاؤ وہ اُسی وقت مرگئے اور چاشت کے وقت نصف النہار تک مُردہ ہی رہے گرمی کا وقت تھا اسلئے مین گھبرا گیا اور بہت حیران ہوا مین قریب ہی ایک سایہ کی جگہ پہونچ گیا اور سخت حیرت مین پھر اُن کے پاس لوٹ کر آیا تو ان مین گرمی کی زیادتی سے تغیر بھی ہو چلا تھا پھر تو اور بھی پریشانی بڑھی اُسی وقت میرے دل مین یہ القاء کیا گیا کہ ان سے کہو اے محمد زندہ ہو جاؤ مین نے تین مرتبہ ان کو یہ کہا تو ان مین تھوڑی حیات سرایت کرنے لگی اور مین اُن کو دیکھتا رہا یہانتک کہ یہ پہلی سی حالت پر لوٹ آئے مین سید کلال کی خدمت مین حاضر ہوا تو سب قصّہ عرض کیا جب مین نے یہ عرض کیا کہ وہ مرگئے اور مین اُس کی وجہ سے حیران ہوگیا تو فرمایا بیٹا تم نے اُن سے کیون نہ کہدیا کہ زندہ ہو جاؤ ۔ مین نے عرض کیا جب مجھے اس کا الہام کیا گیا تو مین نے یہ کہدیا اور وہ زندہ ہوگئے ۔ آپ کی کرامتون مین یہ بھی ہے کہ آپنے اپنے نواسے شیخ حسن عطار کو جبکہ وہ بچہ ہی تھے دیکھا کہ ایک گھوڑے پر سوار ہین اور چارون طرف اور تیجے ہین فرمایا قریب ہے کہ یہ سوار ہوگا اور بادشاہ اور امراء اسکے آگے آگے ہونگے پھر ایسا ہی ہوا جیسا فرمایا تھا کہ یہ بالغ ہونے کے بعد خراسان آگئے وہان کے بادشاہ مرزا شاہ رخ رحمہ اللہ سے باغ زاغان مین ملاقات ہوئی ۔ بادشاہ نے ان کیلئے اپنا خچر پیش کیا جب انہون نے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو بادشاہ نے اُس کی باگ پکڑی اور آگے آگے چلا یہانتک کہ خچر کی شوخی جاتی رہی پھر شیخ حسن پیدل ہوئے اور اپنے راستہ پر بخارا کو چلے گئے

ی تین جلد ۱۲ فرنچ

۱۳۹

Marfat.com

تشریف رکھنے ان کے نانا صاحب قدس سرہ کی روحانیت کیلئے تواضع اور خشوع وخضوع
مین سر جھکا لیا پھر بادشاہ سے ان کی بشارت اور کرامت کے واقع ہو جانیکا تذکرہ کیا
تو بادشاہ اور اسکے سب ساتھیون کی ان کے ساتھ عقیدت بڑھ گئی ۱۲ منہ کل ۱۵ سطر ۲۹
آپکے متوسلین مین سے کسی سے روایت ہے کہتے ہین کہ آپ شہر مرو مین تھے اور مین خدمت
مین حاضر تھا مجھے اپنے گھر والون کے دیکھنے کا اشتیاق ہوا جو بخارا مین تھے اور خبر یہ
پھونچی تھی کہ میرے بھائی شمس الدین کا انتقال ہو گیا ہے مجھے اجازت لینے کی جرأت نہ
ہوئی تو مین نے امیر حسین سے جو اُس وقت شیخ رح کے ساتھ تھے استدعا کی کہ مجھے اجازت
لے دین۔ شیخ ایک روز جمعہ کی نماز کے واسطے تشریف لیگئے تو واپسی مین امیر صاحب نے میرے
بھائی کے انتقال کا ذکر کیا تو فرمایا یہ کیسی خبر ہے وہ تو زندہ ہے اور یہ اُس کی خوشبو پھیل
رہی بلکہ مین اُس کی خوشبو کو بہت ہی قریب پاتا ہون۔ ان کی باتین ابھی ختم بھی نہ ہوئی تھین
کہ میرے بھائی بخارا سے آگئے وہ آئے اور شیخ کو سلام کیا تو فرمایا امیر حسین یہ ہے
شمس الدین تو حاضرین پر ایک زبردست حال طاری ہو گیا۔

شیخ علاء الدین عطار کہتے ہین کہ حضرت قدس اللہ سرہ بخارا مین تھے اور آپکے ایک
مرید کے عزیز مولانا عارف خوارزم مین تھے حضرت ایک دن اپنے متوسلین سے صفت
بصیرہ[عہ] گفتگو فرما رہے تھے اثنائے کلام مین فرمایا کہ مولانا عارف اس وقت خوارزم سے
سرائے کی طرف چلے ہین۔ اور سرائے کے راستہ مین فلان جگہ تک پہونچ گئے ہین پھر
کچھ دیر بعد فرمایا کہ مولانا عارف کے دل مین یہ خیال آرہا ہے کہ وہ سرائے نہ جائین اور
وہ خوارزم کی طرف لوٹ گئے حاضرین نے اس واقعہ کو بقید تاریخ لکھ لیا پھر ایک مدت
کے بعد مولانا عارف خوارزم سے بخارا آئے تو جو کچھ شیخ قدس اللہ سرہ نے فرمایا تھا انکو
سنایا اُنہون نے کہا کہ بعینہ یہی بات مجھے پیش آئی تھی سب کو اس بات سے بہت زیادہ
تعجب ہوا۔
شیخ عبداللہ خوجندی کہتے ہین کہ شیخ قدس اللہ سرہ کی خدمت مین میرے رہ پڑنے کا

[عہ] بینائی یعنی اس امر سے کہ اہل اللہ دور کی چیزون کو ایسے دیکھ لیتے ہین جیسے قریب کی چیزون کو ۱۲ مترجم

Marfat.com

سبب یہ ہوا ہے کہ اس سے کئی سال پہلے میں خوجند میں ہی تھا کہ دل میں عشق کی آگ لگ چکی تھی۔ میرا قرار سلب کر دیا تھا میں طریق میں داخل ہونیکا سخت پیاسا تھا آخر خوجند سے حیران و پریشان نکل کھڑا ہوا یہانتک کہ ترمذ پہونچا اور انتہائی بیقراری کی حالت میں عارف کبیر ابو محمد بن علی الحکیم الترمذی قدس اللہ سرہ کے مزار مبارک کی زیارت کیلئے حاضر ہوا پھر نہر جیحون کے کنارہ پر مسجد میں گیا اور وہاں سو گیا تو خواب میں دو رعب داب والے بزرگوں کو دیکھا اُن میں سے ایک صاحب نے مجھسے فرمایا تم ہم کو پہچانتے ہو۔ میں تو محمد بن علی الترمذی ہوں اور یہ خضر علیہ السلام ہیں تم خود کو مشقت میں نہ ڈالو بیقرار نہ ہو کیونکہ ابھی اُس کام کا جس کا تم ارادہ کر رہے ہو وقت نہیں آیا لیکن اس درجہ پر بارہ ۱۲ سال کے بعد بخارا میں شیخ بہاء الدین شاہ نقشبند کے ہاتھ پر جو اس وقت قطب زمانہ ہیں مقصود کو پہونچ جاؤ گے پھر مجھے افاقہ ہوا تو وہ سوزش سکون پا گئی اور میں خوجند لوٹ آیا پھر ایک دن میں بازار میں جا رہا تھا کہ دو ترکی شخص مسجد میں داخل ہوتے ہوئے ملے میں بھی اُن کے پیچھے پیچھے پہونچ گیا وہ بیٹھکر باتیں کرنے لگے میں نے ان کی باتوں پر کان لگایا تو سنا کہ وہ اس طریق کے حالات پر گفتگو کر رہے ہیں میرے دل میں اُن کی طرف میلان پیدا ہوا میں جلدی سے اُٹھا اور اُن کے واسطے کھانا لیکر آیا اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس شخص میں عشق کی سوزش معلوم ہوتی ہے مناسب یہ ہے کہ یہ ہمارے بادشاہ شیخ اسحٰق کے صاحبزادہ کی خدمت میں رہے جب میں نے سنا تو ان سے ان شیخ کے حالات پوچھے انہوں نے کہا کہ یہ نواحی خوجند ہی میں ہیں میں اسیوقت اُن کے پاس حاضر ہوا تو اُنہوں نے مجھسے بہت ہی زیادہ مہربانی فرمائی۔ ان کے ایک لڑکے نے جسپر خلوص و شرافت کے آثار تھے میرے متعلق کہا کہ یہ مرید تو صاحب انکسار ہے مناسب ہے کہ جناب اسکو انتخاب فرمالیں اور داخل سلسلہ کر لیں تو شیخ رو پڑے اور فرمایا بیٹا یہ تو شیخ بہاء الدین کی اولاد میں ہے میرا اسپر کوئی حکم نہیں چلتا اسکے بعد میں خوجند لوٹ آیا اور اس اشارہ کے ظہور کے زمانہ کا انتظار کرنے لگا کچھ ہی مدت گذری ہوگی کہ میں نے اپنے دل کو دیکھا کہ بخارا کی جانب کھچا جا رہا ہے اور مجھے اس کی قدرت نہ رہی کہ ایک منٹ کی بھی دیر کر سکوں تو میں نے

۱۴۱

بخارا کی طرف سفر شروع کر دیا جب میں پہونچ گیا سیدنا شیخ قدس اللہ سرہ کی بارگاہ کا ارادہ
کیا۔ آپکے دیدار سے مشرف ہوا تو فرمایا عبد اللہ خوجندی نے دیکھ لیا ہے کہ بارہ حال
کی مدت کے پورا ہونے میں تین دن باقی رہے ہیں پھر اس اشارہ سے ایک عجیب حالت
طاری ہوگئی اور شیخ کی محبت کی صبح سعادت افق دل میں طلوع کر آئی حاضرین اس
اشارہ کو نہ سمجھ سکے تو مجھ سے پوچھا جب میں نے ان لوگوں کو اس کی حقیقت کا واقعہ
چکھایا تو کیف و سرور سے پھولے نہ سمائے پھر شیخ مجھ پر پوری پوری عنایت سے متوجہ
ہوئے اور خدمت میں قبول فرما لیا قدس اللہ سرہ۔

شیخ علاء الدین نے بیان کیا ہے کہ میں ایک ابر والے دن میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے
فرمایا کیا ظہر کا وقت آگیا میں نے عرض کیا نہیں فرمایا آسمان کی طرف دیکھو میں نے دیکھا تو کوئی
حجاب نہ پایا اور آسمان کے تمام فرشتوں کو ظہر کی نماز میں مشغول دیکھا فرمایا تم کیا کہتے
ہو کیا ظہر کا وقت آگیا۔ میں اس حرکت پر جو مجھ سے صادر ہوگئی تھی شرمندہ ہوا استغفار کیا اور
ایک مدت تک اس حالت میں رہا کہ اپنے دل میں اس کی وجہ سے بہت بڑا بار محسوس کرتا رہا

کل ایک صفحہ ۳۳ سطر ——— شیخ علاء الدین عطار رح نے
بیان کیا ہے کہ شیخ تاج الدین صاحب کو جو بارگاہ بہائیہ کے متوسلین میں تھے جب شیخ کسی
ضرورت سے قصر العارفان سے بخارا بھیجتے تھے تو یہ ذرا سی دیر میں لوٹ آیا کرتے تھے اور
یہ اسلئے کہ جب یہ مریدین کی نظر سے غائب ہوتے ہوا میں اڑنے لگتے تھے ایک دن شیخ نے
مجھے کسی کام سے بخارا بھیجا میں بھی اسی طرح گیا راستہ میں شیخ کو دیکھا اور شیخ رح نے
بھی اس حالت پر دیکھ لیا مجھسے اس حال کو سلب کر لیا اسکے بعد پھر میں ایسا کہ اپنے پر کبھی قادر
نہیں ہوسکا۔ شیخ خسرو رح نے جو حضرت ممدوح قدس اللہ سرہ کے بڑے خاص لوگوں میں
تھے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک روز شیخ کی زیارت کا ارادہ کیا تو حضرت اقدس کو باغ میں
حوض کے کنارہ کھڑا ہوا ایک شخص سے جسکو میں جانتا نہ تھا باتیں کرتے پایا جب میں نے
سلام عرض کیا تو یہ شخص باغ کے کسی گوشہ میں چلا گیا حضرت قدس اللہ سرہ نے مجھسے
دوبارہ یہ فرمایا کہ یہ خضر علیہ السلام تھے مگر میں کچھ نہیں بولا خاموش رہا اور حق تعالیٰ کی

Marfat.com

بزرگ سے میں نے اپنے دل میں ان کی جانب ظاہری و باطنی کوئی میلان نہیں پایا پھر دو یا تین دن بعد میں نے اُن کو خانقاہ کے باغ میں دیکھا کہ حضرت قدس اللہ سرہ کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔ اور دو ماہ بعد بخارا کے ایک بازار میں خود مجھ سے بھی ملاقات ہو گئی تو تبسم فرمایا میں نے سلام کیا تو آپ نے معانقہ کیا خوش طبعی کی باتیں کیں اور میرے حالات پوچھے جب میں قصر العارفان لوٹ آیا اور حضرت شیخ قدس اللہ سرہ کے آستانہ پر حاضر ہوا تو حضرت نے فرمایا تم بخارا کے بازار میں خضر سے ملکر آئے ہو۔

ایک عالم نے حضرت شیخ کے مریدوں کی ایک جماعت کی ساتھ عراق تک سفر کیا وہ کہتے ہیں کہ جب ہم سمنان پہونچے تو سنا کہ یہاں شیخ کے مخلصین میں سے ایک بزرگ ہیں جن کا اسم شریف سید محمود ہے ہم لوگ اُن کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے اور اُن سے حضرت شیخ کے سلسلہ میں داخل ہونیکا سبب پوچھا۔ اُنھوں نے کہا کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی حضور ایک نہایت خوبصورت مکان میں تھے حضور کی برابر ایک بارعب شخص تھے۔ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یا اُن بزرگ کی خدمت میں ادب و تواضع کی ساتھ عرض کیا کہ میں آپ کی صحبت سے مشرف نہیں ہو سکا اور آپ کے زمانہ اور آپ کی صحبت کی برکتوں میں حاضر نہ تھا اسلئے یہ سعادت مجھے حاصل نہیں ہو سکی تو میں کیا کروں۔ حضور نے ارشاد فرمایا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میری برکت اور میرے دیکھنے کی فضیلت حاصل کرو تو شیخ بہاء الدین کی پیروی اپنے لئے ضروری کر لو اور ان بزرگ کی طرف اشارہ فرمایا جو حضور کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ میں نے شیخ رح کو اس سے پہلے کبھی دیکھا نہ تھا جب ہوش میں آیا تو میں نے ان بزرگ کا نام اور اُن کا حلیہ ایک کتاب کی پشت پر لکھ لیا۔ پھر ایک مدت کے بعد میں ایک بزاز کی دکان پر بیٹھا تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس پر بہت نور اور ہیبت و رعب تھا وہ آیا اور دکان پر بیٹھ گیا جب میں نے اُن کا چہرۂ مبارک دیکھا تو مجھے وہ حلیہ یاد آگیا اور مجھ پر ایک زبردست حالت طاری ہو گئی جب وہ حالت رفع ہوئی تو میں نے درخواست کی کہ میرے گھر کو بھی مشرف فرمائیں آپ نے قبول فرمالیا اور کھڑے ہو گئے آپ آگے آگے تشریف لے چل رہے تھے اور میں آپ کے پیچھے پیچھے آپ نے

Marfat.com

مڑ کر بھی نہیں دیکھا اور سیدھے میرے مکان پر تشریف لے آئے یہ سب سے پہلی کرامت ہے جو میں نے آپ کی کرامتوں میں دیکھی کیونکہ آپ نے میرا گھر بالکل نہیں دیکھا تھا جب گھر کے اندر تشریف لے آئے تو خاص میرے حجرہ پر تشریف لیگئے اس میں میرا کتب خانہ تھا آپ نے دست مبارک بڑھایا اور ان میں سے ایک کتاب نکال کر مجھے دی اور فرمایا تمنے اس کی پشت پر کیا لکھا ہے تو یہ وہی کتاب جس کی پشت پر میں نے وہ خواب اور اس کی تاریخ لکھہ رکھی تھی اور اسکو سات سال ہو گئے تھے مجھپر اس کی اطلاع سے ایک حالت پہلی حالت سے بھی زبردست طاری ہو گئی جب مجھسے وہ حالت جو میں محسوس کر رہا تھا رفع ہو گئی تو حضرت نے بہت مہربانی سے باتیں فرمائیں اور اسکو کہ میں سلسلہ میں داخل ہو جاؤں قبول فرمالیا اور خدمت آستانہ کی سعادت سے مشرف فرمادیا صفحہ ۱۵ کل ۲۵ سطر ——— صفحہ ۱۵

آپکے متوسلین میں سے ایک صاحب سے روایت ہے کہتے ہیں شیخ قدس اللہ سرہ ایک روز میرے یہاں تشریف لائے تو مجھے اس وجہ سے کہ اس وقت میرے یہاں آٹا بھی نہ تھا بہت زیادہ شرمندگی ہوئی پھر میں آٹے کا ایک پلہ لے آیا شیخ رح نے فرمایا تم اسی آٹے میں سے پکاتے رہنا اور کسی کو اسکے کم زیادہ ہونیکی خبر نہ کرنا۔ شیخ رح نے میرے پاس دس ماہ قیام فرمایا شیخ کی زیارت کیلئے مریدین واحباب گھر پر آتے رہتے تھے اور ہم ان کیواسطے اسی آٹے میں سے پکاتے رہتے تھے یہ سب تھا مگر آٹا بدستور تھا پھر اسکے بعد میں نے اپنی بیوی کو یہ بتادیا اور شیخ کے حکم کے خلاف کر بیٹھا تو برکت جاتی رہی اور آٹا بہت ہی جلد ختم ہو گیا۔ میرے لئے آپ کے کمال ولایت اور زبردست بزرگی کی قوی عقیدت کا سب سے بڑا سبب یہ ہوا تھا۔

شیخ محمد زاہد کہتے ہیں کہ میں زمانہ سلوک میں شیخ قدس اللہ سرہ کے پاس بیٹھا تھا وقت فصل ربیع کا تھا میرے دل میں خربوزہ کی خواہش ہوئی تو میں نے شیخ رح سے فرمایش کی قریب میں ایک جاری پانی تھا آپ نے فرمایا اس پانی پر جاؤ میں گیا تو وہاں ایک خربوزہ اسی وقت کا ساٹوٹا ہوا پایا مجھے اس سے حضرت اقدس کا نہایت کامل اعتقاد ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی برکت سے ہم سب کو نفع پہونچائیں۔

(باقی آیندہ)

۱۴۴

[illegible]

ایک متوسلین میں سے کسی سے نقل ہے کہتے ہیں جب میں شیخ قدس سرہ کی صحبت سے مشرف ہوا تو شیخ شادی رح جو حضرت کے متوسلین میں سے خاص آدمی تھے مجھے نصیحت کیا کرتے تہذیب دیتے اور اصلاح فرمایا کرتے تھے جن جن باتوں کا انہوں نے مجھے حکم دیا تھا ان میں ایک یہ بھی ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص اس طرف پاؤں نہ پھیلائے جس طرف شیخ ہوں۔ میں ایک روز شیخ کی زیارت کیلئے سخت گرمی کے وقت غزیوت سے قصر العارفان پہونچا راستہ میں ایک درخت کے سایہ کی پناہ لی اور لیٹ گیا ایک جانور آیا اور میرے پیر میں دو دفعہ کاٹا۔ مجھے اس سے بہت ہی سخت تکلیف ہوئی تو اٹھکر کھڑا ہو گیا۔ پھر لیٹ گیا تو اسنے پھر تیسری مرتبہ ایسا ہی کاٹا میں بیٹھ گیا اور دیر تک اس کی وجہ سوچتا رہا آخر شیخ شادی رح کی نصیحت یاد آئی اور دیکھا کہ میں نے قصر العارفان کے کنارہ کی طرف پیر پھیلا لئے تھے اور حضرت شیخ اس وقت اسی جگہ تھے تو معلوم ہو گیا کہ یہ میری اس حرکت پر تنبیہ ہے۔ شیخ علاء الدین رح نے بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ رح نے امیر حسین کو حکم دیا کہ بہت سی لکڑیاں جمع کر لو۔ اور یہ موسم سرما میں تھا جب ارشاد کی تعمیل ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اگلے دن بہت برف گرایا ایسے کہ چالیس مرتبہ برف گرا پھر شیخ رح نے اسی وقت خوارزم کا سفر اختیار کیا شیخ شادی رح بھی آپ کی خدمت میں تھے جب نہر حرام پر پہونچے آپنے ان کو حکم دیا کہ پانی کے اوپر کو چلے جائیں مگر شیخ شادی کو ڈر معلوم ہوا آپنے کئی دفعہ فرمایا مگر وہ ایسا نہ کر سکے پھر آپ نے ان کی طرف بہت تیز نظر سے دیکھا جس سے وہ دیر تک بے ہوش و حواس رہے جب ہوش بجا ہوئے پانی پر قدم رکھا اور چلنے لگے۔ پیچھے پیچھے شیخ بھی تشریف لیچلے جب عبور فرما گئے تو فرمایا دیکھنا کیا تمہارے موزہ کا کوئی حصہ بھیگا ہے دیکھا تو اس میں حق تعالیٰ کے فضل و قدرت سے تری بھی نہ پائی۔

شیخ رح کے متوسلین میں سے ایک صاحب نے بیان کیا ہے کہ حضرت قدس اللہ سرہ سے میری محبت اور حاضری خدمت کا سبب یہ ہوا تھا کہ میں بخارا کے بازار میں اپنی دکان پر تھا آپ تشریف لائے اور دکان پر بیٹھ گئے اور حضرت بایزید رح کے کچھ اوصاف بیان کرنے شروع فرمائے یہانتک کہ آپنے فرمایا کہ انکے ان اوصاف میں سے جو ذکر کئے گئے ہیں یہ بھی ہے

Marfat.com

کہ وہ فرماتے ہین کہ اگر میرے کپڑے کا کنارہ کسیکو چھو جاے تو وہ میرا محبت کرنیوالا اور شیدائی ہوجائے اور میرے پیچھے پیچھے ہولے اور مین یہ کہتا ہون کہ اگر مین اپنی آستین کو حرکت دیدون تو تمام اہل بخارا چھوٹے بڑے سب کو ایسا کردون کہ میرے شیدا ہون میری محبت مین سرگشتہ ہوجائین گہر اور دکانین چھوڑ بیٹھین اور میرے پیچھے ہولین اور دست مبارک آستین پر رکھا اس وقت میری نظر آپ کی آستین پر پڑگئی تو مجھ پر ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ میرے ہوش و حواس جاتے رہے اور بہت وقت تک مین اسی حال مین رہا جب افاقہ ہوا تو اُن کی محبت کی سلطنت مجھپر قابو پا چکی تھی آخر گھر اور دکان کو چھوڑ چھاڑ کر ان کی خدمت مین آپڑا۔

متوسلین ہی مین سے ایک صاحب سے روایت ہے کہتے ہین مین نے ایک دن حضرت قدس اللہ سرہ سے درخواست کی کہ میرے واسطے دعا فرماوین کہ میرے لڑکا ہوجائے آپنے دعا فرمائی اور آپ کی دعا کی برکت سے میرے یہان لڑکا تو لد ہو گیا مگر پھر مر گیا۔ مین نے حضرت سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا تم نے تو ہم سے یہ درخواست کی تھی کہ تمہارے لڑکا ہوجائے تو اللہ تعالی نے لڑکا عطا فرما دیا اور پھر اسے لیلیا لیکن ہمین امید ہے کہ درویشون کی دعا کی برکت سے اللہ تعالی تم کو دو لڑکے دینگے جنکی عمر دراز ہو گی کچھ دن بعد میرے یہان دو لڑکے پیدا ہو گئے پھر ان مین سے ایک بیمار ہوا تو مین نے حضرت شیخ سے عرض کیا فرمایا وہ میرا بچہ ہے تم کو اس کی کیا فکر وہ بہت مرتبہ بیمار ہوگا اور پھر تندرست ہوجائیگا۔ پھر ایسا ہی ہوا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا رضی اللہ عنہ۔

شیخ عارف دیکرانی سے جو حضرت سید امیر کلال قدس اللہ سرہ کے بڑے خلفا مین سے ہین روایت ہے کہتے ہین کہ ہم ایک دن شیخ بہاء الدین کی زیارت کیلئے قصر العارفان گئے جب بخارا کو واپس آئے تو ہماری ساتھ وہان کے درویشون کی ایک جماعت تھی اُن مین سے ایک شخص نے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کے خلاف کچھ کہنا چاہا ہمنے اُسکو روک دیا اور اُس سے کہا کہ تم اُنکو پہچانتے ہی نہین ہو تم کو جائز نہین کہ اللہ تعالی کے اولیاء کی شان مین بے ادبی اور بدگمانی کرو مگر وہ باز نہ آیا تو اسی وقت ایک بھِڑ آئی اُسکے منہ مین گھُس گئی اور کاٹ لیا اُسکو اسقدر تکلیف ہوئی کہ صبر نہ کرسکا مین نے کہا کہ یہ حضرت شیخ کیساتھ بے ادبی کی وجہ سے

تو وہ بہت رویا پھر توبہ کی اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع ہوا تو اُسی وقت اچھا ہوگیا۔ صحرائے قپچاق کے لشکر نے بخارا شہر کا محاصرہ کرلیا اور ایک مدت تک محاصرہ قائم رہا۔ تو اہل شہر پر بڑی مصیبت ہوگئی اور بہت مخلوق ہلاک ہوگئی وہاں کے امیر نے حضرت شیخ قدس اللہ سرہ کی خدمت مین اپنے چند خاص لوگون کو بھیجا کہ حضرت ہم تو دشمنون کے مقابلہ سے بالکل ہی عاجز آچکے ہین اور ہماری تمام تدبیرین خاک مین مل چکی ہین اور تمام ذرائع ختم ہوگئے ہین اب ہمارے واسطے کوئی پناہ کی جگہ نہین کہ ہم ان ظالمون سے پناہ لے سکین سوائے آپ کے تو آپ اللہ تعالیٰ سے بیقراری کیساتھ دعاء فرمائین کہ مسلمانون کو ان کے ہاتھون سے نجات دین یہی وقت امداد اور دستگیری کا ہے آپ نے فرمایا ہم آج رات دعاء کرینگے اور دیکھین ربُّ العزت جل جلالہ کیا کرتے ہین جب صبح صادق ہوگئی تو آپ نے اُن لوگون کو اطلاع دی کہ مجھکو چھ روز کے بعد مصیبت کے دور ہوجانیکی بشارت دیگئی ہے ان لوگون نے امیر کو اس کی بشارت دیدی اور تمام اہل بخارا اس سے بہت خوش ہوئے اور ایسا ہی ہوا چھ روز کے بعد دشمن کے لشکر نے شہر سے محاصرہ اُٹھالیا اور سب کے سب چلے گئے۔

شیخ شادی رح کہتے ہین کہ جب مجکو شیخ قدس اللہ سرہ کی صحبت کی سعادت نصیب ہوگئی تو مجھ پہ خرچ کرنا اور ایثار کرنا سہل ہوگئے میرے پاس ایک دن سو اشرفیان جمع ہوگئین میرے گھر کے لوگ ان کو جمع رکھنے کے باب مین مجھ سے کہنے آئے اور مین نے یقین کے ضعف کی وجہ سے ان کی موافقت کرلی پھر مین بخارا گیا اور کیمخت کا موزہ وغیرہ خریدا پھر حضرت قدس اللہ سرہ کی زیارت کیلئے قصر العارفان پھونچا جب آپکے سامنے حاضر ہوا تو فرمایا تم بخارا کیون گئے تھے مین نے عرض کیا وہان ایک کام پیش آگیا تھا فرمایا یہ کیمخت کا موزہ مجھے دو اور باقی جو جو کچھ خرید کر لائے ہو وہ بھی دو مین نے جلدی سے سب حاضر کردیا۔ فرمایا اور ان سو اشرفیون مین سے جسقدر باقی ہے وہ بھی حاضر کرو۔ مین وہ بھی لے آیا تو پھر میری طرف دیکھا اور فرمایا اگر مین چاہون تو تمہارے اس پہاڑ کو اللہ کی قوت و قدرت کے طفیل سونا بنادون لیکن ہم لوگون کو اس عالم فنا مین ایسی ایسی چیزون کی طرف التفات ہی نہ کرنا چاہئے کیونکہ اس گروہ کی نظر تو اس عالم سے پرے ہے اور

۱۴۷

تم کیسے جمع کرنا چاہتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ جو تمہارے واسطے ہے اس میں سے کچھ بھی کم
نہ کیا جائیگا۔ میں تمکو نصیحت کرتا ہوں کہ تم ایسی باتوں کی طرف پھر عود نہ کرنا۔
مولانا محمد مسکین جو آپ کے متوسلین میں سے بڑے شخص تھے کہتے ہیں کہ بخارا میں ایک
بزرگ کا انتقال ہو گیا تو حضرت شیخ قدس اللہ سرہ انکے گھر والوں کو صبر کی تلقین کیلئے تشریف
لیگئے۔ ان لوگوں نے خود بھی اور ان کے متعلقین نے بھی بہت رنج وغم اور جزع فزع ظاہر کیا
اور ایسے افعال بھی کر گذرے جنکو سب حاضرین نے ناگوار سمجھا لوگوں نے روکا اور طعن بھی کیا
تو شیخ رح نے فرمایا جب میری موت آئے گی تو میں درویشوں کو بتا دونگا کہ کیسے مرتے ہیں
آپ کی یہ بات میرے دماغ میں محفوظ رہی حتی کہ شیخ رح آخری مرض میں بیمار ہوئے
تو خانقاہ تشریف لائے اور خلوت خانہ میں داخل ہو گئے۔ متوسلین آپ کے پاس آتے
رہے اور بیٹھتے رہے آپ ہر ایک کو اُسکے مناسب وصیت فرماتے رہے پھر دعا کیلئے ہاتھ
اُٹھائے دعا کی اور ہاتھ منہ پر پھیر لئے بس پھر وصال ہو گیا۔

۱۴۸

شیخ علی داماد جو حضرت شیخ قدس اللہ سرہ کے خدام میں ہیں کہتے ہیں کہ حضرت نے مجھے اپنی
قبر شریف کے کھودنے کا حکم دیا جب میں نے اُسے پورا کر لیا تو دل میں یہ وسوسہ آیا کہ آپ
کے بعد آپ کی جماعت میں جانشین کون ہوگا آپنے سر مبارک اُٹھایا اور فرمایا ابتک وہی بات ہے
جو ہمنے حجاز کے راستہ میں کہی تھی کہ جو میری پیروی کرنا چاہتا ہے وہ محمد پارسا کی پیروی
کرے پھر افسوس دوسرے روز آپ کا انتقال ہو گیا۔
شیخ علاء الدین عطار رح کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت الشیخ قدس اللہ سرہ کی نزع کی حالت میں سورۃ
یسین پڑھ رہے تھے جب نصف پر پہنچے تو انوار بلند ہونے لگے ہم سب کلمہ طیبہ میں
مشغول ہو گئے اور شیخ قدس اللہ سرہ رحلت فرما گئے اور وفات شب دوشنبہ ۳ ربیع الاول
۷۹۱ھ میں ہوئی ہے اور اپنے باغ میں اُسی جگہ جہاں حکم فرمایا تھا دفن کئے گئے پھر آپ
کے متوسلین نے قبر شریف پر بڑا سا قبہ بنا دیا ہے اور باغ کو کاٹ کے وہاں ایک بڑی سی
مسجد بنا دی ہے۔ مسلمان بادشاہوں نے اُسپر بہت اوقاف کر دی ہیں
اور بہت زیادہ اہتمام شان کیا ہے رضی اللہ عنہ۔ اس سب کو خانی رح نے

الحدائق الوردیہ مین ذکر کیا ہے صفحہ ۱۵۲/۵ کل ایک صفحہ ۲۵ سطر ———— ص ۱۵۲/۱۷

ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابی بکر بن یوسف المکدشی رح بڑے بزرگون مین سے تھے صاحب احوال ظاہرہ و کرامات فاخرہ تھے۔ ان کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص کسی اور شہر سے آپ کی زیارت کیلئے آیا اُسکو راستہ مین ڈاکو مل گئے اور انھون نے اسکے کپڑے اور جو کچھ درہم اسکے پاس تھے چھین لئے۔ یہ فقیہ محمد رح کے پاس حاضر ہوا سب قصہ عرض کیا اور کہا کہ مین اُس وقت تک آپ کا کھانا نہین کھاؤن گا جب تک آپ میرا حق واپس نہ کرا دینگے وہ اس شخص کو لیکر اپنے دادا شیخ یوسف کی قبر پر گئے اور عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کسی ضرورت مین کوئی آپکے سر ہو جاتا تھا آپ اپنے دادا صاحب کی قبر پر آجاتے تھے تاکہ اپنی کرامت دوسرے کی معرفت ظاہر کر دین اور اپنا حال چھپا رکھین۔ راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ کچھ دیر قبر کے پاس بیٹھے تو آپنے فرمایا تم قبر کے پیچھے کیا دیکھتے ہو۔ مین اٹھا کہ دیکھون تو میرے کپڑے اور ان مین وہ درہم سب موجود ہین۔ کوئی چیز کم نہ ہوئی تھی۔

آپ کی کرامتون مین سے وہ بھی ہے جسکو شیخ احمد صوفی نے بیان کیا ہے اور یہ بزرگ آپکے خاص لوگون مین تھے کہتے ہین کہ ایک روز مین اور حضرت ممدوح جنگل مین تھے مین نے عرض کیا حضرت کیا اولیاء کے یہان کوئی حالت خطوہ (ایک قدم مین طویل میلون کی مسافت طے کر جانا) سے بھی زیادہ خاص ہے فرمایا ہان تحیز (یعنی جگہ بدلنے کے طریقہ پر حرکت کر کے طویل ترین مسافت قطع کر دینا) مین نے عرض کیا یہ کس طرح ہوتا ہے فرمایا اس طرح اور آپنے اپنی جگہ سے حرکت کی تو ہم کسی ایسے ملک مین تھے جسے ہم پہچانتے نہین پھر مجھسے فرمایا احمد ہم مین اور اُس جگہ مین جہان ہم تھے دو مہینے کے سفر کا فاصلہ ہے پھر آپنے دوبارہ حرکت کی تو ہم اُسی اپنی جگہ پر تھے آپ کی وفات ۷۷۰ھ مین ہوئی ہے اور شریف احمد ردینی نے غسل دیا اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے اور مناوی رح کہتے ہین کہ آپ کی وفات ۷۹۰ھ مین ہوئی ہے لیکن ظاہر ہے کہ دونون مین سے کسی ایک تاریخ مین تحریف ہو گئی ہے ص ۱۵۲/۲ کل ۱۱ سطر ———— ص ۱۵۳/۲

۱۴۹

ف جلد اول مین یہانتک تو حضرت اقدس مدظلہم العالی کی تلخیص تھی الحمدللہ ۲۷ر شوال ۱۳۵۹ھ کی شب مین اس کا ترجمہ مکمل ہو گیا۔ آگے حضرت کے ارشاد فرمودہ معیار پر احقر کی تلخیص ہے ۱۲۔

Marfat.com

محمد بن ابراہیم الکردی۔ بیت المقدس کے پھر قاہرہ اور پھر مکہ معظمہ کے باشندہ شافعی اور بڑے عارف ہین رات بھر لیٹتے نہ تھے تہجد پڑہتے اور ساری رات عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ کی کرامتوں مین یہ بھی ہے کہ آپنے پورے ایک ہفتہ تک کا روزہ بلادرمیان مین افطار کئے بے تکلف رکہا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی اصل یہ ہے کہ اُنہوں نے ایک بار شب کا کہانا والدین کے ساتھ کہایا تو صبح سے کہانے کی خواہش نہ ہوئی ایک ہفتہ تک ایسے ہی رہے اور ایک وضو پر چار روز تک رہے اور مصر سے دمیاط تک ایک ہی وضو کیساتھ سفر کیا۔ دمیاط مین کسی نے دعوت کی تو ایک لقمہ تناول کیا پھر وہان سے رملہ تک کچھ نہین کہایا پھر رملہ کے بعد سے بیت المقدس تک کچھہ نہین کہایا آپ کی کرامتین زہد اور حالات سب بہت عجیب غریب ہین سلہ مین انتقال فرمایا اسکو مناوی رح نے بیان کیاہے ص ۱۵۳ کل ۶ سطر ـــــــــــــــــ ص ۱۵۳/۱۶

محمد بابا السماسی۔ نقشبندیہ طریقہ کے مشائخ مین سے بڑے شیخ ہین۔ آپ کی کرامتون مین یہ ہے کہ آپنے شیخ محمد بہاوالدین شاہ نقشبند کے ظہور کی خبر اُن کی ولادت سے پہلے دیدی تھی قصہ یہ تھا کہ جب یہ اُن کے وطن پر جو (جیسے کہ آگے آئیگا) قصر العارفان ہے گذرتے تو ساتھیون سے فرماتے کہ مین اس زمین سے ایک عارف کی بو محسوس کرتا ہون یہانتک کہ ایک بار گذرے تو فرمایا مین محسوس کر رہا ہون کہ وہ خوشبو اب زیادہ ہو گئی ہے اور یہ واقعہ اُن کی ولادت سے تین روز بعد کا ہے کچھ ہی دیر ہوئی کہ شاہ بہاءالدین کے دادا اُن کو آپ کے پاس لے آئے دیکھا تو فرمایا یہ میرا بیٹا ہے پھر اپنے ساتھیون سے مخاطب ہوئے اور فرمایا یہ ہے وہ عارف جس کی طرف مین تمکو باربار اشارہ کیا کرتا تھا کہ مین اس آبادی سے اُس کی خوشبو محسوس کرتا ہون اور یہ انشاءاللہ تعالی عنقریب ساری مخلوق کا مقتدا ہوگا اور سید امیر کلال کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ میرا بیٹا ہے اس کی تربیت مین کوئی کمی نہ رکہنا اور اگر تمنے کوئی کمی باقی رکہی تو تم مجھکو کبہی اپنے سے راضی نہ پاؤگے سید صاحب نے سروقد کہڑے ہو کر عرض کیا مین نے بسر وچشم اس خدمت کو قبول کیا انشاء اللہ تعالی اُن کی تربیت مین کوئی کوتاہی نہین کرون گا۔ ایک بار حضرت ممدوح مع اپنی جماعت کے سید امیر کلال کے اکہاڑے پر گذرے

۱۵۰

Marfat.com

سید صاحب زور کرنے میں مشغول تھے آپ ان کے قریب کھڑے ہو گئے تو ساتھیوں میں سے
کسی کے دل میں خیال آیا کہ شیخ ایسی بدعت والوں کے پاس کیوں کھڑے ہیں شیخ کو یہ وسوسہ
مکشوف ہو گیا۔ فوراً ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان لوگوں میں ایک شخص ایسا ہے
کہ اس کی برکت و صحبت سے بہت لوگوں کو نفع پہونچے گا اور بڑے بڑے مدارج حاصل ہوں گے
میں اسکو شکار کرنا چاہتا ہوں۔ دفعتہً سید امیر کلال کی نظر حضرت شیخ محمد بابا پر پڑی نظر کا پڑنا
تھا کہ ہاتھوں سے دل نکل گیا۔ شیخ واپس ہوئے تو سید امیر کلال بھی پیچھے پیچھے ہو لئے آپ
اپنے گھر آ گئے اور ان کو بھی اندر بلا لیا پھر ذکر کی تلقین فرمائی اور طریقہ عالیہ کے اصول سکھائے اور
فرمایا اب تم میرے بیٹے ہو۔ پھر سید امیر کلال بیس ۲۰ سال تک آپ کی صحبت میں ذکر و فکر و عبادت
میں مشغول رہے یہانتک کہ وہ ہو گئے جو ہو گئے اور آپکے خلیفہ اعظم بن گئے۔ اس کو جامی رح
نے بیان کیا ہے۔

محمد پارسا - بخاری ہیں شاہ نقشبند کے خلیفہ اور نقشبندیہ طریقہ کے ایک امام
اور حضرات محققین صوفیہ میں سے ہیں آپ کی کرامتوں میں یہ بھی ہے کہ حضرت شیخ امام
محمد بن محمد شمس الدین الجزری امام القراآت ماوراء النہر کے محدثین کی اسنادوں کی تصحیح
کے واسطے سمرقند تشریف لائے کسی شریر حاسد نے ان سے کہدیا کہ شیخ محمد پارسا ایسی
حدیثیں بیان کیا کرتے ہیں جن کی سند کو کوئی نہیں پہچانتا اگر آپ ان کو درست کر دینگے
تو بڑا کار ثواب ہوگا آپنے بادشاہ سے ان کے آجانے کی فرمایش کی یہ پہونچ گئے تو
ایک زبردست جلسہ منعقد کیا جو اس وقت کے شیخ الاسلام شیخ عصام الدین مشہور
نحوی اور دوسرے علماء پر مشتمل تھا اور ایسے ایک حدیث کے متعلق سوال کیا آپنے مع سند کے
سنادی۔ امام جزری نے فرمایا کہ اس حدیث کے صحیح ہونے میں تو شک نہیں لیکن یہ سند میرے
نزدیک ثابت نہیں اس واقعہ سے ان کے حاسدین بہت خوش ہوئے پھر شیخ نے اس حدیث
کی دوسری سند بیان فرمائی امام جزری نے پھر وہی پہلا جواب دیا تو شیخ نے سمجھ لیا کہ وہ جو
سند بھی نقل کرینگے جزری رح اسکو قبول نہ کرینگے آپنے ملا عصام کی طرف خطاب کیا اور فرمایا کہ
کیا فلاں سند تمہارے نزدیک صحیح ہے اور اس کی اسنادیں قابل اعتماد ہیں۔ ملا عصام نے کہا

Marfat.com

جی ہاں یہ کتاب محدثین کے یہاں معتبر ہے اور ان کی اسناد دوں میں کسی نے کلام نہیں کیا
اگر آپ کی سند اسکے اندر ہو گی تو ہم کو کوئی اعتراض نہ رہیگا حضرت شیخ نے فرمایا کہ یہ مسند
تمہارے کتب خانہ میں فلاں جگہ اور فلاں کتاب کے نیچے ہے اس کا حجم اتنا ہے اور جلد ایسی ہے اور
یہ حدیث جسکو میں نے اس وقت بیان کیا ہے اسی سند سے اس میں فلاں صفحہ پر موجود ہے
تلاش کر لو۔ ملا عصام خود متردد تھے کہ اُن کے کتب خانہ میں یہ کتاب موجود بھی ہے یا نہیں۔
جب کتاب حاضر کی گئی تو یہ حدیث اسی سند سے اس میں ملگئی تمام حاضرین کو بہت ہی تعجب ہوا
خصوصاً ملا عصام الدین صاحب کو کیونکہ شیخ نہ کبھی اُن کے گھر آئے تھے نہ اُن کی کتابیں دیکھی تھیں
سب لوگ شرمندہ ہو گئے۔ یہ خبر بادشاہ کو بھی پہونچی تو بادشاہ کو آپ کو تکلیف دینے پر
بہت ندامت ہوئی آپ کی شہرت اور علماء کے اعتقاد اور زبان بندی کا سبب یہ واقعہ ہوا
آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ۱۰۲۲ھ میں ہوئی اور جنت البقیع میں حضرت عباس رضؓ کے قبہ کے قریب
مدفون ہوئے اسکو خافی رح نے بیان کیا ہے۔

۱۵۲ **محمد بن عبد اللہ الدہنی** - دہنہ بکسر دال یمن کے ایک قبیلہ کی طرف منسوب ہے۔ بڑی
شان والے صوفی ہیں فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم پر سخت قحط واقع ہوا سب گھر والے ہلاکت
کے کنارہ پہونچ گئے تو ہم ایک تاجر کے پاس گئے اور اس سے کچھ (قرض) مانگا اُسنے انکار کر دیا
مجھے ایک حدیث یاد آئی جو میں نے سنی تھی کہ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے
کہ طلوع صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان ایک ساعت ہے جو ساعات جنت کی مشابہ ہے
اُس میں دعاء رد نہیں کی جاتی۔ میں نے بچوں اور گھر والوں سے کہا کہ سب لوگ اس ساعت میں
دعاء میں لگ جاؤ ہم سب نے سات دن تک دعاء کی ساتویں روز میں ایک دیوار کے قریب غسل کرنے
گیا تو دیوار کے شگاف میں سے بہت سی اشرفیاں چمک رہی تھیں میں نے اپنا منہ ڈھانپ لیا اور
عرض کیا اے پروردگار میں یہ نہیں چاہتا میں تو صرف اتنا چاہتا ہوں جس سے فاقہ نہ رہے پھر جو منہ کھولا تو
اشرفیاں چھپ گئیں تھیں اسکے بعد وہ تاجر ہمارے یہاں آیا ایک ہزار درہم لایا اور کہنے لگا میں نے حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے فرمایا ہے اُنکو ایک ہزار قرض دیدو۔ فقیہ احمد بن موسیٰ عجیل کہتے ہیں
میں نے یہ حدیث تلاش کی تو اربعین اجری میں ملی اسکو مناوی رح نے بیان کیا ہے۔

(باقی آئندہ)

Marfat.com

محمد بن علی بن یوسف الاشکل یمنی - بڑے اولیا اور صوفیہ صافیہ مین سے ہین روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد جناب علی نے ابلیس لعنۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا اُس نے ان سے کہا اے فقیہ تمہارے بیٹے محمد پر میرا قابو نہین ہے بلکہ مین اُس مجلس مین بھی نہین جا سکتا جہان وہ ہون ایک مرتبہ فصل خریف مین بارش کو بہت دیر ہو گئی تو لوگ ان حضرت محمد بن علی کے سر ہو گئے فرمایا نہ خریف مین نہ سردی مین مگر ربیع مین ایک بارش ہو گی اور کچھ تھوڑا سا کہر پڑے گا پھر ایسا ہی ہوا جیسا فرمایا تھا، محمد بن اسمٰعیل المکدش نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے مین نے اولیا مین فقیہ محمد بن علی الاشکل جیسا کوئی نہین دیکھا اور اُن کے بھائی ابو بکر المکدش سے روایت ہے کہتے ہین مین نے فقیہ محمد بن علی الاشکل سے عرض کیا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ آپ مجھے کوئی کرامت دکھاوین فرمایا دیکھو مین نے دیکھا تو آپنے شہادت کی اُنگلی اور بیچ کی انگلی اُٹھا رکھی تھی ایک مین سے آگ بھڑک رہی تھی اور دوسری مین سے پانی اُبل رہا تھا فرمایا ابو بکر دیکھ لی عرض کیا جی ہان پھر آپنے اُنگلیان بند کر لین اسکو شرجی رحہ نے بیان کیا ہے -

محمد بن عمر مشہور بہ صاحب المصنّف - اکابر اولیا و ائمہ علماء سادات باعلویہ مین سے ہین آپ کی کرامتون مین سے یہ ہے کہ جب اس نواح کے بادشاہ نے بعض تاجرون پر ٹیکس مقرر کیا تو ان بزرگ نے سفارش فرمائی اُسنے قبول نہین کی فرمایا کل قتل ہو جائیگا پھر ایسا ہی ہوا جیسا فرمایا تھا اور اسکے سر کو گلیون اور بہاڑون مین گشت کرایا گیا، آپ کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ آپ کا خادم اندہیری رات مین چراغ لایا چراغ گل ہو گیا اور وہ راستہ نہ دیکھ سکا آپنے اُس مین پھونک ماردی تو پہلے سے بھی زیادہ روشن ہو گیا آپ کی وفات ۸۲۲ھ مین ہوئی ہے جب آپ کا نزع کا وقت ہوا تھا غیب سے اس آیت کی تلاوت کی آواز سنی گئی یبشرھم ربھم برحمۃ منہ ورضوان وجنات سے اجر عظیم تک (یعنی اُنکو اُنکے پروردگار اپنی طرف سے بڑی رحمت اور بڑی رضا اور ایسی جنتون کی بشارت دیتے ہین کہ اُن کیلئے ان مین دائمی نعمت ہو گی ان مین یہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہین گے بلا شبہ اللہ کے پاس بڑا اجر ہے) جب آپ کی روح نکلی تمام مکان نور سے اس قدر جگمگا اُٹھا کہ چراغ کی روشنی ماند پڑ گئی - آپکے مرید محمد بن حسن جمل اللیل نے نماز جنازہ پڑہائی اور قبر مین اُتارا اور انکو یہ کہتے سنا یا ساعۃ العون یا ابا الحسن (یعنی اے نصرت حق کی گھڑی اے حل مشکلات) اور یہ ایسا کلمہ ہے

۱۵۳

جو عرب میں مسرت کے وقت استعمال کیا جاتا ہے اور محمد بن ابی بکر با فضل نے یہ کہتے ہوئے سنا سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین (اے میرے پروردگار سارے عزت کے مالک میں آپکی پاکی بیان کرتا ہوں۔ ان تمام امور سے جن کو کفار بیان کرتے ہیں اور تمام جہانوں کے پروردگار اللہ تعالیٰ کے ہی لئے سب تعریف ہے) آپ مقبرہ زنبل میں حضرموت کی آبادیوں میں سے تریم مقام میں دفن کئے گئے ہیں آپ کی قبر وہاں مشہور ہے اُس کی زیارت کی جاتی ہے۔ اسکو شلی نے بیان کیا ہے۔

محمد بن علی بن محمد دویلہ قبیلہ کے آزاد کردہ غلام - اکابر صوفیہ وعلماء اور سادات عارفین واولیاء میں سے ہیں ایک حاکم نے ایک دفعہ ان کے ایک مرید کو ذلادے (؟) کچھ کپڑے دیا تھا تو اُس کو کئی قسم کے امراض لاحق ہو گئے اور نیند حرام ہو گئی آخر وہ ان کے پاس آیا اور ان کے ہاتھ پر اپنے فعل سے توبہ کی آپ نے اپنا دست مبارک اُس پر پھیر دیا تو اُس کی تمام شکایات جاتی رہیں آپ کا انتقال ۸۲۴ھ میں ہوا ہے اسکو شلی رح نے بیان کیا ہے۔

۱۵۴ **محمد بن عبداللہ بن محمد قبیلہ دویلہ کے آزاد کردہ غلام** - یہ بھی اکابر علماء اور بڑے اولیاء میں تھے - آپ کی کرامتیں بہت ہیں ایک یہ بھی ہے کہ جب آپ حج سے واپس ہوئے تو شحر نامی بندرگاہ کے لوگوں نے ایک زبردست ہجوم سے ان کا استقبال کیا اور سلام کیو اسطے ٹوٹ پڑے جمعہ کا دن تھا عرض کیا گیا اگر آپ جمعہ کیلئے تشریف لیگئے تو عوام جوق جوق آپکے پیچھے ہو لیں گے اور دست و پابوسی پر ہجوم کرینگے - فرمایا میں جاؤنگا اور لوگ مجھے دیکھ ہی نہ سکینگے - غرض آپ تشریف لیگئے جمعہ پڑھا مگر سوائے چند خاص مریدوں کے اور کسی نے آپ کو نہ دیکھا .... آپ کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کی بچی اونٹ کی کمر پر سے ایک پتھریلی جگہ گر پڑی آپ شہر میں تھے وہیں کسی شخص نے دیکھا کہ گویا آپ کسی شئے کو ہاتھوں سے سنبھال رہے ہیں آپ سے سوال کیا گیا تو فرمایا میری بچی علویہ گر گئی تھی میں نے اُسکو ہاتھوں میں سنبھال لیا بعد میں اُس کا گرنا اُسی وقت نکلا اور اُسکو کوئی گزند نہیں پہونچی - بچی نے بیان کیا ہے کہ جب میں گری میرے حواس جاتے رہے تھے مگر میں نے اپنے والد صاحب کو دیکھا کہ مجھے اُٹھا لیا اور زمین پر رکھدیا، آپ کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ظفار میں تھے حضرموت کے لوگوں نے فصل خریف کے آجانے کی وجہ سے وہاں کا

۵۵ شحر ... حضرموت کے ... عمان و عدن کے درمیان ایک ساحل ہے ۱۲

Marfat.com

سفر کیا تو ایک شخص رہ گیا تھا اُسنے کوشش کی کہ کوئی اُسکو قافلہ تک پھونچادے مگر کوئی نہ ملا وہ بہت پریشان ہوا آخر اُن بزرگ کے پاس آیا اور اپنے حال کی روداد عرض کی اور یہ کہ اگر قافلہ سے پیچھے رہ گیا تو اس کی تمام مصلحتین فوت ہوجائینگی آپنے اُسکو قافلہ تک پھونچ جانے کی بشارت دی اس درمیان مین آپکے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے آپنے اُن مین صلح کرادی اور اُن مین سے ایک کو حکم دیا کہ اس شخص کو سوار کرکے قافلہ تک پھونچا آؤ۔ ظفار اور حضرموت کے درمیان ایک ایسا خوفناک جنگل تھا جس مین ہوکر گذرنا قافلہ ہی کا کام تھا وہ شخص اسکو لیگیا اور قافلہ مین پھونچا دیا۔ آپ کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ ایک بار آپ مع اپنے گھروالون کے سفر کررہے تھے پانی ختم ہوگیا پانی کا مقام دور تھا۔ اہل وعیال پیاس سے بیتاب ہوگئے شتربان نے کہا مجھے یہان کہین پانی معلوم نہین ہے آپنے ایک مشکیزہ لیا اور کچھ دیر کیلئے غائب ہوگئے اور پھر پانی سے بھرا ہوا مشکیزہ لے آئے۔ وفات کے بعد آپکو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا معاملہ فرمایا جواب دیا مجھے وہ وہ نعمتین عطا فرمائین جن کی کوئی نہایت نہین اور نہ کبھی میرے دل مین انکا خیال تک گذرا۔ عرض کیا گیا یہ آپکو کس صلہ مین عطا ہوئین۔ فرمایا کثرت ذکر اللہ سے اسکو شلی رحمہ نے بیان کیا ہے۔

محمد بن عبد الرحمن اسقاف - یہ باعلوی مین بڑے اماموں مین سے ہین ان کے مکاشفات بہت ہین اُن مین سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ مقام تریم علاقہ حضرموت مین رہتے ہوئے کعبہ مکرمہ کو دیکھ لیتے تھے اور ایک شخص ایک دفعہ حالت جنابت مین مسجد مین داخل ہوا۔ آپنے اُسکو نکلوادیا وہ پھر لوٹ آیا آپنے پھر نکلوا دیا اُس شخص سے پوچھا گیا تو اُسنے کہا کہ مین حالت جنابت مین تھا ایک عورت نے آپ کی دعوت کی آپنے تھوڑا سا کھایا اور قے کردی اور فرمایا کہ یہ چوری کا ہے۔ عورت سے پوچھا گیا تو اُسنے اقرار کیا کہ واقعی مین نے اپنے خاوند کے مال مین سے اس کی چوری کرلی تھی بیان کیا گیا ہے کہ تریم کے حکمران نے آپ سے دریافت کیا کہ آئندہ کیا واقعہ پیش آنے والا ہے فرمایا اپنی کوٹھار کو غلہ سے پُر کرلو ورنہ چمڑے تک کھا ڈالوگے۔ مگر اُسنے آپ کی بات کی طرف التفات نہ کیا کچھ دن ہی گذرے تھے کہ ایک دشمن آپڑا اور اُس نے تریم کا محاصرہ کرلیا یہانتک کہ چمڑہ تک کھانا پڑا۔ اسکو شلی رحمہ نے بیان کیا ہے۔

Marfat.com

محمد بن احمد بن عبد الرحمن باعلوی مشہور بہ نقعی مرباط کے مرید - مقام نقعہ علاقہ حضرموت کے رہنے والے ہونیکی وجہ سے نقعی کہلاتے تھے بڑے اولیاء صالحین اور بڑے پایہ کے بزرگون مین سے ہین آپ کی کرامتون مین سے یہ ہے کہ آپنے ایک لیمون کا درخت لگا رکھا تھا آپ اُسپر سے ایک ہزار لیمون توڑا کرتے اور ان کی قیمت کو جن لوگون کی خورو نوش آپکے ذمہ تھی اُن پر خرچ کیا کرتے تھے اور لوگ اُنکو بہت گران خریدا کرتے تھے ایک بار یہ واقعہ پیش آیا کہ کچھ لوگ رات کو آئے اور لیمون توڑ لئے جب لوٹنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اُنکی آنکھون کو اندھا کر دیا کہ اُنکو راستہ نظر نہ آیا یہانتک کہ حضرت والا آپہونچے اُن لوگون نے معذرت کی استغفار اور توبہ کی تو اُن سے عہد لیا کہ پھر ایسی حرکت نہ کرینگے اُنھون نے عہد کیا اور لوٹ گئے اسکو شلی رحمۃ نے بیان کیا ہے -

محمد بن حسن بن عبد اللہ بن ہارون باعلوی جمل اللیل - عباد اللہ الصالحین اور اولیاء عارفین مین سے ہین جنت لقب سے مشہور ہین کیونکہ جنت کی دعائین بہت کیا کرتے تھے زبلیع مین سید لبیں محمد الشاطری کے بچون کو پڑہایا کرتے تھے ایک روز محمد شاطری ان کے پاس آئے تو دیکھا کہ رو رہے ہیں پوچھا آپ کیون رو رہے ہین فرمایا میرے دادا عبد اللہ بن ہارون کا انتقال ہو گیا ہے پھر تحقیق سے اُن کا انتقال اسی تاریخ مین معلوم ہوا اور ظاہر یہ ہے کہ عبد اللہ بن ہارون شہر تریم علاقہ حضرموت مین تھے اسکو شلی رحمۃ نے بیان کیا ہے ص ۱۵۵/۳۴ ——— ص ۱۵۶/۱۸

۱۵۶

شیخ محمد جو سانپ کھانے والے مشہور تھے - شیخ کامل اور بزرگ تھے سانپ کنسلائی وغیرہ وغیرہ حشرات الارض کھانے مین مشہور تھے اور کنسلائی کو کشمش اور سانپ کو ککڑی پاتے تھے اور اسیطرح دوسرے جانورون کو بڑے بزرگون مین اور ایسے لوگون مین سے تھے جنکے لئے ماہیتین بدل جاتی ہین ان سے کشف و کرامات بہت ظاہر ہوئے ہین بیان کیا گیا ہے کہ یہ جبل عرفات پر حاجیون کیساتھ دیکھے جاتے تھے اور بقرعید کے دن صبح کو بیت المقدس مین ہوتے تھے آپ کا انتقال ۸۳۲ھ مین ہوا اور باب الرحمت پر دفن ہوئے ہین اسکو الانس الجلیل مین بیان کیا ہے -

شمس الدین محمد بن علی الحسینی البخاری - کتاب و سنت کے عالم اور عارف باللہ تھے زاہد متورع اور زبردست جذبہ کے بزرگ تھے - تصوف مین قدم راسخ حاصل تھا - بخاری

Marfat.com

مین ولادت ہوئی ہے آپ سے بہت کرامتین ظاہر ہوئی ہین - روایت کیا گیا ہے کہ جب امیر تیمور نے شہر بروسا پر چڑہائی کی اور تاتاریون نے شہر مین فساد برپا کیا لوگ ان کی خدمت مین فریاد لیکر آئے اور ظالمون کے دفعیہ کیلئے گریہ وزاری کی آپنے فرمایا اُسکے لشکر مین جاؤ اور تلاش کرو ایک خستہ حال شخص ہے جو جانورون کے نعل بناتا ہے اور پھر اُسکی ہیئت وشکل بیان کی اور فرمایا جب تم اُسکو پالو تو میرا سلام کہو اور میری طرف سے پیام دو کہ وہ اب یہان سے چلے جانیکی فرمائش کرتا ہے - لوگون نے اُسکو تلاش کیا جیسا جیسا حضرت نے بتایا تھا ویسا پایا اور اُسکو حضرت والا کا پیام پہونچادیا اُسنے کہا مین بسر وچشم تعمیل کرونگا اور انشاء اللہ کل ہم لوگ یہان سے کوچ کر جائینگے تو اگلے روز امیر تیمور مع اپنے لشکر کے وہان سے کوچ کر گیا اور اس طرح کہ اگلون نے پچھلون کا انتظار بھی نہین کیا آپ کی وفات شہر بروسا مین ۸۳۳ھ مین ہوئی ہے وہین مدفون ہوئے ہین اور آپ کی قبر مشہور ہے اُس کی زیارت کی جاتی ہے اسکو شقائق نعمانیہ مین بیان کیا ہے

۱۵۷ **محمد بن حسن المعلم باعلوی** - صاحب کرامات اکابر اولیاء مین سے ہین شہر تریم علاقہ حضر موت مین ۸۰۵ھ مین تولد ہوئے ہین آپ کی کرامتون مین سے یہ ہے کہ آپ مستجاب الدعا تھے آپنے اپنے متوسلین کی ایک جماعت کیواسطے دینی ودنیوی امور کی دعا فرمائی جنکو ان لوگون نے حاصل کر لیا - سید عبد اللہ بن علوی بن محمد جو قبیلہ دویلہ کے آزاد کردہ غلام تھے عبادات وریاضات مین بہت مجاہدے کیا کرتے اور فتوحات غیبیہ[۵] کا انتظار رہتے تھے آپنے ان سے فرمایا کہ اخیر عمر مین حق تعالیٰ تمکو فتوحات غیبیہ سے نواز ینگے پھر ایسا ہی ہوا جیسا آپنے کہا تھا بیان کیا گیا ہے کہ ایک چور نے آپکے کھجور کے درختون پر سے کچھ پھل چوری کر لیا تھا تو اُسکے بدن مین زخم ہوگئے اور اسقدر تکلیف کہ نیند حرام کر دی صبح ہوئی وہ حضرت شیخ کی خدمت مین معذرت کیلئے حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ فلان صاحب کی قبر پر جاؤ اور اُس قبر کی مٹی[۶] اپنے زخم پر لگا لو اُسنے ایسا کیا اور اچھا ہوگیا، مشہور ہے کہ شیطان نے انکو کچھ اذیت دینا چاہی تو آپنے اُسکو پکڑ لیا اور اُس سے اپنے کامون مین خدمت لی یہانتک اُسنے کھجور کے درخت لگائے اور اُنکو پانی سے

[۵] اس سے مالی فتوحات مراد نہین کہ وہ قابل اعتناء چیز نہین یہ علوم ومعرفت کی فتوحات ہین جن کا انتظار رہنا عیب نہین بلکہ مستحسن تھا ۱۲ ج [۶] بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبر کا نام اپنی کرامت کو چھپانیکے لئے لیا

بعض بزرگ الیسا کئے تھے کہ در حقیقت کوئی کرامت نہیں بزرگ کی ہوتی تھی ۱۲

سینچا۔ اور ان حضرت کو اہل برزخ کے حالات کی بھی اطلاع رہتی تھی اور اُن میں کی ایک جماعت سے ملتے تھے آپ کی وفات شہر تریم علاقہ حضرموت میں ۶۵۳ھ میں ہوئی اور مقبرہ زنبل میں دفن ہوئے آپکی قبر مشہور ہے اُس کی زیارت کی جاتی ہے اسکو شلی رح نے بیان کیا ہے

محمد شمس الدین حنفی مصری و شاذلی ہیں مصر کے جلیل القدر مشائخ سادات عارفین طریق کے ارکان اور اوتادون کے صدر اکابر ائمہ زبردست علماء میں سے ہین منجملہ اُن بزرگون کے ہین جنکو اللہ تعالےٰ نے عالم وجود میں ظاہر فرماکر عالم تکوین مین تصرف عطا فرمایا مغیبات سے گویا کیا۔ خرق عادات اور قلب ماہیات دیا اور اُن کے ہاتھون پر عجائب کو ظاہر فرمایا۔ لوگون نے اُنکے حالات مین مستقل تالیفین کی ہین صت ۱۸۷ کل ۲۵ سطر ——— صت ۱۵۷/۲

مین اُن مین سے صرف اُن کرامتون کو لیتا ہون جنکو امام شعرانی نے لیا ہے فرماتے ہین کہ سیدی شمس الدین کا یہ واقعہ ہے کہ وہ مع اپنی جماعت کے مصر سے روضہ تک پانی پر چلتے ہوئے عبور کرجاتے تھے اور یہ بزرگ لوگون کے دلون کے خیالات پر گفتگو فرمایا کرتے اور ہر شخص سے اُسکے حال کے موافق خطاب فرمایا کرتے تھے آپ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ ہمکو شیخ عبدالقادر گیلانی رض سے ۱۵۸

یہ پہونچا ہے کہ اُنہون نے اپنے متوسلین کیلئے ایک دن سکوت کا مقرر فرمایا تھا۔ اس سے یہ غرض ہے کہ آپ ہمارے واسطے ایسا کردین فرمایا انشاءاللہ کل کرینگے پھر آپ کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور بغیر آواز اور حروف کے سرّی طریقہ سے تکلم فرمایا۔ حاضرین مین سے ہر شخص نے اپنا حصہ لیا اور ہر ایک کہنے لگا کہ میرے دل مین یہ یہ القاء فرمادیا اور شیخ فرماتے تھے ٹھیک کہتے ہو اور ہر شخص کو نصیحت حاصل ہوتی تھی۔ یہ واقعہ آپ کی بڑی کرامتون مین سے شمار کیا گیا ہے اور جب منکرین مین کوئی شخص اُس مقررہ دن مین حاضر ہوتا بیقرار ہوجاتا کپڑے پھاڑنے لگتا اور زمین پر لوٹنے لگتا اور کہتا خدا کی قسم یہ معمولی نہین ہین اور آپکے سلسلہ مین داخل ہوجاتا تھا یہ بزرگ قیمتی اور فاخرہ لباس پہنتے تھے۔ ایک شخص نے جسکو اولیاء کے حالات کی شناخت نہین تھی دغا باز تھا اعتراض کیا اور کہا کہ یہ بعید ہے کہ اولیاء اللہ ایسا لباس پہنین جو بادشاہون کے قابل ہے۔ پھر کہنے لگا اگر شیخ ولی ہین

ع ۵۔ اولیاء کرام کی ایک قسم ہے جو ہر زمانہ مین صرف چار ہوتے ہین۔ مشرق۔ مغرب۔ شمال۔ جنوب کی حفاظت و ولایت ایک ایک کے سپرد ہوتی ہے اور یہ جہت کعبہ مکرمہ سے شمار ہوتی ہے بعض عورتین بھی اس مقام کو پہونچی ہین ۱۲

تو مجھکو یہ جبہ دیدیں تاکہ میں اُسکو فروخت کرکے اپنے اہل وعیال پر خرچ کروں جب شیخ اُس مقررہ وقت سے فارغ ہوئے اُسکو اُتار دیا اور فرمایا کہ یہ فلاں شخص کو دیدو کہ اسکو فروخت کرکے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اس شخص نے وہ لیلیا اور فروخت کردیا اور کہنے لگا اللہ واسطے میری امداد ہوئی ہے۔ پھر جب دوسری بار وہ وقت آیا تو پھر وہ جبہ شیخ کے جسم مبارک پر دیکھا گیا محبین میں سے کسی صاحب نے خرید لیا تھا اور کہا کہ یہ تو شیخ ہی کے لائق ہے اور ہدیہ کردیا شیخ ابو العباس سرسی کہتے ہیں جب شیخ محمد حنفی مدرسے سے فارغ ہوکر نکلے تو بازار میں بیٹھکر کتابیں فروخت کرنے لگے کوئی بزرگ انپر گذرے تو فرمایا محمد تم دنیا کیلئے نہیں پیدا کئے گئے آپ دکان سے اُترکھڑے ہوئے اور جو کچھ نقد اور کتابیں تھیں چھوڑ دیں اور پھر کبھی اُن کے متعلق پوچھا بھی نہیں پھر آپکو خلوت پسند ہوئی سات سال خلوت میں رہے اور خلوت خانہ سے جو زمین کے نیچے تھا باہر نہ آئے۔ خلوت خانہ میں جب داخل ہوئے تو آپ کی عمر چودہ سال کی تھی۔ شیخ ابو العباس مذکور کہتے ہیں کہ جب میں اُن کے پاس آتا اور یہ خلوت میں ہوتے تو دروازہ پر کھڑا ہو جاتا تھا اگر فرماتے آجاؤ تو اندر آتا اور اگر خاموش رہتے تو لوٹ جاتا ایک دن میں بلا اجازت لئے چلا گیا تو میری نظر ایک بڑے زبردست شیر پر پڑی میں بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو میں نے بلا اجازت داخل ہونے سے استغفار کیا یہی شیخ ابو العباس کہتے ہیں کہ یہ شیخ خلوت خانہ سے اُس وقت تک باہر نہیں آئے جب تک ہاتف نے تین بار یہ نہیں کہدیا کہ محمد نکلو اور لوگوں کو فائدہ پہونچاؤ۔ اور تیسری بار میں کہا اگر نہ نکلے تو پھر دوری ہے شیخ نے سمجھ لیا کہ دوری کے بعد پھر بے تعلقی ہے۔ فرماتے ہیں میں اُٹھا اور حجرہ کی طرف نکل آیا تو حوض پر ایک جماعت کو وضو کرتے دیکھا کسی کے سر پر زرد عمامہ ہے کسی کے سر پر نیلا کسی کا چہرہ سؤر کا کسی کا سؤر کا اور کسی کا چاند سا ہے تو میں نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان لوگوں کے انجاموں پر مطلع فرمایا ہے۔ میں پچھلے پاؤں لوٹ گیا اور حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا (یعنی دعا کی کہ یہ کشف زائل ہو جائے) حق تعالیٰ نے جو لوگوں کے حالات مجھ پر منکشف فرما دئے تھے مستور کردئے اور میں بھی اور لوگوں کی طرح ہوگیا۔ شیخ کے خلوت خانہ میں ایک توت کا درخت بویا ہوا تھا فرماتے ہیں

ے کاملین نے کشف سے براءت ہی طلب کی ہے اسلئے نہ اسکو کمال کہا جاسکتا ہے نہ لوازم کمال میں سے کہا جاسکتا ہے بعض بزرگوں نے کشف عیوب اختیاری اور ابقاء غیر اختیاری کو گناہ قرار دیا ہے ۱۲

Marfat.com

میرے دل مین آیا کہ اس سے باتین کرون۔ مین نے اُس سے کہا اے توت کوئی بات بیان کر اُس نے بلند آواز سے کہا کہ لوگون نے مجھے بویا پھر پانی دیا جب پانی دیا تو مین جڑ پکڑ گیا جب جڑ پکڑ گیا تو شاخدار ہوگیا جب شاخین آگئین تو پتے نکل آئے جب پتے نکل آئے تو پھل دار ہوگیا جب پھل آگیا تو لوگون کو کھلانے لگا شیخ فرماتے ہین اس کی بات میرے سلوک کا درس ہوگئی اور جو کچھ توت نے کہا تھا الحمد للہ مجھے حاصل ہوگیا (یعنی خلوت مین بیٹھے ذکر و شغل کیا آثار و انوار پیدا ہوئے تجلیات ہوئین نسبت کی تکمیل ہوئی اور رسوخ ہوا تو پھر خدمت خلق ہونی چاہیئے اسلیئے خدمت خلق کا وقت آگیا اور بحمد اللہ سب امور کی تکمیل ہوگئی) آپ کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ سید علی بن وفا ایک دن ایک ولیمہ مین تھے لوگون نے کہا ولیمہ کی تکمیل جب ہوگی کہ شیخ محمد حنفی بھی تشریف لائین صاحب ولیمہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ تشریف فرما ہوگئے اور فرمایا یہان مشائخ مین سے کون کون ہین۔ صاحب ولیمہ نے عرض کیا کہ حضرت سید علی بن وفا اور اُن کی جماعت ہے۔ فرمایا جاؤ اور اُن سے میرے حاضر ہونے کی اجازت لو کیونکہ فقرا کا ادب یہ ہے کہ جب وہان کوئی بڑا شخص ہوتا ہے تو بغیر اُس کی اجازت کے نہین آتے۔ سید علی صاحب نے اجازت دیدی اور اُن کی تعظیم کیلئے کھڑے ہوگئے اور اپنے پاس بٹھایا باہم گفتگو ہونے لگی۔ سید علی صاحب نے ان سے کہا تم اُس شخص کے باب مین کیا کہتے ہو جسکے ہاتھ مین عالم وجود کی چکی ہو کہ جس طرح چاہے اُسے گھمائے شیخ محمد حنفی نے کہا کہ آپ اُس شخص کے باب مین کیا کہتے ہین کہ جو اُس چکی پہ ہاتھ رکھدے اور اُسکو گھومنے سے روکدے۔ سید علی صاحب نے فرمایا خدا کی قسم ہم اُسکو تمہارے لئے چھوڑدینگے اور اُس سے چلے جائین گے شیخ محمد نے سید علی صاحب کی جماعت سے کہا تم لوگ اپنے شیخ کو رخصت کرلو کیونکہ وہ عنقریب اللہ تعالیٰ کی طرف انتقال فرماجائین گے پھر واقعہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ اُنہون نے فرمایا تھا اور شیخ محمد نے رات مین ایک ہاتف کو کہتے سنا محمد ہمنے تمکو اُس کا بھی حاکم بنادیا جو علی بن وفا کے قبضہ مین تھا اور یہ اُسپر اور زیادہ ہے جو تمہارے قبضہ مین تھا۔ مین سمجھہ گیا کہ یہ اُن کی وفات کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ مین نے فقرا مین سے ایک شخص کو بھیجا کہ محلہ عبد الباسط مین سید علی صاحب کا مکان دریافت کرے اُسنے وہان ایک رونے والے کو پایا جسنے کہا کہ اُن کی وفات ہوگئی۔ شیخ شمس الدین بن کتیلہ رض کہتے ہین کہ سب سے پہلی شہرت جس سے شیخ محمد حنفی مشہور ہوگئے یہ تھی کہ شاہ فرج بن برقوق لوگون پر تیر چلا رہا تھا اور شیخ اُن کو روکدیتے تھے

(باقی آیندہ)

Marfat.com

اُسنے شیخ کے پیچھے آدمی بھیجا اور سخت وسست کہا اور کہا کہ ملک میرا ہے شیخ رح نے کہا نہ میرا نہ تمہارا۔ ملک اللہ واحد وقہار کا ہے پھر شیخ بدل ہو کر کھڑے ہوئے اسکے بعد بادشاہ کے آنتون مین ورم ہو گیا اور قریب تھا کہ ہلاک ہو گیا۔ طبیبون سے دوڑ دھوپ کرائی سب عاجز ہوئے تو خواص مین سے کسی دانشمند نے کہا کہ یہ حضرت شیخ کی بددلی کی وجہ سے ہے بادشاہ نے کہا کہ اُن کی خدمت مین کسیکو بھیجو کہ اُن کا دل خوش کرے۔ امراء دربار آن کی خدمت مین حاضر ہوئے تو شیخ کو مصر سے باہر مطریہ کے نواح مین پایا بادشاہ کے یاد کرنے کی اطلاع پیش کی مگر آپنے ملنا منظور نہ فرمایا لوگ اُن کے اور بادشاہ کے درمیان پیامات پہونچاتے رہے حتے کہ آپ کو رحم آگیا اور بادشاہ کے واسطے ایک روٹی زیتون کے تیل مین مالیدہ کی ہوئی بھیجدی اور ان لوگون سے فرمایا کہ بادشاہ سے کہدو کہ یہ کھالے اچھا ہو جائیگا اور پھر بے ادبی نہ کرنا ورنہ تمہاری گوشمالی کیجائیگی تو اس روز سے شیخ کی یہ بات مشہور ہو گئی اور یہ حالت ہو گئی کہ جب کوئی شخص کسیکو ایسے کام پر ملامت کرتا جسکو اُسنے نہین کیا تو وہ کہتا کہ شیخ حنفی غصہ ہو جائینگے اور یہ کلمہ لوگون مین اتبک رائج ہے ایک بار ان کے پاس امیر بلبیق نے روپون کا ایک ڈھیر کا ڈھیر بھیجدیا آپ کرسی پر بیٹھے تھے اُس مین سے مٹھیان بھر بھر کر لوگون کی طرف پھینکنے لگے اور اُسے کل کو قاصد کے سامنے ہی ختم کر دیا گویا اُسکو دکھلا دیا کہ فقراء اس سے مستغنی ہین اور یہ کہ اگر یہ لوگ دنیا سے محبت کرتے تو تمام لوگون سے بڑھکر ان کو یہ درجہ حاصل نہ ہوتا جب امیر کو یہ واقعہ پہونچا وہ حاضر ہوا اور دست بوسی کی شیخ رح نے فرمایا اس کنوئین پر جاؤ اور یہ حوض پانی سے بھرو اس کا ثواب قیامت تک تمہارے نامہ اعمال مین درج ہوگا امیر نے اچکن وغیرہ اُتاردی اور ڈول بھرا تو بہت بھاری تھا بڑی مشقت سے اوپر تک لایا تو اشرفیون سے لبریز پایا حضرت شیخ سے ماجرا عرض کیا تو فرمایا اسکو کنوئین مین اُلٹ دو اور پھر بھرو اُسنے دوبارہ وسہ بارہ بھرا تو ایسے ہی ہوا فرمایا کنوئین سے کہدو کہ ہمکو تو پانی ہی کی ضرورت ہے تب ان امیر کی نظر مین وہ مال حقیر ہوا جو اُنہون نے شیخ کی خدمت مین بھیجا تھا۔ فقراء نے آپسے وضو کیلئے ہمشی نالی کی درخواست کی آپنے اپنی لکڑی زمین مین گاڑدی اور فرمایا یہ ہمشی

۱۶۱

نالی ہے تو اُس مین اب تک وضو کا پانی اُتر جاتا ہے اور یہ معلوم نہین ہوتا کہ کہان جاتا ہے
ایک مرتبہ آپکے پاس ایک مالکی قاضی امتحان کے واسطے آئے لوگون نے حضرت شیخ سے
عرض کیا کہ یہ قاضی صاحب امتحان کیلئے آرہے ہین فرمایا اگر وہ مجھ سے کچھ پوچھ سکا تو مین سجادۂ
فقراپر بیٹھنا چھوڑدونگا جب قاضی صاحب آگئے تو پوچھنے لگے آپ کیا فرماتے ہین اس مین
اور خاموش ہوگئے شیخ نے فرمایا جی پھر کہا کہ آپ کیا فرماتے ہین اس مین اور خاموش ہوگئے
شیخ نے فرمایا جی۔ پھر یہی کہا کہ آپ کیا فرماتے ہین اس مین اور خاموش ہوگئے شیخ نے فرمایا
جی۔ غرض کئی دفعہ ایسے ہی کہا اور آگے کچھ نہ کہہ سکے۔ پھر قاضی صاحب نے عرض کیا کہ مین ایک سوال
کرنا چاہتا تھا مگر اب بھول گیا۔ پھر اپنا سر کھولا استغفار کیا اور عہد کیا کہ فقراء پر انکار و اعتراض
نہ کیا کرینگے اور اُن بزرگ کی یہ حالت تھی کہ جب آپ قاہرہ مین سے کسی مرید کو جو ریف کے منتہا پر
ہوتا پکارتے تھے وہ جواب دیتا تھا پھر اگر فرماتے آؤ تو آجاتا تھا یا فرماتے تھے یہ کرو تو وہ کرلیتا تھا
ایک روز آپنے غربی علاقہ کے قطور کے شہرون مین سے کسی شہر مین ابو طاقیہ کو آواز دی اُسنے
آپ کی آواز سن لی اور قاہرہ حاضر ہوگیا آپ کی خدمت مین ہوا مین اُڑنے والے بزرگ حاضر
ہوا کرتے تھے آپ اُنکو ادب کہاتے تھے اور پھر ہوا مین اُڑجاتے تھے اور لوگ اپنی آنکھون سے دیکھتے
تھے حتیٰ کہ وہ نظر سے اوجھل ہوجاتے تھے آپ دریائی لوگون سے بھی ملاقات کرتے تھے کپڑون
سمیت سمندر مین گھس جاتے تھے بہت دیر تک وہان رہتے اور نکل آتے تھے مگر کپڑے نہ بھیگتے
تھے آپکی خانقاہ کے امام کو یہ واقعہ پیش آیا کہ جب وہ نماز کو چلے راستہ مین ایک حسین عورت
نظر پڑی اُنھون نے اُسے دیکھ لیا جب خانقاہ پہونچے تو شیخ نے دوسرے شخص کو نماز پڑھانے
کا حکم دیا پھر جب دوسری نماز کا وقت آیا پھر دوسرے شخص کو فرمادیا پانچ نماز دن تک ایسا ہی
کیا جب ان کو تنبیہ ہوا اللہ تعالیٰ نے شیخ کو ان کی بدنگاہی پر مطلع فرمادیا ہے اُنھون نے
استغفار کیا توبہ کی تو شیخ نے فرمایا بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ ایک بار مصر مین ایک
بزرگ جو اولیا مین سے تھے حضرت شیخ سے اجازت حاصل کئے بغیر داخل ہوگئے آپنے اُنکے
حالات سلب کرلئے اُنھون نے استغفار کیا اور شیخ کے پاس معذرت کیلئے آئے۔
تب شیخ نے حالات واپس فرمائے اور یہ کیفیت ہوگئی تھی کہ اُنکے پاس ایک تومبا تھا

جس وقت جس چیز کی ضرورت ہوتی تھی وہ اس مین ہاتھ ڈالتے اور وہی چیز اُس مین سے نکال لیا
کرتے تھے اب جب ہاتھ ڈالتے تھے کچھ نہ ملتا تھا اور آپ بعض اوقات مختلف ہیئاٗتین بدل لیتے
تھے یہانتک کہ کبھی اتنے بڑھتے کہ سارے حجرہ کو اپنے اعضا سے پُر کر دیتے تھے اور کبھی چھوٹے
ہوتے ہوتے اپنی اصلی ... حالت پر آجاتے لوگون کو اس حالت کا علم ہوگیا تو آپنے وہ روشن دان
جو حجرہ مین تھا بند کردیا اور جب کسی سے بگڑتے تھے اُسکو بالکل تباہ کرڈالتے تھے اگرچہ وہ کسی
بڑے سے بڑے ولی اللہ سے وابستہ ہوتا اُسپر جو بلا نازل ہوتی اُسے کوئی دفع نہین کرسکتا۔
جیسے ابن تمار وغیرہ کا واقعہ ہوا کہ اُنہون نے شیخ کو کسی سفارش کے قصہ مین بُرا کہا اور یہ
ایک شیخ سے وابستہ تھے جو بڑے اولیاء مین سے تھے اور بسطامی کہلاتے تھے۔ شیخ محمد حنفی
نے فرمایا ہمنے ابن التیار کو تباہ کرڈالا چاہیے اُسکے ساتھ ایک ہزار بسطامی کیون نہو ن پھر بادشاہ
نے آدمی بھیجے اور ابن التمار کا گھر گرا دیا جو اس وقت تک ویران پڑا ہوا ہے ایک امیر نے حضرت
شیخ کیساتھ بُرائی کا قصد کیا کہ آپکے سامنے ایک زہریلے برتن مین کھانا رکھا اور پیش کردیا اور
آپکے برتن مین کسیکو ساتھ کھانے کی جُرأت نہ ہوتی تھی آپنے اُس مین سے کچھ تھوڑا سا تناول کیا
پھر اُٹھکر خانقاہ تشریف لیگئے برتن مل جل گئے ان امیر کے دو لڑکے آئے اُنہون نے شیخ والے
برتن کو صاف کیا یہ تو دونون مرگئے اور شیخ کو زہر نے کچھ نقصان نہ پہونچایا

ص ۱۵۹/۱۷ کل ۲ صفحہ ۷ سطر ———— ص ۱۵۹/۲۲
آپنے ایک امیر کے پاس جسکو ٹکرباز کہا جاتا تھا ایک سفارش کی اس امیر کا یہ حال تھا کہ جو شخص
اس سے ٹکر لڑتا تھا یہ اُس کا سر توڑ دیتا تھا اور شاہ ملک الاشرف برسبائی کے دربار مین
غلامون سے ٹکر لڑا کرتا تھا اُسنے قاصد سے یہ کہا کہ اپنے شیخ سے کہدینا کہ خانقاہ مین بیٹھے رہین اور
اس سے مُڈبھیر نہ کرین ورنہ وہ ایسی ٹکر لگائیگا کہ آپ کا سر توڑ دیگا قاصد نے آکر شیخ سے عرض کردیا
آپنے اُسے کوئی جواب نہین دیا جب رات ہوئی تو اس امیر نے سر کھولا اور دیوار دن مین ٹکرین
مارتا مارتا مرگیا۔ بادشاہ کو خبر پہونچی تو کہنے لگا اسکو شیخ حنفی رضی اللہ عنہ نے قتل کرڈالا آپکے

ف اولیاء کو بُرا کہنے سے غیرت وغضب حق جوش مین آجاتا ہی تو وہ کوئی دنیوی سزا دیتے یا بددعا کرتے ہین
تاکہ آخرت کی سزائے عظیم ٹل جائے اور دنیا کی ہلکی سزا کافی ہوجائے اسلئے ایسے حالات خود انکی شفقت سے ہوتے ہین ۱۲ج

۱۶۳

Marfat.com

یہان ایک نیک سی باندی تھی اُس کا نام برکت تھا آپنے اُسکو آزاد کر دیا اور آزادی نامہ لکھکر دیدیا اور فرمایا اس کی کسیکو خبر نہ کرنا اُس نے گھر والون کو اسکی خبر کر دی تو آپنے فرمایا جا اور فلان جگہ بیٹھ جا وہ نہ سمجھی کہ شیخ کا مقصد کیا ہے۔ گئی اور بیٹھ گئی جب وہان سے اُٹھنا چاہا تو اُٹھ نہ سکی اُس نے شیخ سے درخواست کی کہ اُسے اُٹھ سکنے اجازت دیدین تو پھر اُٹھ تو کھڑی ہوئی مگر چل پھر نہ سکی پھر اُسنے دوسرے لوگون سے کہا کہ تم شیخ سے چلنے پھرنے کی اجازت لیدو۔ فرمایا اُسنے صرف اُٹھ کھڑے ہونے کی درخواست کی تھی اور تیر جب کمان سے نکلجاتا ہے پھر نہین لوٹتا پھر وہ مرنے تک اپاہج ہی رہی۔ آپ جنون کو حنفی مذہب کا درس دیا کرتے تھے ایکبار روز کسی کام کی وجہ سے مشغولی ہو گئی تو آپنے اپنے داماد سید عمر کو بھیجدیا اُسدن سید عمر نے اُنکو شیخ کے گھر مین پڑھایا یہ سید عمر کہتے ہین کہ مجھسے ایک جن عورت نے شادی کرنا چاہی مین نے سید محمد رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا آپنے فرمایا ہمارے مذہب مین یہ جائز نہین ہے جب مین اسکے ساتھ زمین کے نیچے گیا تو اُسنے اپنے بادشاہ کے سامنے یہ قصہ پیش کیا بادشاہ نے کہا کہ جو سید محمد نے کہا ہے مین اُسپر اعتراض نہین کرسکتا پھر بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ شیخ کے داماد سے اس ہاتھ سے مصافحہ کرو جس ہاتھ سے تمنے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا تھا تاکہ پھر یہ اس ہاتھ سے سید محمد سے مصافحہ کرلین اور اُنکے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مصافحہ کے وقت کے درمیان آٹھ سَو سال کا فصل ہو جائے پھر اُس جن عورت سے کہا کہ انکو اسی جگہ پھونچا آؤ جہان سے لائی ہو۔ آپ کو کاتب السر (پرائیوٹ سکرٹری) ابن البارزی نے ایک دن دیکھا کہ آپ گھوڑے پر سوار ہین اور امراء کی ایک جماعت جلو مین ہے اُسنے اسپر انکار کیا اور کہا کہ یہ اولیا کا طریقہ نہین ناظر خاص نے اُس سے کہا اعتراض نہ کر کیونکہ اولیاء کے حالات مختلف ہوتے ہین ابن البارزی نے کہا کہ مین ضرور کسیکو بھیجکر یہ کہلاؤنگا جب قاصد حاضر ہوا اور حضرت کو یہ پیام پھونچایا فرمایا اپنے آقا سے کہدینا کہ تم ہمیشہ کیلئے معزول کر دئے گئے شاہ مؤید باللہ نے اُسکے پاس قاصد بھیجا اور فرمان دیا کہ تم اپنے گھر بیٹھو اور پھر وہ معزول ہی رہا یہانتک کہ اسی بادشاہ نے اُسکو قتل کر دیا۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہین بزرگون کے انکار سے

صفحہ ۱۶۵ کل ۱۹ سطر ——— صفحہ ۱۶۰

ابن کتیلہ نے محلہ کے اکابرین سے کسی کے پاس سفارش بھیجی تھی اُسنے جواب دیا اگر ابن کتیلہ

فقراء مین سے ہین تو حکام سے سروکار نہ رکھین اور اگر ابن کتیلہ باز نہ آئے تو مین اُنکے پیٹ مین کی آنتین کاٹ ڈالون گا۔ ابن کتیلہ رح کو اس سے رنج ہوا اور کہلا بھیجا کہ مین حضرت شیخ محمد سے عرض کرون گا اُسنے کہا اُنکے بھی پیٹ کی آنتین کٹ جائینگی شیخ محمد رضی اللہ عنہ نے اُسکے واسطے فقراء کی ایک جماعت کو بھیجا اور فرمایا جب محلہ مین پہونچین تو اُس ظالم کے گھر پر بھی گذرین اور ذکر کی آواز بلند کرین ان صاحبون نے ایسا ہی کیا تو اُس شخص کو دستے ہونے لگی اور آنتین ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکلنے لگین اور آخر مر گیا۔ آپ خربزہ کا کچھ حصہ لیتے اور کاٹتے اور اس سے کئی طباق بھر دیتے تھے اور ہر طباق مین دوسرے سے مختلف ہوتا تھا سبز خربزہ مین زرد قاشین کاٹ لیتے تھے دیکھنے والون کی عقلین حیران رہجاتی تھین

آپ کی ایک نیل گائے چوری چلی گئی اور چھ ماہ غائب رہی ایک دن شیخ نے خدمتگذار لڑکے سے فرمایا کہ روضہ مین جاؤ اور فلان دروازہ کو کھٹکھٹاؤ جب گھر والا باہر آئے اُسی سے کہنا کہ وہ ہماری نیل گائے دیدو جو چھ ماہ سے تمہارے پاس ہے اُسنے وہ دیدی تو فرمایا ھذہ بضاعتنا ردت الینا یہ ہمارا مال ہمین لوٹا دیا گیا ہے۔

ایک مرتبہ ایک قاضی صاحب حاضر ہوئے اور عرض کیا حضرت شہر والون نے والی شہر سے ایک مقدمہ کے قصہ مین میرے متعلق یہ کہدیا ہے کہ مین غلام ہون فرمایا مین نے تمہاری حاجت پوری کردی۔ پھر یہ ہوا کہ والی شہر ایک شریر گھوڑے پر سوار ہوا اور وہ اُسے لیکر ایک تنگ گلی مین گھس گیا جہان اُس کی کمر ٹوٹ گئی اور مر کر زمین پر گر پڑا پھر اس نواح کا والی حضرت شیخ کے متوسلین سے ایک شخص ہو گیا وہ اگلے روز شیخ کی زیارت کے لئے آیا تو شیخ نے ان قاضی صاحب کے متعلق اُس سے فرمایا اُسنے انکے اور اُن کی اولاد کیلئے آزادی کا فرمان لکھدیا۔ یہ شیخ رح جب خرچ کیلئے کچھ نہ رہتا اپنے لوگون سے قرض لے لیا کرتے تھے پھر جب کچھہ آتا دا فرما دیتے تھے اسطرح آپ پر ساٹھ ہزار قرض ہو گیا تو شیخ رح کو بڑا فکر ہوا ایک دن ایک شخص ایک بڑی سی تھیلی لئے ہوئے حاضر ہوا اور یہ کہا کہ جس جس کا قرض شیخ کے ذمہ چاہتا ہے وہ آئے اور لیجائے اور سب قرض ادا کر دیا۔ حاضرین مین سے کسی نے اس شخص کو نہ پہچانا آخر شیخ رح سے پوچھا فرمایا یہ قدرت کا صراف ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو ہمارا قرض ادا کرنے کیلئے بھیجا تھا۔ کچھ لوگون نے آپکے

Marfat.com

سامنے عمرو بن الفارض رح کے اشعار پڑھے تو عارف باللہ شیخ شمس الدین بن کتیلہ جھومنے لگے شیخ رح نے ان پر ایک نظر کی تو ہوش و حواس غائب ہو گئے اور خواب میں حضرت عمرو بن الفارض کو دیکھا کہ خانقاہ کے دروازہ پر ہیں اور ان کے منہ میں ایک نلکی لگی ہوئی ہے گویا اسکے ذریعہ خانقاہ کے دروازہ کی چوکھٹ کے نیچے سے پانی پی رہے ہیں جب ہوش میں آئے تو شیخ رح نے فرمایا جو کچھ تمنے دیکھا ہے صحیح ہے شمس الدین میں نے بھی تمہاری آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور آپ بار بار فرمایا کرتے تھے کہ اگر ابن الفارض ہمارے زمانے میں ہوتے تو ہمارے دروازہ پر کھڑے نظر آتے صفحہ ۱۶۲ کل ۲ سطر ——— صفحہ ۱۶۱

اور جب اپنے متوسلین میں سے غائب لوگوں میں سے کسیکو دسترخوان پر یاد فرماتے تھے تو انکی جانب سے ایک یا دو لقمے کھا لیتے تھے اور وہ اُن کے پیٹ میں پہونچ جاتا تھا وہ چاہے جہان ہوں اور پھر جب وہ آتے اسکو بیان کرتے۔

جب منکرین میں سے کوئی شخص کوئی مسئلہ پوچھتا آپ جواب دیتے کچھ اور پوچھتا اس کا جواب دیتے یہانتک کہ وہی سوال کرنا چھوڑ دیتا تو آپ فرماتے کیا اور نہیں پوچھتے اگر تم کوئی ایسی بات پوچھتے جس کا جواب میرے پاس نہ ہوتا تو میں لوح محفوظ سے جواب دیتا۔

ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضرت میں عیالدار ہوں۔ ضرورتمند ہوں مجھے کیمیا بتا دیجئے فرمایا پورے ایک سال ہمارے پاس رہو اور شرط یہ ہے کہ جب وضو ٹوٹ جائے فوراً وضو کر دو اور ۲ رکعت پڑھا کرو وہ رہ پڑا اور ایسے ہی کرتا رہا جب مقررہ مدت میں ایک دن باقی رہ گیا شیخ رح کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا کل تمہاری حاجت پوری کر دینگے پھر جب وہ حاضر ہوا تو فرمایا اُٹھو اور کنوئیں سے وضو کیلئے پانی بھر لاؤ اُسنے کنوئیں سے ایک ڈول بھرا تو وہ اشرفیوں سے لبریز تھا عرض کیا حضرت اب تو ایک بال بھی اس کا خواہاں نہیں رہا فرمایا اسکو اسی کی جگہ گرا دو اور تم اپنے شہر چلے جاؤ کیونکہ اب تم سب کے سب کیمیا ہی ہو گئے ہو وہ اپنے وطن لوٹ گیا اور لوگوں کو اللہ کے راستہ کی دعوت دی اور بڑا نفع پہونچا۔

شیخ شمس الدین بن کتیلہ کہتے ہیں کہ شیخ جب نماز پڑھتے تھے اُن کی داہنی جانب چار روحانی اور چار جسمانی نماز پڑھتے تھے جنکو سوائے شیخ اور چند خواص کے اور کوئی نہیں دیکھتا تھا

نیل کے دمیاطی آدمی آپ کی زیارت کیلئے روضہ مین آپکے مکان پر آیا کرتے تھے اور لوگ اُنکو دیکھتے تھے آپ کی صاحبزادی ام المحاسن کہتی ہین کہ ایک بار یہ لوگ زیارت کو آئے سبز چادرین اور نہایت پاکیزہ لباس پہنے ہوئے تھے مغرب کی نماز آپکے ساتھ پڑھی اور کپڑون سمیت دریا مین گھس گئے۔ مین نے عرض کیا حضرت پانی مین اُن کے کپڑے نہین بھیگتے آپ نے تبسم فرمایا اور فرمایا یہ لوگ دریا ہی مین رہنے والے ہین۔ ایک مرتبہ ایک شخص آدھی رات آیا اور قاعہ کے گھرون کے پاس کھڑا ہو گیا آپنے فرمایا کون ہے اُسنے عرض کیا چور فرمایا کیا چوری نہین کرتے اور اپنے کام مین نہین لگتا۔ عرض کیا مین اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہون اور مین نے رات مین آپ سے باتین کین (یعنی عشا کے بعد باتین کہ جنکو منع فرمایا ہے مین نے بعد عشا رات مین آپسے بات کرکے آپ کا حرج کیا اور اس ممانعت کا ارتکاب کیا ہے اسکی معافی چاہتا ہون اور توبہ کرتا ہون) فرمایا آجاؤ اور درخدمت پھر اُسنے توبہ کی اور اسکی توبہ بہت اچھی توبہ رہی تا وفات شیخ کی خانقاہ مین رہا۔

ایک دن آپ نے اپنے متوسلین مین سے ایک شخص کو یہ حکم دیا کہ قاہرہ کے گلی کوچون مین اور بازارون مین بلند آواز سے ندا دو اے مسلمانون تم کو شیخ محمد حنفی حکم دیتے ہین کہ پانچون اور خصوصی عصر کی نماز کی پابندی کیا کرو آپ کا یہ اعلان تمام شہرون مین مشہور ہو گیا کہ شیخ نے اس کا حکم دیا ہے سننے والون مین سے کسی نے منادی کرنے والے پر اعتراض کیا کہ یہ شیخ حنفی کا حکم نہین ہے یہ تو حق تعالیٰ اجل شانہ کا حکم ہے وہ درویش شیخ کی خدمت مین واپس آیا اور واقعہ عرض کیا شیخ خاموش ہو گئے۔ تیسرے روز منادی کرنے والا اعلان کیلئے گیا تو جب اُس دُکان پر پھونچا جہان اُن لوگون کا مجمع رہتا تھا ایک شخص نے کہا اے شیخ اے حنفی اللہ کیلئے رحم کرو جس شخص نے اُس روز وہ اعتراض کیا تھا آج رات مر گیا۔ منادی والا شیخ کی خدمت مین واپس آیا اور اس کی اطلاع دی فرمایا جو کچھ مین نے کہا ہے اب کسی سے مت کہنا (یعنی وہ اعلان اب نہ کرنا)

ایک مرتبہ ایک درویش حاضر خدمت ہوا اُس نے آپ کا لباس وہ دیکھا جو بادشاہون کے مناسب حال تھا۔ عرض کیا حضرت آپ کا جو طریقہ ہے آپنے کس سے حاصل کیا ہے؟

اولیاء کی شان تو ژولیدہ حالی اور موٹا پھٹا اور سخت لباس پہننا ہے۔ فرمایا تمہارا اس سے مقصود کیا ہے۔ عرض کیا یہ کہ آپ یہ لباس جو بدن مبارک پر ہے اُتار دین اور یہ جُبّہ (جو اُسکے پاس تھا) پھن لین پھر ہم دونون قرافہ چلین شیخ رح نے قبول فرمالیا اور دونون چلدئے راہ مین ایک امیر نے شیخ کو دیکھا پہچان لیا اور گھوڑے سے اُتر پڑا اور خود جو لباس پہنے ہوئے تھا اُتار کر پیش کیا اور شیخ کو خدا کی قسم دی کہ اسے قبول فرمالین وہ اور اُسکے خدام شیخ کیسا تھ ہو لئے اور خانقاہ تک پھونچا گئے تب شیخ رح نے ان درویش سے فرمایا بیٹا دیکھا ہم مین کیا چیز (یعنی ہم کیا ہین کہ اپنی رائے سے کوئی لباس اختیار کرین جب ایسا منظور ہے تو ایسا ہی پہنائین گے۔ ہماری کیا مجال ہے کہ ہم اس سے انکار کرین اور اسکو اختیار کرین وہ منظور ہوگا تو اُسی پر راضی ہین انکار اور خودرائی گستاخی ہے) اگر تم بزرگون کی اولاد مین نہ ہوتے تمہارے لئے یہ اچھا نہ ہوتا ان درویش نے توبہ کی استغفار کیا سر برہنہ ہوگئے اور پھر تا وفات شیخ رح کی خدمت مین رہے۔

اور جب کوئی شخص کچھ مال ان سے چھپاتا تھا وہ جاتا رہتا تھا اور صرف وہ باقی رہ جاتا تھا جس کا اُنکے سامنے اعتراف کرتا تھا (یعنی اگر کوئی مال اسکے پاس ہوتا تھا اور وہ اسکو ان سے چھپا کر ان سے کچھ مانگتا تو وہ مال جاتا رہتا تھا)

شیخ رح جب قرافہ (قبرستان) کی زیارت کو تشریف لیجاتے اہل قبور کو سلام کرتے اور اہل قبور ایسی آواز سے جواب دیتے تھے کہ ساتھ کے لوگ سن لیتے تھے

جب مقام صعید کے درویش لوگ آئے جن مین فرغل بن احمد بھی تھے اور یہ لوگ مقام صعید کے امیر ابن عمر کی سفارش کیلئے آئے تھے شیخ نے فرمایا تھا ان لوگون کا کام انجام نہ پائیگا کیونکہ یہ لوگ بے ادبی کے طریقہ پر آئے ہین اور اس شہر کے منتظم سے اجازت نہین لی ہے پھر بات ایسے ہی ہوئی جیسے فرمائی تھی اور جب یہ لوگ فرغل صاحب کو لیکر بادشاہ کے یہان پھونچے تو اُنہون نے بادشاہ سے کہا آپ ہی اس شہر کے ذمہ دار ہین اُس نے اُنکو چونکہ یہ مجذوب سے تھے کوئی جواب نہ دیا شیخ رح جب کسی شریر گھوڑی پر ہاتھ رکھ دیتے تھے وہ شرارت سے باز آجاتا تھا اور حضرت خضر علیہ السلام بار بار آپکی مجلس مین حاضر ہوتے تھے اور آپکی داہنی جانب بیٹھتے تھے۔ آپ کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوجاتے اور حجرہ مین جاتے تو حجرہ کے دروازے تک پھونچاتے تھے آپکی وفات ۲۷۱ھ مین ہوئی ہے آپکی قبر برکتون مین مشہور ہے اور لوگ زیارت کیلئے آتے ہین صد ۱۶۲ کل صفحہ ۲ سطر

۱۶۲ / ۱۰

محمد بن حسن الحجیجی - بڑے عارفین میں سے ہیں - آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضور نے ایک روٹی عطا فرمائی جس میں سے کچھ تو انہوں نے حضور کے سامنے کھالی اور کچھ اپنی برابر میں رکھی جب بیدار ہوئے تو برابر میں موجود پائی آپ کا قول ہے کہ حق تعالے نے مجھے تمام چیزوں کے ذکر کی حقیقتیں بتادی ہیں یہانتک کہ درختوں اور پتھروں کو مختلف الاذکار دیکھا ہے اسکو مناوی رح نے بیان کیا ہے -

محمد بن عیسے زیلعی - بڑے ولی اور کشف وکرامات والے ہیں آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ کا لڑکا اہل دیہات کے معمول کے موافق ایک دعوت میں لوگوں کیساتھ تلوار کھیل رہا تھا اتفاق سے تلوار ایک شخص کی آنکھ میں لگ گئی اور آنکھ نکل پڑی شیخ نے اُس کی آنکھ کو جگہ پر رکھکر لعاب لگادیا تو ویسی ہی ہو گئی جیسی تھی - اور آپ کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ نے جب مسجد بنائی تو ایک معمار گردن کے بل گر پڑا اور اُس کی گردن ٹوٹ گئی لوگ اُسکو شیخ رح کے پاس لائے آپنے لعاب مبارک لگادیا وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور پھر زندہ رہا اور آپ کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جب لوگ بارش کے باب میں آپکے سر ہو جاتے تھے تو فوراً بارش ہو جاتی تھی اسکو مناوی رح نے بیان کیا ہے

۱۶۹

محمد بن عمر بن احمد شیخ شمس الدین ابو عبد اللہ الواسطی - واسطی الاصل ہیں پھر عمری محلی ہو گئے شافعی ہیں بڑے امام مشہور صوفی اکابر اولیاء میں سے ہیں صاحب تالیفات نافعہ وکرامات عالیہ ہیں آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ قلندریوں کو گل کر کے سوئے تھے پھر انکو اشارہ کیا تو روشن ہو گئے اور آپ کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ احمد نخال آپکے پاس آئے تو آپ کی سات آنکھیں دیکھیں اُن کو غش آگیا ہوش میں آئے تو شیخ نے فرمایا جب آدمی کامل ہوجاتا ہے تو دنیا کی اقلیموں کی تعداد کے موافق اُس کی سات آنکھیں ہو جاتی ہیں آپ کی وفات شعبان ۷۴۹ھ میں ہوئی ہے اور مقام محلہ میں اپنی جامع مسجد میں دفن ہوئے ہیں اسکو مناوی رح نے بیان کیا ہے - اور امام شعرانی کہتے ہیں کہ جب سلطان جقمق نے ابن عمر امیر مصر کے پیچھے پولیس کا دستہ بھیجا اور وہ اُسکو بیڑیاں پہنا کر لانے لگے تو ایک گدھے یا بچھے ذاتی بجلی آئی اُسکے گدھے نے جو مقام صعید میں ان بزرگ محمد صاحب کے مقبرہ میں سے تھا ٹھوکر کھائی

اُسنے کہا اے حضرت محمد اے حضرت غمری (میری دستگیری کیجئے) ابن عمر نے سنا تو پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہین اُسنے جواب دیا کہ میرے شیخ ہین تو ابن عمر نے کہا کہ پھر دوسرا مین ہون کہ اُنکی دستگیری چاہتا ہون اے حضرت محمد غمری مجھ پر توجہ فرمایئے شیخ نے محلہ مین اُسکی آواز سُن لی امام شعرانی کہتے ہین کہ مجھسے بیان کرنے والے شیخ شہاب الدین نخال کہتے ہین کہ شیخ نے تین گدھے طلب فرمائے اور فرمایا سوار ہو لو۔ ہم شیخ کے ہمراہ سوار ہوئے اور قاہرہ چلدیئے شیخ بادشاہ کے محل کے نیچے جاکر بیٹھ گئے اور خوب غور سے دیکھنے لگے۔ لوگ ابن عمر کو بیڑیان پہنائے قلعہ کی طرف لیجا رہے تھے آپنے ابن النخال سے فرمایا تم اس شخص کے پیچھے پیچھے جاؤ جب تم بادشاہ کو دیکھو کہ وہ ناراض ہونے لگے اور اُسکے قتل کا حکم دیدے تو تم شہادت کی اُنگلی کو انگوٹھے کے اوپر رکھکر اُسپر حملہ کردو تو جسقدر لوگ اُس مجمع مین ہونگے سب کے سانس رکنے اور گلے گھٹنے لگینگے یہانتک کہ بادشاہ کا بھی۔ ابن النخال اُسکے پیچھے پیچھے ہوئے جب بادشاہ ناراض ہوا تو اُنہون نے جو کچھ شیخ نے فرمایا تھا کیا بادشاہ چلایا چھوڑدو چھوڑدو اور اسکو انعام دو پھر اُس کی تمام جماعت نے زعفران لگائی اور ابن النخال چلے آئے اور شیخ سے عرض کیا شیخ رح نے فرمایا اب سوار ہو کر یہان سے چلو کہ اب حاجت پوری ہو چکی اور وہان ایسا کوئی نہ تھا جو ابن عمر کو یہ واقعہ اور شیخ کی تشریف آوری بتاتا غرض شیخ محلہ مین لوٹ آئے اور فرمایا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے اسلئے تم مین سے کسیکو اسکی اجازت نہین ہے کہ میری زندگی مین اس واقعہ کو کسی سے کہدے امام شعرانی کہتے ہین کہ ابن النخال نے مجھسے کہا کہ آپسے پہلے مین نے کسی سے اُسکو بیان نہین کیا اور یہ بزرگ شیخ احمد زاہد سے مرید تھے خود بیان فرمایا کہ شیخ احمد زاہد کسیکو اُس وقت تک سجادہ پر بیٹھنے کی اجازت نہ دیتے تھے جب تک اُس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو جاتی اور میری کرامت یہ تھی کہ مین ایک دفعہ روشنی گُل کرکے سویا تھا پھر مین نے قندیلون کو اشارہ کیا تو سب کے سب روشن ہو گئے تھے اور ان کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ ایک دفعہ چورون نے ان کے قتل کی متفقہ سازش کی کیونکہ یہ اکثر انکو منع کرتے رہتے تھے ایک رات وہ سب آئے اور خانقاہ کا دروازہ توڑ ڈالا آپنے اپنی جماعت سے فرمایا سوائے میرے اور کوئی باہر نہ جائے پھر جب آپ کی نظر اُن چورون پر پڑی تو سب نے توبہ کی اور ہتھیار ڈالدئے، نجم الغزی کہتے امام شعرانی فرماتے تھے

Marfat.com

کہ مجھسے شیخ زکریا نے ذکر کیا ہے کہ وہ ایک بار حضرت محمد غمری کی خدمت مین حجرہ مین اچانک جا پہونچے
تو اُنہون نے اُن کی سات آنکھین دیکھین یہ ششدر رہ گئے تو فرمایا زکریا جب آدمی کامل ہو جاتا ہے
تو دنیا کی اقلیمون کی تعداد کے موافق اُس کی آنکھین ہو جاتی ہین اور انہی شیخ زکریا صاحب نے بیان
کیا ہے کہ ایک مرتبہ اور ایسے ہی جا پہونچے تو انکو حجرہ کی چھت کے قریب خلا مین چوزانو بیٹھے دیکھا
آپ کی وفات ۸۵۰ھ سے کچھ اوپر ہوئی ہے۔

محمد بن صدقہ۔ شیخ بزرگ مجذوب چیخنے چلانے والے ولی۔ صاحب کشف کمال الدین لقب
دمیاطی شافعی ہین۔ آپ کی کرامتون مین سے یہ ہے کہ آپ جمعہ کے دن قاضی القضاۃ ابن حجر کے
مکان پر اُن کے برسر عہدہ ہونے کے زمانہ مین آئے اور یہ معزول ہونے سے کچھ پہلے کا واقعہ ہے
آپ لوگون کے درمیان درگاہ مین بیٹھے اور سب دروازے بند کرا دئے اور جس قدر خدم حشم تھے
سب کو باہر نکال دیا۔ قاضی القضاۃ گھر سے باہر آئے اور اُن کے پاس باب استار پر بیٹھ گئے
اُنہون نے اُن سے کچھ مانگا تو اُنہون نے جیب سے ایک اشرفی نکال کر دیدی آپ نے فرمایا اور تو
اُنہون نے ایک اور دیدی فرمایا اور تو اُنہون نے اور دیدی یہانتک چھ یا سات ہو گئین اور
اُن کی جیب مین اُس وقت یہی تھین جب سب انکے ہاتھ مین آ گئین انکو اپنی ہتھیلی مین گھمایا اور
پہرہ دار کے نیچے کو دبرین پھر اُس سے زور دیکر واپس لین اور زور زور سے چیخین مارتے رہے
اور قاضی صاحب کو یہ کہکر لوٹا دین اور ہمارے پاس سے اُٹھ جاؤ اور بار بار چیختے اور یہ
کہتے رہے یہانتک کہ اس سے قاضی صاحب کا رنگ فق ہو گیا اور انکے چیخنے سے کانپنے لگے
اور یہی کہتے رہے ہمارے پاس سے اُٹھ جاؤ وہ اُٹھ گئے اور گھر مین چلے گئے پھر اسکے بعد فوراً ہی
معزول کر دیے گئے اور اس واقعہ کے بعد اتنے ہی دن زندہ رہے جتنی وہ اشرفیان تھین جو
اُنہون نے لوٹا کر دی تھین چھہ یا سات۔ نہ کم نہ زیادہ

آپ کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص نے آپ سے کسی حاجت کا سوال کیا آپ نے فرمایا
یہ پچاس اشرفیون پر موقوف ہے اس شخص نے وہ اشرفیان اُنکے پاس لے جانا چاہا جب قاصد
اشرفیان لیکر ان کے پاس پہونچا تو یہ باب الکاملیہ پر بیٹھے تھے تو اُسکے پہونچتے ہی
حکم دیا کہ فلان عورت کو جو سڑک پر جا رہی ہے اور تم اُسکو پہچانتے بھی نہیں ہو دے آؤ

اسنے دیدیں اسکے بعد معلوم ہوا کہ اس عورت کا لڑکا اسیقدر روپیہ کے عوض میں نہ کم نہ زیادہ قید میں تھا اور ایسے شخص کے پاس قید تھا جس سے رحم کی کوئی توقع نہ تھی اور اسکے ہلاک کا اندیشہ تھا آپ کی وفات مصر میں ۵۵۸ھ میں ہوئی ہے اور قرافہ کبریٰ میں شیخ ابو العباس خراز کی قبر کے برابر دفن ہوئے اسکو مناوی رح نے بیان کیا ہے۔

محمد بن احمد فرغلی - صعید کے رہنے والے بڑے اولیا اور بے مثال اصفیا میں سے ہیں آپ کی کراماتوں میں سے یہ ہے کہ ایک عورت کو میں پھل کا اشتیاق تھا اور وہ مصر میں نہیں ملتا تھا آپنے اپنے چوبدار محمد سے فرمایا تم اس حجرہ میں جاؤ حجرہ کے اندر تم ایک درخت پاؤ گے اسمیں سے اسکو پانچ میں پھل توڑ کر لادو وہ گیا میں پھل کا درخت پایا اور اس سے پانچ توڑ لایا پھر جو اسکے بعد حجرہ میں گیا تو وہاں درخت نہ تھا۔

ایک دن شیخ الاسلام ابن حجر مصر میں ان پر کو گذرے جبکہ وہ قاضی عمر کی اولاد کی سفارش کیلئے آئے تھے ان پر انکار کے طور پر اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ کسی جاہل کو ولی نہیں بناتے اور انکو ولی بناتے تو ان کو علم دیتے آپنے فرمایا قاضی ٹھہر جاؤ وہ ٹھہر گئے آپنے انکو پکڑا اور لگے مارنے اُنکے منہ پر چپت مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے ہاں مجھے بنایا ہے اور مجھے علم بھی دیا ہے۔

آپکے پاس ایک پادری آیا اور زرد رنگ کے خربوزہ کا اشتیاق ظاہر کیا موسم اُس کا نہ تھا مگر آپنے لادیا اور فرمایا اپنے پروردگار کی عزت کی قسم کوہ قاف کے پیچھے سے ملسکا ہے۔

محمد صعید بعار کی لڑکی کو ایک ناکو نگل گیا تو وہ روتا پیٹتا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپنے فرمایا اسی جگہ جہاں اُسنے لڑکی کو نگل لیا ہے جاؤ اور بلند آواز سے کہو اے ناکو آ اور فرغلی سے جوابدہی کر تو ناکو سمندر سے نکلا ایک جہاز کی طرح جارہا تھا مخلوق اُسکے آگے سے داہنے بائیں کو ہٹ جاتی تھی وہ آپکے گھر کے دروازہ پر آکر کھڑا ہوگیا آپنے لوہار کو حکم دیا کہ اسکے سب دانت اُکھاڑ دے اور ناکو لڑکی کو اُگل دینے کا حکم دیا اُسنے لڑکی کو اُگل دیا تو وہ زندہ تھی مگر بیہوش پھر ناکو سے کہا کہ جبتک زندہ رہے اسکے شہر کے کسی آدمی کو نہ نگلے۔ ناکو اس طرح لوٹکر گیا کہ آپکے آنسو بہہ رہے تھے اور سمندر میں جا پڑا۔

۱۷۲

آپ بار بار بیان فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت حق جل و علا شانہ کے سامنے عرش کے نیچے چل رہا تھا حق تعالیٰ نے مجھ سے یہ فرمایا اور میں نے یہ عرض کیا۔ قافیوں میں سے ایک شخص نے اس کی تکذیب کی آپ نے اسکو گونگا ہونیکی بددعا دی تو وہ وفات تک گونگا ہی رہا۔ اخیر عمر میں آپ کے ہاتھ پاؤں رہ گئے تھے آپ اطراف عالم میں سے تمام اقلیموں کی خبریں بیان فرمایا کرتے تھے۔ لوگ ہر روز یا تیسرے روز آپکے جوتے کا تلا جوڑا تبدیل کردیا کرتے تھے اور میں نے سید محمد بن عثمان رح سے سنا ہے کہتے تھے کہ میں نے شہر باب میں فرغل بن احمد کی زیارت کی انکی جماعت نے میرے بلاد مشرق سے آنے کو بیان کیا تو فرمایا یہ محمد بن حسن الاعرج ہے جو ہماری زیارت کیلئے چلا ہے۔

ایک نصرانی عورت آپ کی معتقد تھی جو بلاد فرنگ میں ہی رہتی تھی اُسنے نذر کی تھی اگر اللہ تعالیٰ نے اسکے فرزند کو صحت دیدی تو وہ شیخ فرغل صاحب کے واسطے ایک فرش بنائیگی آپ یہاں فرمایا کرتے تھے کہ لو اب اُن لوگوں نے فرش کی اون کات لی۔ لو اب اُن لوگوں نے کتی ہوئی اون کو کیلوں پر لپیٹ لیا۔ لو اب اُنہوں نے بننا شروع کردیا۔ لو اب اُسکو روانہ کردیا لو اب اُسکو جہاز میں رکھدیا۔ لو اب فلاں جگہ تک پہونچ گئے پھر فلاں جگہ تک پہونچ گئے۔ پھر ایک روز فرمایا کوئی جائے اور وہ فرش لیلے کیونکہ وہ اب دروازہ تک پہونچگیا ہے اور سب باتیں ایسی ہی نکلیں۔

بچپن میں ان لوگوں نے آپکی صحبت میں خرمن کا محافظ مقرر کیا تو آپنے ایک سبز خوشہ لیا اور خرمن کے اوپر ڈالدیا اور جلادیا۔ لوگوں نے شور مچایا کہ اس مجنون نے خرمن کو جلادیا انکو پکڑا اور مارا تو اُنہوں نے کہا کہ میں نے آگ سے کہدیا تھا کہ تو میرے خوشہ کو ہی جلانا اور بس اب تم لوگ دیکھ لو دیکھا تو سوائے خوشہ کے اور کچھہ نہ جلا تھا۔

آپنے ایک شخص سے کہا کہ تم اپنی لڑکی کا نکاح مجھہ سے کردو اُسنے جواب دیا اُس کا مہر تمہارے لئے بہت زیادہ ہوگا۔ فرمایا کیا مہر چاہتے ہو اُسنے کہا چار سو اشرفیاں فرمایا فلاں صراف عورت کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو کہ فرغل نے کہا ہے کہ ایک تھیلی اشرفیوں کی اور ایک روپیوں کی بھردو اُسنے دو تھیلیاں بھرکر دیدیں اسکے بعد سے وہ شخص اور اُس کی اولاد تا دوانت شیخ کی برکت سے خوشحال رہے ابن الزراز میری آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مفلس ہوا تو فرمایا ہمنے تمکو فلاں مقام

۱۷۳

Marfat.com

سے فلان تک کا والی بنادیا تو بادشاہ نے انکو صعید کے چار صوبوں کا والی مقرر کردیا اور آپنے مصر مین کسی حاکم کے پاس ایک غلام کی سفارش مین اپنا قاصد بھیجا اُسنے جواب دیا کہ شیخ سے کہدینا کہ تم تو بیوقوف ہو قاصد شیخ کے پاس لوٹ آیا اور ماجرا عرض کردیا تو آپنے زمین پر اس طرح انگلی ماری جیسے کوئی کھودتا ہوا سکے بعد خبر ملی کہ بادشاہ اس حاکم پر ناراض ہوا اور اسکی گھر کے منہدم کرنے کا حکم دیدیا جو اس وقت سے آج تک ویران چلا آتا ہے اور طولون کی جامع مسجد کی پہلو مین ہے پھر اسکے بعد اس حاکم کی گردن ماردی گئی۔ بادشاہ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو اُسنے کہا کہ مجھے کچھ معلوم نہین سوائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسپر مجبور فرمادیا تھا

ایک درویش آپکے پاس بیٹھا قرآن شریف پڑھ رہا تھا اُسنے کوئی غلطی کی آپنے فرمایا میان تمنے غلط پڑھا ہے اُسنے عرض کیا حضرت آپ تو حافظ نہین آپنے یہ کیسے معلوم کرلیا فرمایا مین ایک مسلسل نور دیکھ رہا تھا جو آسمان کی طرف چڑھ رہا تھا وہ منقطع ہوگیا اور اگلا حصہ پچھلے حصہ سے متصل نہین رہا تو مین نے سمجھ لیا کہ تمنے غلط پڑھا ہے ص۱۶۴/۱۶ کل ۲ صفحہ ۶ سطر ——— ص۱۶۴/۱۷

۱۷۴ علامہ مناوی نے جوان کا ذکر کیا ہے لکھا ہے کہ فرغل بن احمد کا نام محمد سمیعی صعیدی ہے مشہور مجذوب ہین۔ بڑے صوفیہ اور باتصرف لوگون مین سے ہین پھر ان کی بعض وہ کرامتین نقل فرمائی ہین جو اوپر گذر چکی ہین پھر لکھا ہے کہ ان کی کرامتین اس سے زیادہ مشہور ہین کہ اُن کو لکھا جاوے اور آپکی وفات صعید مقام مین سنہ ۸۶۰ھ مین ہوئی ہے اور اپنی خانقاہ مین ابو تیج مین دفن ہوئے ہین

ص۱۶۴ کل ۳ سطر ——— ص۱۶۴/۲۲ -

محمد بن حمزہ جو آق شمس الدین کے نام سے مشہور ہین سلطان محمد فاتح کے عہد حکومت مین بڑے اولیاء مین سے ہوئے ہین۔ دمشق الشام مین ولادت ہوئی پھر آپ اپنے بچپن کے زمانہ مین اپنے والد صاحب کے ساتھ بلاد روم مین آئے وہان تحصیل علم مین مشغول رہے اور تکمیل کی آپکے فضائل مین یہ بھی ہے کہ آپ جسطرح روح کے طبیب تھے جسم کے بھی طبیب تھے طب ظاہری مین آپ کی تصانیف بھی ہین۔ روایت ہے کہ جڑی بوٹیان آپکو پکار پکار کر کہا کرتی تھین کہ مین فلان مرض کی دوا ہون۔ جب سلطان محمد خان نے فتح قسطنطنیہ کا قصد کیا شیخ کو جہاد کی دعوت دی اور شیخ آق بیق کو بھی دعوت دی اور ان دونوں حضرات کی خدمت مین احمد پاشا بن ولی الدین مرحوم کو قسطنطنیہ

Marfat.com

کی طرف توجہ کرنے کیلئے بھیجا تھا شیخ آق بیق ایک مجذوب بزرگ تھے اُن سے تو کوئی جواب نہ ملا اور شیخ آق شمس الدین نے فرمایا کہ عنقریب فلان روز ضحوۃ الکبریٰ کے وقت (یہان کے حساب سے تقریباً گیارہ بجے) مسلمان قلعے کے فلان حصہ مین داخل ہوجائینگے اور تم اُسوقت سلطان محمد خان کے پاس ہوگے، شیخ کی اولاد مین سے کسی نے بیان کیا ہے کہ وہ وقت آگیا اور قلعہ فتح نہین ہوا تو ہم کو سلطان کی طرف سے بہت اندیشہ ہوا کہ نہ معلوم شیخ کی پیشگوئی پورا نہ ہونیکی وجہ سے شیخ پر کیا ظلم کرگذرے) تو مین اُس طرف یعنی شیخ کی خدمت مین حاضر ہونیکے لئے چلا شیخ خیمہ مین تھے اور ایک خادم دروازہ پر تھا اُسنے مجھے اندر جانے سے روکدیا کیونکہ شیخ نے اُسکو حکم دے رکھا تھا کہ کوئی شخص اُنکے پاس نہ جاسکے۔ مین نے خیمہ کی رسی ذرا اُٹھائی اور دیکھا تو شیخ زمین پر سجدہ مین ہین سر کھلا ہوا ہے گریہ وزاری جاری ہین ہین نے اپنا سر نہین اُٹھایا تھا کہ شیخ اللہ اکبر کہتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جسنے قلعہ کے فتح کا ہمپر احسان فرمایا۔ مین نے قلعہ کی طرف دیکھا تو سارا لشکر قلعہ مین داخل ہوچکا تھا اور حق تعالےٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے فتح عنایت فرمادی شیخ رح کی دعا ساتون آسمانون کو چیر کر جاتی تھی کتب تاریخ مین روایت تھی کہ حضرت ابوایوب انصاری کی قبر مبارک قسطنطنیہ کی چہاردیواری کے قریب کسی جگہ ہے حضرت شیخ سے درخواست کی گئی کہ آپ وہ جگہ معین فرمادین آپ تشریف لائے اور فرمایا مین اس جگہ ایک نور دیکھہ رہا ہون۔ شاید ان کی قبر مبارک اس جگہ ہے پھر اُس جگہ تشریف لائے اور دیر تک مراقب رہے پھر فرمایا اُنکی روح میری روح کی طرف متوجہ ہوئی اور اس فتح کی مبارکباد دی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم لوگون کی کوشش کو قبول فرمالیا ہے کہ تمنے ظالم کفار کے قبضہ سے مجھے چھڑادیا یہ خبر سلطان محمد خان کو پہونچی تو وہ اس جگہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ (حضرت ابوایوب انصاری کی قبر کے باب مین) مین حضرت والا کی تصدیق تو کرتا ہون لیکن ایک فرمائش ہے کہ میرے واسطے (قبر مبارک کی) کوئی ایسی علامت مقرر فرمادین جسے مین خود اپنی آنکھ سے دیکھ لون اور اس سے میرے دل کو اطمینان ہوجائے پھر شیخ کچھ دیر اور مراقب رہے اور فرمایا اس جگہ کو قبر کے سرہانے کی طرف سے دو ہاتھ کھودو ایک سفید پتھر نکلے گا جسپر عبرانی زبان مین کچھ لکھا ہوگا جس کا ترجمہ یہ ہے اور پھر آپنے کچھ مضمون فرمایا جب لوگون نے دو ہاتھ کھود لیا تو ایک سفید پتھر نمودار ہوا جسپر کچھ لکھا ہوا تھا جو شخص اُسکو پڑھ سکا اُسنے پڑھا اور

Marfat.com

ترجمہ کیا تو اُس کا مضمون وہی تھا جو شیخ رح نے بیان فرمایا تھا سلطان حیران رہگیا اور اُسپر ایک عجیب حال طاری ہو گیا اگر لوگ سنبھال نہ لیتے تو وہ گر پڑتا پھر سلطان نے اس جگہ ایک قبہ اور جامع مسجد اور حجرے بنانے کا حکم دیدیا اور شیخ رح سے درخواست کی کہ آپ مع مریدون کے یہان قیام فرمائین۔ مگر شیخ نے قبول نہین فرمایا اور بادشاہ سے اجازت طلب کی کہ اپنے وطن لوٹ جائین سلطان نے آپ کی دلداری کیلئے اجازت دیدی جب اپنے وطن قصبہ کونیک پھونچے وہان ایک زمانہ تک قیام فرمایا پھر وہان وفات ہوئی اور وہین دفن ہوئے اسکو شقائق نعمانیہ مین بیان کیا ہے

ص۱۶۵ کل ۲۳ سطر ———— ص ۱۶۵/۲ ۔

محمد بن علی باعلوی ۔ عبدید والے علم وعمل وولایت کے ائمہ مین سے ہین آپ کی کرامتین بہت ہین جن مین سے یہ بھی ہے کہ آپ وادی کے اوپر کے حصہ مین عبادت کیا کرتے تھے بعض دفعہ آپ کے متوسلین حاضر ہوتے تو نیچے بغیر بارش وبادل کے سیلاب جاری پاتے حضرت شیخ اُن سے فرماتے کہ پی لو غسل کر لو مگر کسیکو خبر نہ کرنا۔ ایک شخص کو یہ واقعہ پیش آیا کہ اُسنے اس سیلاب مین کسی وقت غسل کیا تو اُس مین زعفران کی خوشبو معلوم ہوئی اور اپنے کپڑون پر زعفران کا رنگ پایا جو اُسکے کپڑون سے ایک مدت مدیدہ کے بعد زائل ہوا ص۱۶۵/۲ کل ۵ سطر ———— ص۱۶۵/۲ ۱۷۶

آپ کی وفات ۷۶۲ھ مین ہوئی اور اپنے جد اعلے محمد بن عبدالرحمن باعلوی کے قریب مقبرہ زنبل مین دفن ہوئے ہین اسکو شلی رح نے بیان کیا ہے۔

محمد بن سلیمان الجزولی ۔ سملالی حسینی شاذلی دلائل الخیرات والے ہین آپ عبادت کے واسطے حجرہ مین چودہ سال تک رہے پھر لوگون کو فائدہ پھونچانے کیلئے باہر نکلے اور مریدون کی تربیت شروع فرمائی آپکے ہاتھ پر بہت بڑی مخلوق نے توبہ کی اور آپ کا ذکر آفاق عالم مین شہرت حاصل کر گیا آپ سے بڑے بڑے خرق عادات اور بڑی بڑی کرامتین اور بڑے عظیم الشان فضائل ظاہر ہوئے ہین۔ آپکے پاس بارہ ہزار سے زائد مرید جمع تھے آپ کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ آپ کی وفات کے ۷۷ ستتر سال بعد بلاد سوس مین آپ کی قبر مین سے نعش مبارک کو مراکش نقل کیا گیا تو آپ کو ایسا ہی پایا جیسے دفن کئے گئے تھے آپکے حالات مین زمین نے کوئی اثر اور طول زمانہ نے کوئی تغیر پیدا نہین کیا تھا سر اور داڑھی کے بالون مین خط بنوانیکا نشان ایسا تازہ تھا جیسا انتقال کے وقت تھا

کیونکہ انتقال کے روز آپکے خط بنوایا تھا اور کسی شخص نے اُنکے چہرہ پر اُنگلی رکھکر چلائی تو اُسکے
نیچے سے خون ہٹ گیا جب اُنگلی اُٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی مین ہوتا ہے اور
آپ کی قبر مراکش مین ہے قبر پر بہت عظمت برستی ہے لوگون کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ بندھے
رہتے ہین اور قبر پر دلائل الخیرات بکثرت پڑہتے ہین اور یہ پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے
کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑہتے رہنے کی وجہ سے اُن کی قبر
سے مشک کی خوشبو آتی ہے آپ کی وفات ۸۷۰ھ مین ہوئی ہے دلائل الخیرات کی شرح
فاسی سے لیا گیا ہے اور سید احمد دہلوی نے قطب دردیر صاحب کی درود شریف کی شرح
مین لکھا ہے کہ دلائل الخیرات کے لکھنے کا سبب یہ ہوا ہے کہ اسکے مؤلف سید محمد بن سلیمان
جزولی پر ایک دفعہ نماز کا جو وقت آیا تو آپکے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے کنوین سے پانی
نکالین یہ اسی فکر مین تھے کہ ایک بچی نے ایک بالاخانہ سے دیکھا اور پوچھا آپ کون ہین آپنے
اپنا حال بیان فرمایا تو اُسنے کہا کہ آپ تو وہ ہین کہ آپ کی نیکی کے تذکرے بیان کئے جاتے ہین
اور پھر بھی آپ حیران ہین کہ کنوئین سے کس طرح پانی نکالین اور اُسنے کنوئین مین تھوک دیا تو کنوئین
کا پانی زمین کے اُوپر اُبل پڑا شیخ نے وضو سے فارغ ہونیکے بعد اُس سے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہے بتاؤ
کہ تمنے یہ مرتبہ کیسے حاصل کیا اُس نے عرض کیا اُس ذات پر کثرت سے درود شریف پڑہنے سے جو
چٹیل میدان مین چلتے تھے تو وحشی جانور آپکے دامن کی پناہ لیتے تھے صلے اللہ علیہ وسلم
آپنے قسم کہائی کہ حضور کے درود شریف کے باب مین ایک کتاب تصنیف کرینگے

محمد بن احمد بن عبد اللہ الاُشمونی - مالکی شیخ مدین صوفی کیرولی مشہور کے بھانجے
ہین - آپنے اپنے ماموں صاحب سے علوم کی تحصیل کی اور آپسے علی مرصفی اور ابن ابی حائل وغیرہ اکابر
نے تحصیل کی ہے - آپ کی کرامتون مین سے یہ ہے کہ آپ کی خدمت مین ایک شخص حاضر ہوا اور اُس
نے عرض کیا کہ مین آپ کو کیمیا سکہلاؤن گا فرمایا حجرہ مین جاؤ اور عمل کرو اور ہمکو دکھاؤ اگر ہمکو
پسند آگیا تو سیکھ لون گا یہ شخص حجرہ مین داخل ہو گیا تو شیخ نے اُس وقت کے حاضرین سے فرمایا
کہ جب یہ نکلے گا اس کی داڑھی اور چہرہ جلا ہوا ہوگا پھر وہان دیا سلائی بھڑک گئی اور اُس کی داڑھی
اور چہرہ جلا ڈالا اور یہ اسی حال مین باہر آیا تو فرمایا ہمین ایسی چیز کی ضرورت نہین جو داڑھی اور چہرون کو

پھونک ڈالے اور اُسکو نکال دیا۔ آپ کی وفات ۱۸۱ھ میں ہوئی ہے اسکو مناوی رح نے بیان کیا ہے۔

ابو عبد اللہ محمد بن عباس شعبی یمنی۔ یہ بزرگ خواب میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بکثرت دیکھا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ ایک سال میں نے حج کیا تو حجر اسود کے پاس یہ دعا مانگی کہ حق تعالے مجھے قاضی اور مفتی ہونے سے بچائیں جب میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان پھونچا تو خواب میں لوگون کا ایک مجمع دیکھا۔ میں قریب پھونچا کہ سبب معلوم کرون تو مجمع کے درمیان میں ایک شخص کو دیکھا جیسے چودہوین رات کا چاند ہوتا ہے۔ مین نے حاضرین میں سے کسی سے پوچھا یہ کون بزرگ ہین اُسنے جواب دیا یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک مسئلہ پوچھ رہا ہے جو ایک ورق میں ہے اور اُسنے وہ ورق حضور کی خدمت مین پیش کیا ہے اور حضور کے دست مبارک مین کتاب المہذب کا ایک جز ہے اور حضور کبھی اس جز کو ملاحظہ فرماتے ہین اور کبھی مسئلہ کو۔ مجھے اس سے تعجب ہوا اور آنکھ کھل گئی تو اسکے بعد سے حضور کی اقتدا کی بنا پر مفتی ہونا ناگوار نہین رہا البتہ قاضی ہونا ناگوار رہا اور خدا کا شکر ہے کہ مجھے اس سے نجات ملی رہی۔ اور مین ایک مرتبہ اپنے دل مین سوچتا تھا کہ اگر میرے پاس مال ہو تو مین عبادات ومباحات مین سے یہ یہ کام کرون تو دفعتہً مین نے ایک قاری کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض ولکن ینزل بقدر ما یشاء (اور اگر اللہ تعالے اپنے سب بندون پر رزق کی کشائش کرتے تو وہ اسکے ملک مین سرکشی کرنے لگتے لیکن وہ اندازہ پر جسقدر چاہتے ہین نازل فرماتے ہین) مین وہان سے اُٹھا اور تلاش کیا کہ کوئی تلاوت کر رہا ہے تو کوئی نہ ملا مین سمجھ گیا کہ یہ حق تعالیٰ کی طرف سے نصیحت[ف] تھی اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے۔

ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن شرجیل المقری الیمنی۔ بڑے صاحب احوال وکرامات بزرگون میں ہین۔ یہ تصوف مین شیخ عیسے بن حجاج سے مرید تھے واقعہ یہ تھا کہ یہ شروع شروع مین انکی

ف دیتے ہین بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر۔ اور آنکس کہ تو نگرت نمی گرداند۔ او مصلحت تو از تو بہتر داند غرض جسکو جس قدر عطا فرمایا ہے وہ اسی کا اہل ہے زیادہ کا اہل نہین اگر زیادہ دیا جاتا تو فتنہ وفساد سرکشی اور کفر وگمراہی مین پھنستا تو زیادہ نہ دینا بھی ایک انعام ہے اور رحمت ہے ۱۲ ج

Marfat.com

خدمت مین حاضر ہوئے تھے اور مدت تک خدمت مین رہے اور اُن سے دعاء کرائی کہ اللہ تعالیٰ ان پر علم کے دروازے کھولدین پھر آپ پہاڑون پر چلے گئے اور وہان ایک مدت تک علم مین مشغول رہے جب وہان سے اُترے تو شیخ عیسے موصوف وفات پا چکے تھے اسلئے یہ شیخ احمد بن مرہ کی خدمت مین پہونچ گئے جب شیخ احمد نے ان کے کمال اور اہلیت کو محسوس فرمالیا تو انکو شیخ بنادینے کا ارادہ کیا خواب مین شیخ عیسے بن حجاج کو دیکھا کہ فرما رہے ہین اے شیخ احمد یہ مقری میرا بیٹا ہے اس کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہے (یعنی میرا مرید ہے) ان سے کہدو میرے لڑکے شیخ محمد کے پاس جائین وہ انکو شیخ بنادینگے اُن کا ہاتھ میرا ہی ہاتھ ہے شیخ احمد نے انکو اسکی اطلاع کردی تو یہ شیخ محمد پسر شیخ عیسے کے پاس حاضر ہو گئے اور اُنہون نے انکو شیخ بنادیا اور مقری صاحب ان سے عمر مین بڑے تھے۔ دونون بھائی بھائی کی طرح رہتے تھے جب شیخ محمد پسر شیخ عیسے کا انتقال ہوا مقری صاحب نے ارادہ کیا کہ اُنکے بیٹے ابو بکر کو اُن کا جانشین بنادین اس روز ان کے پاس ایک بزرگ عراق کے رہنے والے تھے جو اپنے آپ کو یہ کہتے تھے کہ وہ شیخ عبد القادر جیلانی کی اولاد مین ہین اُن صاحب نے کہا کہ شیخ ابو بکر کو جانشین مین ہی بناؤن گا مین ہی اس کا حقدار ہون مین ان کے دادا شیخ عیسے کا مرید ہون اور ہم سب شیخ عبد القادر پر ملجاتے ہین اور یہ کہا کہ ایک زبردست آگ تیار کی جائے اور پھر کہا کہ اگر تم میرے ساتھ اس آگ مین داخل ہو گئے اور جتنے وہ وہ کام کرلئے جو مین کرون گا تو تم انکو جانشین بناسکتے ہو ورنہ نہین اور پھر آگ کے اندر گھس گئے اور اس مین گھومنے لگے اور آگ کو ہاتھ مین اُٹھا اُٹھا کر سر پر ڈالنے لگے اور آگ اُنکو کچھ نقصان نہ دیتی تھی اور نہ اُس سے اُن کے کپڑے جلے شیخ مقری نے اپنی لکڑی اُٹھا ری اور اپنے درویشون مین سے ایک درویش کو دی اور فرمایا تم بھی انکے ساتھ آگ مین چلے جاؤ اور جو کچھ وہ کرتے ہین کر دکھاؤ۔ یہ درویش بھی آگ مین داخل ہو گئے اور جو جو وہ کرتے تھے یہ بھی کرنے لگے بلکہ اور اس سے بھی زیادہ جب ان عراقی بزرگ نے دیکھا کہ یہ درویش بھی سب باتین کرنے لگے تو پھر اُنہون نے شیخ ابو بکر کو جانشین بنانے مین شیخ مقری کی مخالفت نہین کی اور شیخ ابو بکر بھی بڑے بزرگون مین تھے اور ان شیخ مقری صاحب کی اولاد بھی نیک صالح تھی جو ایک مشہور قبہ کی طرف منسوب ہو کر قبہ نام ایک موضع مین رہتے تھے

Marfat.com

جو لجب کے پہاڑون کی نواح مین ہے اور وہان اُن کی بہت شہرت ہے اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے
ابو عبداللہ محمد بن ہناالقرشی الیمنی یہ بزرگ اُن عبداللہ قرشی مشہور کے علاوہ ہین جو بیت
المقدس مین مدفون ہین کیونکہ وہ ان سے بہت مقدم ہین ان کا نسب قریش مین بنی عبدالدار مین
ہے یہ عظیم الشان مشہور بزرگ صلاح و تقویٰ اور ولایت کاملہ مین معروف ہین صـــ ۱۶۷

کل صفحہ ۱۹ سطر ــــــ صـــ ۱۶۷/۱۴

صاحب کشف و کرامات ہین ان کی مشہور کرامتون مین سے یہ ہے کہ یہ صاحب خطوہ تھے (یعنی ایک
قدم مین صدہا میلون کی مسافت قطع کر لیتے تھے) آپ کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ آپ نے
ایک مرتبہ وادی مور کی نواح مین قازہ مقام کی مسجد کا ارادہ کیا اور تقریباً ایک سو درویش آپکے سلسلہ
کے ہمراہ تھے وہان اُنہون نے اور ان کے رفقا نے چالیس روز کا اعتکاف کیا روزے رکھے
شب بیداریان کین اوراد و وظائف ادا کئے پھر وہان سے ساحل کی طرف چلے اور ساتھیون
مین سے صرف دو درویش شیخ علی شنینی اور ایک اور صاحب ہمراہ ہوئے آپنے دریا مین ایک
گروہ دیکھا آپنے درویشون سے فرمایا وہان جاؤ اور جو لوگ اس مین ہین اُنسے کہو کہ جو چیز تمہارے
پاس ہے لاؤ یہ دونون اُن لوگون کے پاس پہونچے اور اُن سے یہ پیام کہدیا تو اُنہون نے کہا
ہمارے پاس جو لوگ اس مسجد مین ہین ان کے واسطے کچھہ نذر ہے اور انکو پانچسو عشاری اشرفیان
دین۔ یہ دونون وہ اشرفیان لیکر شیخ کی خدمت مین حاضر ہوئے پھر شیخ زبید تشریف لیگئے
اور ان اشرفیون کے دراہم بناکر سب کے سب اپنے رفقاء اور دوسرے فقراء پر تقسیم کردئے پھر
فرشیہ تشریف لیگئے اور وہان شیخ علی الشنینی کو خلیفہ بناکر وہان کے قیام کا حکم دیا
اسلئے شیخ علی نے تا وفات وہان قیام کیا اور اتبک اُن کی اولاد وہین رہتی ہے غرض اس
واقعہ مین ان بزرگ کی کئی کرامتین ہین ایک تو وہان اُس گروہ کے ہونے کا کشف دوسرے یہ کہ
اُن کے پاس کچھہ نذر کیا ہوا مال ہے تیسرے شیخ شنینی کو فرشیہ مین قیام کا حکم اور یہ
بھی اسلئے تاکہ اُنکو اور اُن کی اولاد کو وہان عزت حاصل ہوگی وغیرہ وغیرہ اور آپکے بیٹے عمر المقرض
بھی ہوئے ہین اور اُن کی اولاد بہت نیک ہے اور اُن مین کی ایک
وفات وادی مور کے علاقہ مین ایک

Marfat.com

آبادی میں ہوئی ہے جو ناشریہ سے قریب ہے اور وہاں آپ کی قبر مشہور ہے جسکی زیارت کیجاتی ہے
اور اُس سے برکت حاصل کیجاتی ہے اور بعض ثقہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جب بھی اُنہوں نے انکی
قبر کی زیارت کی ہے تو اس پر ایک نور تین مشعلوں کی طرح دیکھا ہے اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے

ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن یحیی ہمدانی - قروضہ کے رہنے والے ہیں جو سحول کی نواح کا ایک گاؤں ہے - فقیہ عالم عارف تھے - عبادات و مجاہدات ان پر غالب تھی ان کی بہت سی کرامتیں مشہور ہیں جنمیں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنے اس گاؤں میں ایک خانقاہ بنوائی جب معماروں نے پیڑیں باندہیں تو ایک پیڑ اُس کی اونچائی تک نہ پہونچی یہ لوگ چھوڑ کر بیٹھ گئے شیخ نے فرمایا کیوں چھوڑ بیٹھے - عرض کیا وہاں تک نہیں پہونچتی فرمایا پھر باندھو انشاءاللہ پہونچ جائیگی پھر باندہی تو پہونچ گئی اور شیخ اور آپ کی جماعت اسی خانقاہ میں عکافا اور ذکر و تلاوت کیا کرتے تھے کسی شخص نے حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اے امیر المؤمنین حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کیسے تھے فرمایا جیسے یہ قروضہ والے اور ان کے ساتھی ہیں - جندی رح کہتے ہیں میں نے یہ ایک نیک اور ثقہ شخص سے سنا ہے اور آپ کی کرامتیں ایسی ایسی بہت ہیں - جندی رح نے ان کی وفات کی کوئی تاریخ نہیں بیان کی اور اُن کی قبر اُسی خانقاہ میں ہے اس کی زیارت کے قصد سے لوگ آتے رہتے ہیں

ص ۱۶۷/۴۲ کل ۲۲ سطر ——— ص ۱۶۷/۴۳

ابو عبداللہ محمد بن عثمان نزیلی - فقیہ عالم علم و تقوی میں مشہور ایک پہاڑ معروف بہ نظار میں بود و باش رکھتے تھے - ایک دفعہ کوئی بڑا حاکم زبردست لشکر لیکر آپ کے شہر کو لوٹنے کیلئے پہونچا اور یہ شخص زیدی فرقہ کا تھا لوگوں کو اپنے مذہب میں داخل ہونے پر مجبور کرتا تھا - تمام شہر میں فساد برپا کر رکھا تھا بہت سے مواضع کو لوٹ لیا تھا جب شیخ کے موضع کے قریب پہونچا تو شیخ نے لوگوں پر رحم کرنے اور انکو رعایا بنا لینے کو کہا مگر اُسنے شیخ کے خط کی طرف التفات بھی نہ کیا اور قاصد سے کہدیا میں نہ اُن کی سفارش مانتا ہوں نہ اُن کی میرے دل میں کوئی وقعت ہے شیخ کو بہت شاق گذرا اور آپنے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک قصیدہ کہا اور آپکے وسیلہ سے نجات چاہی پھر جب وہ شخص شیخ کی مذمت سے

۱۸۱

آگیا سب اہل موضع نکلے اور اس سے جنگ کی تو شیخ اور ان کے ساتھیوں نے اُسکو شکست فاش دیدی۔ حالانکہ اُس کے ساتھ بہت بڑا لشکر تھا اور یہ اہل موضع چند نفر تھے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین ان کے کئی قصیدے ہین ایک نیک آدمی نے خواب مین دیکھا تھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان بزرگ کے منہ کو بوسہ دے رہے ہین اسکو شرجی رہ نے بیان کیا ہے اور اسی کرامت کی وجہ سے مین نے یہان ان کا ذکر کیا ہے اور یہ حضرت خود فرمایا کرتے تھے کہ مین نے اللہ تعالے سے دعا کی ہے کہ مجھ مین سے کھانے عورت اور نیند کی خواہش زائل فرما دین آپ کے متوسلین نے تحقیق کی تو یہ پایا کہ یہ خواہشین آپ مین سے زائل ہو چکی تھین

ابو عبد اللہ محمد بن سعید بن معن القریضی۔ فقیہ عالم صالح بزرگ صاحب خیر وبرکت تھے علم حدیث کا آپ پر غلبہ تھا اور آپ اسی سے مشہور تھے۔ علم حدیث مین آپ کی متعدد تصانیف ہین جن مین سے زیادہ مشہور کتاب المستصفی ہے جسکو آپ نے کتب سنن سے جمع کیا تھا اور اس مین بہت محنت کی تھی یہ کتاب بہت بابرکت اور یمنی علماء مین بہت رائج ہے روایت ہے کہ ان فقیہ محمد سعید نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا حضور نے انکے واسطے استقامت کی دعاء فرمائی۔

۱۸۲

شریف ابو الحدید کہا کرتے تھے کہ شیخ ربیع صاحب مکہ مکرمہ کی رباط والے سے صحیح سند سے ثابت ہے کہ اُنھون نے خواب مین حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حضور نے ان سے فرمایا جسنے کتاب المستصفی مصنفہ محمد بن سعید پوری پڑھ لی وہ جنت مین داخل ہوگا اسکو شرجی نے بیان کیا ہے۔

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن محمد بن عبد الرحمٰن باعباد حضرمی۔ بڑے شیخ عارف کامل کثیر العبادۃ شدید المجاہدہ تھے صاحب کرامات و اخبار شائعہ تھے روایت کیا جاتا ہے کہ آپ ہر روز سینتیس ہزار ۳۵۰۰۰ تسبیح پڑھا کرتے تھے ایک بار آپ نے سجدہ مین یہ دعا کی۔ رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین (الٰہی مجھکو اکیلا نہ چھوڑئیے اور آپ سب سے اچھے وارث ہین) اسپر آپ نے ایک غیبی آواز سنی لا اذرک فردا وانا خیر الوارثین (مین تمکو اکیلا نہ چھوڑون گا اور مین سب وارثون سے بڑھکر وارث ہون) اسکو شرجی رہ نے بیان کیا ہے

Marfat.com

ابو عبد محمد بن عبد اللہ المنسکی ۔ بڑے بزرگون اور عظیم الشان زاہدون مین تھے ۔ قرآن شریف کی تلاوت بہت زیادہ کیا کرتے تھے ۔ ایک دن رات مین دس قرآن ختم کر لیتے تھے جیسے کہ فقیہ حسین الاہدل نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہے اور ولایت کاملہ کے ساتھ ساتھ آپ فقیہ عالم اور قاری بھی تھے ۔ آپ کی بہت سی کھلی کھلی کرامتین ہین جنمین سے یہ بھی ہے کہ شیخ عمر بن عثمان حکمی حج بیت اللہ کیلئے جاتے ہوئے آپ کے یہان کو گذرے تو آپنے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ مین اور تم قوم معاسجہ مین نکاح کرین شاید انکو اللہ تعالےٰ کے راستہ کی ہدایت نصیب ہو جائے شیخ حکمی صاحب نے کہا جب مین حج سے واپس آؤن پھر جب شیخ حکمی صاحب حج سے واپس آئے اور شیخ محمد کے موضع کے قریب پھونچے تو اپنے ساتھیون سے فرمایا کہ شیخ محمد ہم سے ایک ایسی بات چاہتے ہین جسمین ہم مشغول ہو جائینگے اور ارادہ کر لیا کہ ان کے پاس ہو کر نہ جائین اسلئے رات مین سفر کیا کہ انکو علم نہ ہو مگر راستہ بھول گئے اور رات بھر صبح تک ایک ہی مقام مین چکر کہاتے رہے اُس سے نکل نہ سکے تو شیخ عمر حکمی سمجھ گئے کہ یہ شیخ محمد کا تصرف ہے اپنی ساتھیون سے فرمایا آؤ سب ملکر توبہ کرین اور پھر سب شیخ محمد صاحب کے یہان حاضر ہوئے اور دونون بزرگون نے قبیلہ معاسجہ مین نکاح کر لئے اور انکو برزہ نامی موضع مین لیگئے شیخ حکمی صاحب کی اولاد کے وہان سکونت رکھنے کا یہی سبب ہوا اور یہ شیخ محمد صاحب نفعنا اللہ تعالیٰ بہ کے کشف کی بدولت ہوا امام شرجی رح کہتے ہین کہ اس واقعہ مین شیخ محمد صاحب کی دو کرامتین ہوئین ایک تو شیخ عمر پر تصرف اور اُنکو سفر سے روک دینا اور دوسرا یہ کشف کہ قبیلہ معاسجہ کی اصلاح و ہدایت اسطرح ہوگی اور یہ قبیلہ معاسجہ عرب لوگون کی ایک جماعت تھی جن پر جہالت اور بداوت غالب تھی اللہ تعالےٰ نے ان دونون بزرگون کے ذریعہ اُنکو ہدایت دی ۔

ابو عبد اللہ محمد بن مبارک بہر کانی ۔ بڑے بزرگ مشائخ اور صاحب منصب لوگون مین تھے آپ فقیہ کبیر احمد بن موسےٰ عجیل کی طرح یمن سے مکہ مکرمہ تک قافلہ کو لیکر جایا کرتے تھے اور عرب وغیرہ مین کوئی شخص قافلہ سے بُرائی کے ساتھ پیش نہین آسکتا تھا اور جو بُرائی سے پیش آتا تھا بہت جلد اُسپر کوئی نہ کوئی آفت آجاتی تھی اور اس باب مین آپ کی بہت کرامتین ہین ایک کرامت نقل کیجاتی ہے کہ ایک دفعہ متوسلین کی ایک جماعت اور بہت سے لوگون کے گروہ کیساتھ حدود یمن

Marfat.com

ہین آپ ایک شہر سے دوسرے شہر کو سفر فرما رہے تھے اتفاقاً ڈاکوون کی ٹولی آپڑی اور سب لوگون کو جن مین آپکے متوسلین بھی تھے لوٹ لیا۔ سب لوگون نے آپ کی طرف رجوع کیا اور ماجرا عرض کیا فرمایا شاید اُن لوگون نے تمکو پہچانا نہین۔ عرض کیا جی نہین ہمکو پہچان بھی لیا تھا اور مذاق اُڑانے کے طریقہ پر یہ بھی کہا تھا کہ تم لوگ درویش ہو ہم تمہارا تبرک لیتے ہین فرمایا مین مبارک کا بیٹا ہون بہت لوگ یہ گمان کرتے ہین کہ وہ ہمکو لوٹتے ہین مگر واقعہ یہ ہے کہ ہم ہی اُنکو لوٹ لیتے ہین پھر آپ کچھ دیر تک گردن جھکا کر بیٹھے رہے تو وہ سب ڈاکو جنہون نے ان کو لوٹا تھا حاضر ہوگئے اور جو کچھ لیلئے تھے سب لوٹا دیا اور شیخ سے معذرت کی آپ کی وفات موضع صغر مین ہوئی ہے وہین آپ کی قبر ہے جسکی زیارت کے لئے لوگ آتے رہتے ہین صہ ۱۶۹/۴ کا صفحہ ۵ سطر ——— صہ ۱۶۹/۴ اور اس موضع والون کو آپ سے بہت حُسن عقیدت ہے اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے

محمد بن عبد اللہ الطواسی الیمنی۔ بڑے اولیاء مین سے تھے آپ کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ خود فرماتے تھے کہ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ایک معمول ہے اور علامت ہے جس سے مین اپنی حالت معلوم کر لیتا ہون وہ یہ ہے کہ جب مین کسی حاجت پر متوجہ ہوتا ہون اگر اُس مین خیر و صلاح ہوتی ہے تو مین ایک سبز رنگ کے چھوٹے سے پرندہ کو اپنے اوپر اور چارون طرف دیکھتا ہون اور جب تک وہ ضرورت پوری نہین ہو لیتی وہ ایسے ہی رہتا ہے اور جب وہ حاجت خیر و صلاح والی نہین ہوتی تو مین اُس پرندہ کو نہین دیکھتا اسلئے چھوڑ دیتا ہون۔ راوی کہتے ہین کہ پھر آپنے مجھے وہ پرندہ بھی دکھلا دیا جبکہ وہ ایک نیک ضرورت مین کوشش فرما رہے تھے اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے

۱۸۴

ابو عبد اللہ محمد بن عمر النہاری الیمنی۔ سید شیخ ہین اپنے زمانہ مین علم و عمل مین یکتا تھے عجیب و غریب کشف و کرامات والے تھے اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب کوئی اجنبی شخص حاضر ہوتا تو آپ اُسکے اور اُسکے باپ اور شہر وغیرہ کے نام سے پکارتے تھے اور آپ کی یہ کرامت بہت مشہور ہے حتی کہ تواتر کی حد تک پہونچی ہوئی ہے اسی قبیل سے یہ ہے کہ بشر بن عمران ہجی مقری علیہ نے خواب مین حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حضور نے انکو بشارت دی کہ یہ مع سات سو مقتدر لوگون کے ان مقری صاحب نے قرآن شریف سبعہ قراءت سے حاصل کیا تھا اور بڑی محنت کی تھی اور بہت نیک تھے اتفاقاً ایک بار شیخ محمد نہاری کی زیارت کیلئے آئے جب شیخ نے انکو دیکھا تو فرمایا مرحبا اے وہ شخص جو سات سو مقتدر لوگون کے ساتھ جنت مین جائیگا حالانکہ مقری صاحب نے کسیکو بھی اپنے خواب کی خبر نہ کی تھی۔

آپ کی کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ ایک جماعت نے آپ کی زیارت کا قصد کیا
جب آپکے موضع کے قریب پہونچے تو ایک شخص نے وہان ایک پتھر کے نیچے اپنے کپڑے
رکھدئے اور اپنے ساتھیون سے کہا کہ جب مین شیخ کے سامنے پہونچونگا تو عرض
کرونگا کہ میرے پاس کپڑا نہین اُمید ہے کہ آپ مجھے کپڑا دیدینگے جب یہ لوگ شیخ کی
خدمت مین حاضر ہوتے تو اس شخص نے شیخ سے اس کی درخواست کی شیخ نے فرمایا
میان کیون جھوٹ بولتے ہو تمہارے کپڑے سابلہ مقام مین پتھر کے نیچے ان علامتون
سے ہین جو مین بتاتا ہون پھر ایک درویش سے فرمایا تم سابلہ جاؤ اور راستہ سے
ذرا داہنی جانب چلو تو وہان ایک پتھر ہوگا اُسکے نیچے سے اس شخص کے کپڑے لاؤ
وہ درویش گیا اور جس پتہ پر شیخ نے بتایا تھا اس پتہ سے وہ کپڑے لے آیا اس
قبیل کے ان کے مکاشفات اس قدر کثرت سے ہین کہ ان کا ذکر تطویل سے خالی نہین۔
آپکی مشہور کرامتون مین سے یہ بھی ہے کہ شیخ سہیل بزتی نے الملک المجاہد بادشاہ
سے وادی اسہام کے خراج کا کچھ مقررہ مقدار پر ٹھیکہ لیلیا تھا اس مین ان پر چالیس
ہزار کے بقدر زر ٹھیکہ لوٹنا رہ گیا وہ بادشاہ کے ڈر سے بھاگ کھڑے ہوئے شیخ
کی خدمت مین حاضر ہوئے اور آپ کی پناہ چاہی اور یہ شیخ رح کے پُرانے ملنے والون مین
تھے بادشاہ نے شیخ کو ایک خط لکہا کہ اے فقیر ہمارے ملازمون کو چھوڑ دو آپکے
واسطے ہمارے ہی در پر شفقت و رحمت ہے شیخ نے جواب لکہا اگر تم ہمارا پیالہ چھوڑ
دوگے ہم تمہارا طشت چھوڑ دینگے اور جو دوسرون کا حق لوٹا دے گا لوگ اُسکے گیہون
لوٹا دینگے اور دلیل وہ ہے جسپر مقابل غالب آجائے۔ ہمین چوگان ہین گوئی جو چاہے
مانے تجربہ کرلے بادشاہ نے یارون سے پوچھا تمہاری کیا رائے ہے عرض کیا کہ
حضور ہی جانین اسکو شرجی رح نے بیان کیا ہے
ابو عبد اللہ محمد بن ظفر شمیری بڑے شیخ عارف مربی صاحب کرامات وعلامات
تھے شروع زمانہ مین بہت ریاضت کرتے اور خلوت مین رہا کرتے تھے آپ کی
ایک عجیب کرامت یہ نقل کی جاتی ہے کہ آپ کی بیوی بہت نیک تھین اور آپ اُنکے

Marfat.com

علاوہ اور کوئی نکاح نہین کیا تھا۔ دونون مین آپس مین بہت محبت تھی دونون نے ساتھ حج کیا اور مکہ مکرمہ مین سات سال تک ساتھ رہے اور آپس مین یہ عہد کیا کہ دونون مین سے جو پہلے مرجائیگا۔ دوسرا اسکے بعد اور نکاح نہ کرے گا شیخ کی وفات پہلے ہوگئی تو آپ کے انتقال کے بعد معزز لوگون مین سے متعدد نے پیامات بھیجے مگر اُنہون نے وفاء عہد کیلئے نکاح کرنا پسند نہ کیا اتفاق سے شیخ مبارز بن غانم نے جو شیخ کے مرید تھے ان کے گھر والون کو پیام دیا ان لوگون نے اس وجہ سے کہ شیخ کے بعد بھی بزرگ مشہور تھے قبول کرلیا شیخ کی بیوی اُس وقت شیخ کی قبر پر ہی رہا کرتی تھین۔ یہ لوگ اور شیخ مبارز وہین قبر پر آئے اور اُن سے کہا کہ دو باتون مین سے ایک کو اختیار کرلو یا تو ہم تمہارا نکاح کردین اور تم یہین رہو اور یا تم کو اپنے شہر لیچلین اور ان کے گھر کے لوگ بڑے گھرانہ کے اور صاحب قوت لوگ تھے آل سعید نام سے معروف تھے مگر اُنہون نے شیخ کے مزار پر رہ سکنے کی طمع مین نکاح کرنا اختیار کرلیا تو اُن لوگون نے وہین ان کا نکاح کردیا جب زفاف کا دن آیا اور یہ اُس کی تیاری کرنے لگین تو یہ تیاری مین مصروف تھین کہ دفعتہ انکو نیند کا جھونکا آیا آنکھ کھلی تو بہت پریشان اور روتی ہوئی اور ان کے پاس شیخ مرحوم کا ایک کپڑا تھا جسکو وہ پہنا کرتے تھے اور دفن کے وقت اُن کی وصیت کے موافق وہ اُن کی ہمراہ دفن کیا گیا تھا یہ روتی جاتی تھین اور اس کپڑے کو بوسے دیتی جاتی تھین اور کہہ رہی تھین کہ اول اللہ تعالیٰ سے معذرت کرتی ہون اور پھر اے ابن ظفر تم سے کہ مجھ پر زبردستی کیجا رہی ہے جب اُن کی گریہ وزاری بہت بڑھ گئی تو اُن کے گھر والون نے اس کا سبب پوچھا اُنہون نے کہا کیا تم پہچانتے نہین کہ یہ کپڑا احمد بن ظفر کا ہے جو اُن کی ساتھ دفن کیا گیا تھا اُنہون نے کہا ہان ہان ہم پہچانتے ہین اُنہون نے کہا کہ ان مین اور مجھ مین معاہدہ تھا کہ ہم مین سے جو پہلے مرجائیگا۔ دوسرا اسکے بعد نکاح نہ کرے گا جب تم لوگون نے مجھے مجبور کیا تو مجھے شرم آئی کہ مین تم سے یہ قصہ ذکر کرون اس وقت جو ذرا میری آنکھ لگ گئی تھی مین اُنکو خواب مین دیکھا فرماتے ہین اے فلان کیا معاہدہ والیسا تھا ایسا ہی کیا جاتا ہے مین اُن سے معذرت کی کہ تم لوگون نے مجھے مجبور کیا اسپر فرمایا کہ اچھا تمہارا قصور نہین ہے بس تم اسکے متعلق اُن

سے کہدیتا انہوں نے اپنا یہ کپڑا بطور علامت کے تمہارے لئے بھیجا ہے تاکہ تم مجھکو اس پر مجبور نہ کرو۔ اُن لوگوں نے وہ کپڑا شیخ مبارز بن غانم کو دکھایا اور سب حال سنایا شیخ مبارز نے اُسے دیکھا تو اُن پر ایک حال طاری ہوا اور انکو طلاق دیدی اور فوراً وہاں سے اپنی رباط کو چلے گئے۔ اور پھر اسکے بعد اُن کی زندگی کچھ دن بھی نہ ہوسکی اسکو امام شرجی رحمۃ نے بیان کیا ہے اور اس میں شیخ محمد کی کئی کرامتیں ہیں ایک تو سب سے بڑی یہ کہ باوجود ساتھ دفن کئے جانیکے کپڑا نکال کر دیدیا دوسرے پہلے سے اپنے ساتھ دفن کرنے کی وصیت کرنا تاکہ بعد میں لوگوں کیلئے علامت بنا کر نکال دیں وغیرہ وغیرہ ان فقیہ محمد کا مزار موضع مردع میں ہے جو مدینۃ الجند کی شرقی جانب ایک مرحلہ کے قریب ہے اور جندی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ میں زیارت کے ارادہ سے ان کی قبر مبارک پر پہنچا کئی روز قیام بھی کیا ہے اور اُن کی برابر میں اُن کی اُن بیوی کی بھی قبر ہے اور ان ہی بزرگ کی برکت ان کا یہ موضع دشمنوں سے محفوظ ہے کہ جب کوئی شخص اسکیلئے برائی کا قصد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو رسوا کردیتے ہیں صنا اکل الصفحہ ۹ سطر ——— صفحہ ۱۷/۱۴

اور آپ کی قبر مبارک کی مٹی سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔

محمد ابو المواہب شاذلی - بڑے عارفین اور ائمہ علمائے عاملین میں سے ہیں آپ کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ خواب میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت بہت ہی کثرت سے کیا کرتے تھے گویا کہ حضور سے جدا ہی نہ ہوتے اور گویا ایسے تھے کہ بیداری میں دیکھ رہے ہیں اُنہوں نے اپنے یہ خواب ایک کتاب میں جمع کئے ہیں۔ میں نے اول سے آخر تک اُس کا مطالعہ کیا۔ تو میں نے اسکو ان بزرگ کی زبردست کرامت سمجھا ہے بمانتک کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے اور کسی معاملہ میں عرض معروض کرتے پھر دوبارہ خواب میں زیارت کرتے تو حضور اقدس اُسی حدیث کو جو پہلے خواب میں فرمائی تھی مکمل فرما دیتے تھے بلکہ بعض حضرات نے نقل کیا ہے کہ یہ بزرگ بیداری میں بھی زیارت اقدس سے مشرف ہوتے تھے اور یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپنے خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے الحزب الفردانیہ بیداری میں پڑھی ہے۔ امام شعرانی نے طبقات میں بیان کیا ہے کہ یہ حضرت خواب میں

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت بکثرت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ لوگ میرے خواب مین آپ کی زیارت کرنے کو جھوٹ کہتے ہین حضور نے ارشاد فرمایا اللہ کی عزت وعظمت کی قسم جو انکو قبول نہ کریگا یا ان کے باب تم کو جھوٹا کہیگا وہ یہودی یا نصرانی یا مجوسی (آتش پرست) ہوکر مریگا یہ خود شیخ الوالمواہب کے قلم سے منقول ہے اسکے بعد امام شعرانی نے ان کے بہت سے خواب اور بڑے فوائد لکھین ہین انکو طبقات مین دیکھ لینا اور اُن مین سے بہت کچھ کو مین نے بھی کتاب افضل الصلوات مین ذکر کردیا ہے صہ ۱۷۲ کل ۱۱ سطر ———— صہ ۱۷۲

محمد الحضرمی مجذوب - چلانے والے عجیب وغریب حالات وکرامات ومناقب والے تھے کبھی کبھی چلاتے ہوئے عجیب عجیب علوم ومعارف پر کلام کر جاتے اور کبھی کبھی استغراق کی حالت مین زمین وآسمان کے اکابر کی شان پر ایسی گفتگو فرماتے کہ اُسکے سننے کی تاب نہ ہوتی تھی، آپ ابدال مین سے تھے آپ کی کرامتون مین سے یہ ہے کہ آپنے ایک دفعہ تیس شہرون مین خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے اور کئی کئی شہرون مین ایک ہی شب مین شب باش ہوتے تھے - ایک بار ڈاکون نے ان کے کپڑے چھین لینے کا ارادہ کیا تو آپنے اُن کے ہاتھون کو اُنکے پہلوون مین گاڑدیا - ایک شخص نے آپ کی دعوت کی اور شہد پیش کیا آپنے تناول فرماکر یہ فرمایا شہد کو محفوظ رکھو کہ مین لوٹ آؤن اور کوئی پندرہ منٹ غائب رہکر لوٹ آئے اور فرمایا ہم نے اسدود مین منبولی پر نماز پڑھی اور انکو دفن کردیا ہے پھر باقی شہد تناول فرمایا آپ کی وفات سنہ ۹۰۳ھ مین ہوئی ہے اور بھنسا کے ٹیلے پر دفن کئے گئے ہین آپ کا مزار وہین ہے لوگون کو معلوم ہے اور اس کی زیارت کیجاتی ہے -

محمد بن داؤد منزلاوی - آپ کی کرامتون مین سے یہ ہے کہ جب عشاء کے بعد آپکے یہان کوئی مہمان آتا اور آپکے یہان کوئی چیز اُسکے سامنے رکھنے کو نہ ہوتی تو آپ آگ پر ہانڈی چڑھاتے تھے اور اس مین پانی ڈالکر آگ جلادیتے تھے پھر کبھی تو اُس مین لوگ دودھ چاول دیکھتے کبھی میٹھے چاول کبھی گوشت اور شوربا اور کبھی کبھی مرغ کا گوشت آپ کی وفات دسوین قرن کے شروع مین موضع تسمیہ مین ہوئی ہے اور اپنی خانقاہ کے پاس دفن ہوئے آپ کا

Marfat.com

مزار وہین ہے لوگون کو معلوم ہے اور اس کی زیارت ہوتی ہے اسکو غزی رح نے بیان کیا ہے

محمد الجلجولی ابو العون الغزی - بڑے امام کبیر اور قطب مشہور ہین اصل مین غزہ کے رہنے والے تھے پھر فلسطین کے علاقہ مین مقام جلجولیا مین سکونت پذیر ہو گئے پھر اخیر عمر مین رملہ منتقل ہو گئے اور تا وفات وہین قیام فرما رہے شیخ امام علامہ ولی اللہ شیخ شہاب الدین رملی مشہور بابن ارسلان شافعی کتاب الزبد والے آپ سے ہی مستفید ہوئے ہین آپ کی کرامتون مین ابن الحنبلی نے اپنی تاریخ الانس الجلیل مین اپنے شیخ علامہ شمس الدین ضیروعی مصری کی روایت سے یہ ذکر کیا ہے کہ شیخ شمس الدین اور شیخ نور الدین دونون شیخ محمد جلجولی کی خدمت مین حاضر ہوئے تو شیخ نور الدین نے شیخ ابو العون پر اپنا اہل علم ہونا ظاہر نہ کیا شیخ ابو العون نے ان سے ایسا کلام کیا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جسکو اللہ تعالی کوئی فضیلت عطا فرمائین اُسکے لئے نامناسب ہے کہ وہ اُسے چھپائے پھر آپنے ان کے واسطے ایک فرش جو سامنے رکھا تھا بچھایا اور اسپر انکو بٹھایا شیخ شمس الدین کہتے ہین کہ شیخ نور الدین نے آپ سے شیخ کمال بن ابی شریف کے متعلق جو ابن ارسلان کی شاگردی کی وجہ سے انکے ہم استاد تھے سوال کیا فرمایا مین نے ساق عرش پر لکھا دیکھا ہے کہ محمد بن ابی شریف اولیاء اللہ کو محبین مین سے ہین -

ابن الحنبلی کہتے ہین کہ مجھسے شیخ عفیف الدین غزی حلبی نے بیان کیا ہے کہ وہ شیخ ابو العون کے مکان پہ گئے تو وہان کچھ بزرگ درویشون کی ایک جماعت کو بھی دیکھا اور کچھ فسادی لوگون کو بھی دیکھا جو بعض ضرورتون مین شیخ کی حمایت حاصل کرنے کیلئے حاضر تھے انکو شیخ کے اُن لوگون کو گھر مین رہنے دینے پر ذرا گرانی ہوئی - اتنے مین شیخ آ گئے اور فرمانے لگے کہ شیخ عبد القادر جیلانی کے مریدون مین کسی نے عمدہ اور ردی ہونیکو کہا تھا تو اُنھون نے فرمایا تھا کہ عمدہ ہمارے واسطے ہین اور ہم ردی کے واسطے تو یہ ان کا ایک کشف تھا۔

ابن الحنبلی ہی کہتے ہین مجھے یہ روایت بھی پھونچی ہے کہ دمشق کے ایک ولی نے شیخ ابو العون کا حال اور شروع شروع کی کیفیت معلوم کرنا چاہی تو انہنے ایک مرید کو بھیجا اور اُسکو یہ نہین بتایا کہ کسی وجہ سے اُسکو بھیجا جا رہا ہے بس یہ فرمایا کہ سید ابو العون

کی زیارت کر آؤ اور کہدینا کہ آپ کے بھائی فلان شخص نے سلام کہا ہے اور دیکھنا کہ سب سے پہلے کہانے کی کیا چیز تمہارے سامنے رکہتے ہین پھر جب لوٹ آؤ تو مجھے بتانا ۔ مرید شیخ ابوالعوان کے یہان حاضر ہوئے تو شیخ نے سب سے پہلے جو کہانے کی چیز انکے آگے رکہی قُلقاس[۵] کی کھیر تھی جب وہ زیارت سے فارغ ہو کر اپنے شیخ کے یہان واپس چلنے لگے تو شیخ ابوالعون نے فرمایا جب تمہارے سب سے پہلے کہانیکی چیز کو پوچھین جو تمنے ہمارے یہان کہائی ہے تو کہدینا قلقاس تو یہ شیخ کا عجیب کشف تھا اور شیخ ابوالعون کے عالم وجود مین کے تصرفات مین سے یہ ہے جسکو شیخ موسے کماوی رح نے مجھسے بیان کیا ہے کہ حلب والون کی ایک عورت عورتون کے مجمع مین حمام سے نکلی تو وزیر حلب کے گروہ کے ایک فوجی نے اُسے اُٹھا لیا اور کسی رنڈی کے یہان لیجانے لگا لوگ اُس عورت کو اس سے نہ چھڑا سکے اچانک ایک شخص قاسم بن زبنزل آ گیا یہ بہت بہادر اور رعب داب کا آدمی تھا ۔ اسنے اُس فوجی کے مارا تاکہ اس سے عورت کو چھڑا لے اتفاق سے وہ مر گیا تو وہان سے بھاگ کھڑا ہوا پھر اگلے روز صبح کو شہر مین آیا اور حمام مین داخل ہوا وزیر حلب کو اطلاع ملی تو ایک جماعت اسکے گرفتار کرنیکے واسطے بھیجی وہ لوگ حمام پر آ پہونچے تو اسنے حمام والے سے کہا کہ مجھکو میرا پاجامہ اور خنجر دیدو اور نکل پڑا وہ لوگ الگ الگ ہوگئے اور یہ بھاگ گیا اور وہان سے ایک باغ مین پہونچا اور شیخ ابوالعون کے وسیلہ سے دعا کی اسنے شیخ کو پہلے دیکہا تھا اور ان کا معتقد تھا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی برکت سے بچا لیا یہ ساحل کی راہ سے چلتا رہا حتی کہ جلجولیا پہونچ گیا تو شیخ ابوالعون کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُن کے دامن کی پناہ لی شیخ رح نے دعا دی اور کشف سے وہ تمام ماجرا بتادیا اور فرمایا تمنے شاہی ملازم کو کیون قتل کیا ہے اسنے اُس فوجی کے ساتھ جو معاملہ ہوا تھا اُس کی معذرت پیش کی تو فرمایا اب تم کو امن دیدیا ہے پھر آپنے ایک خط وزیر دمشق قاضی یحییٰ اوی کو اور ایک خط وزیر حلب کو لکہا اور اس سے فرمایا جاؤ لوگون کو پانی پلایا کرو اور یہ رعب داب کی حرکتین چھوڑدو عرض کیا بہت اچھا پھر جب شیخ نے وزیر حلب کو خط لکھدیا تو

---

[۵] قلقاس ایک بوٹی اسکو پکا کر اُس نواح مین کہایا جاتا ہے جسم کو فربہ کرتی باہ کو بڑہاتی کہانسی اور سینہ کے امراض کو رفع کرتی ہے ۱۲ منتہی الارب

اسنے عرض کیا کہ حضرت مجھے ڈر ہے کہ وہ حضرت کی سفارش قبول نہ کرے اور مجھے قتل کردے
اُس وقت مجلس مین شیخ نعمت صفدی بھی تھے اُنہون نے ہاتھ بڑہایا اور فرمایا اگر اُس نے تجھے
کچھہ کہا تو مین اپنے ہاتھ سے اُن کی آنکھ نکال لون گا شیخ ابوالعون نے شیخ نعمت کے ہاتھ کو اس
سے پہلے کہ وہ اُسے پورا اُٹھائین پکڑ لیا اور فرمایا اگر مین پورا ہاتھ اُٹھانے دیتا تو یہ اُس کی آنکھ
نکال ڈالتے پھر قاسم شیخ ابوالعون کا خط لیکر دمشق وزیر یحیاوی صاحب کے پاس پھونچا اُنہون
نے اس کی خاطر کی اور شیخ کے اعزاز کی وجہ سے اسکو ایک سو دو درہم عطا کئے اور وزیر حلب کو ایک
خط لکھدیا کہ شیخ کی وجہ سے وہ بھی خاطر کرے اور معاف کردے تو وزیر حلب نے بھی اسکی خاطر کی
اور معاف کردیا اور قاسم پانی پلانے کے کام مین لگ گیا اور خاصکر درویش پیاسون کا
اہتمام کرتا تھا حتیٰ کہ صاحب ذکر خیر ہوگیا۔

شیخ موسے کناوی کہتے ہین کہ شیخ ابوالعون کی وفات ۹۱۰ھ مین ہوئی ہے اور شہر رملہ
کے اندر ونی جانب دفن ہوئے ہین اور وہان آپ کی قبر پر عمارت بنی ہوئی ہے اُس کی زیارت
اور اُس سے برکت حاصل کیجاتی ہے اور یہ شیخ ابوالعون ان بزرگون مین سے تھے جنکے ہاتھ
پر اللہ تعالیٰ نے بے انتہا کرامتین ظاہر فرمائی ہین حتے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا ہر روز کی مجلس
مین کرامتین شمار کرتا تو پچاس سے زیادہ شمار کرلیتا اور آپ کا شہرہ صحیح صحیح اور بہت
زیادہ کشف اور درویشون کی تربیت اور خلق خدا کے فائدہ سے ہوا ہے اور آپ مصر و شام
کے بادشاہون مین تصرف کیا کرتے تھے یہانتک کہ کوئی بادشاہ آپ کی سفارش رد
نہ کرسکتا تھا اسکو غزی رح نے بیان کیا ہے۔

محمد مغربی۔ شیخ و امام اور اکابر عارفین مین سے ہین آپ مصر مین کے ترکون کی اولاد مین ہین
اور مغربی اس وجہ سے مشہور ہوئے کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک مغربی شخص سے نکاح
کرلیا تھا آپنے طریقت حضرت ابوالعباس بسری رح خلیفہ حضرت شمس الدین حنفی مصری سے حاصل
کی ہے۔ امام شعرانی نے طبقات الوسطے مین بیان کیا ہے کہ مین ان سے ایک دفعہ ملا ہون
لوگون نے ذکر کیا ہے کہ یہ صاحب مقام قطبیت مین تین سال رہے ہین اور عالم غیب سے بہت
زیادہ خرچ کیا کرتے تھے ایسا بہت ہوتا تھا کہ کوئی مقروض حاضر ہوتا اور درخواست کرتا کہ

Marfat.com

حضرت قرض کی ادائیگی مین میری اعانت فرمائیے تو آپ فرماتے اس بوریئے کا کنارہ اُٹھاؤ اور جو کچھ اسکے نیچے ہے لیلو تو اکثر بوریئے کے نیچے اپنے قرض سے زیادہ پاتا آپ فرماتے قرض ادا کردو اور باقی کو اپنے خرچ مین لاؤ اور مصر کے تمام علماء علوم عقلیہ اور وہبیہ مین آپ کے معتقد تھے اور آپ سے اُن علوم کا استفادہ کرتے تھے جو کبھی اُن کے سننے مین بھی نہین آئے علامہ حمصی نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہے کہ آپ قاہرہ کے پل سنقر پر قیام رکھتے تھے اور آپ کے کشف و کرامات بالکل کھُلی کھُلی تھین آپ کی وفات ۹۱۰ھ مین ہوئی ہے اور باب القارفہ کے قریب مدفون ہین؛ آپکی قبر معروف ہے اس کی زیارت کیجاتی ہے۔

محمد بن زرعہ مصری۔ شیخ بزرگ صاحب احوال و مکاشفات ہین اپنے گھر کی جالیون مین قوریدار پل کے قریب نشست رکھتے تھے اور جو کچھ انسان کے دل مین ہوتا تھا اُسکو بیان فرمادیتے تھے۔ تین روز بولا کرتے تھے اور تین روز خاموش رہتے تھے ۹۱۴ھ مین وفات ہوئی اور اپنے گھر کے اُسی جالیون والے حجرہ مین جس مین بیٹھا کرتے تھے مدفون ہوئے اسکو غزی رح نے بیان کیا ہے۔

۱۹۲

محمد بن عبدالرحمن الاسقع باعلوی۔ علم اور ولایت مین اپنے زمانہ کے امام تھے آپ کے شاگرد محمد بن علی خورد نے کتاب الغرر مین نقل کیا ہے کہ آپ کے خدام مین سے ایک شخص کے گھر سے اُس کا کل مال اپنا بھی جو دوسرون کا امانت تھا وہ بھی سب چوری ہوگیا وہ خادم اس واقعہ سے بہت زیادہ دلگیر ہوا اور اپنے شیخ سے آکر عرض کیا فرمایا خیلہ نامی گھاٹی مین جاؤ تم وہان اُبہرکانات کے نیچے تمام چوری کا مال پاجاؤ گے اور ابہرکانات چند پتھر تھے جو اس گھاٹی مین مشہور تھے یہ خادم وہان گیا اور تمام مال پالیا ص۱۲۴ کل صفحہ ۱۳ سطر ——— ص۱۲۴ آپکی وفات ۹۱۵ھ مین ہوئی اور مقبرہ زنبل مین مدفون ہوئے ہین قبر مبارک معروف ہے اس کی زیارت کی جاتی ہے آپ کی وفات کے بعد کسی نے خواب مین دیکھا تو پوچھا کیا حال ہے فرمایا فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (ایک عمدہ مقام مین قدرت والے بادشاہ کے پاس)۔

محمد صدرالدین البکری۔ امام بزرگ عالم عامل متقی زاہد ہین حضرت ابراہیم متبولی سے طریق حاصل کیا ہے۔ بہت خاموش بزرگ تھے سوائے جواب کے خود کوئی بات نہ کرتے تھے

غلبہ خشوع کی وجہ سے دن رات مین کبھی آسمان کی طرف نظر نہ اُٹھاتے تھے ان کی والدہ کا بیان ہے کہ جب یہ اُنکے پیٹ مین تھے اُنھون نے خواب مین حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور حضور نے اُنکو ایک کتاب عنایت فرمائی کہتی ہین مین نے اُس کی تعبیر یہ لی کہ نیک لڑکا ہوگا۔ آپ کی کرامتون مین سے یہ ہے کہ جب حج کیا اور حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو لوگون نے سنا کہ حضور نے ان کے سلام کا جواب عطا فرمایا آپ کی وفات مدینہ منورہ مین ۹۱۸ھ مین ہوئی ہے اسکو غزی رح نے بیان کیا ہے اور امام شعرانی نے بھی جواب سلام کی کرامت اور وفات کو ذکر فرمایا ہے

محمد ابو فاطمہ عجلونی - دمشق کے رہنے والے بزرگ شیخ و مجذوب ہین - غزی رح کہتے ہین مین نے شیخ موسے کناوی رح کے قلم کا لکھا ہوا پڑھا ہے کہ سید نجدہ حسینی حصنی اور اُن کے بیٹے دونون موضع حرجلہ مین تھے وہان سے دمشق کو لوٹ رہے تھے جب غوطہ کے نشیب مین پہونچے تو ان شیخ محمد موصوف کو دیکھا اور سید نجدہ انکو پہچانتے تھے کہتے ہین مین نے ان کے پیچھے گھوڑا دوڑایا اور پاس آ پہونچا۔ سلام کیا اور پوچھا کہ آپ کہان سے تشریف لا رہے ہین - فرمایا بغداد سے مین نے پوچھا کیا آپ کو شیخ خلیل عجلونی مجذوب کے متعلق کچھ معلوم ہے - فرمایا ہان اُنکو بغداد مین دفن کر دیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے سید نجدہ کہتے ہین کہ مین اپنے لڑکے کی طرف متوجہ ہوا جو میرے پیچھے تھا تو شیخ محمد موصوف غائب ہوگئے اور نہ معلوم کیسے چلے گئے آپ کی وفات ۹۲۰ھ کے بعد ہوئی ہے اسکو غزی رح نے بیان کیا ہے

محمد شمس الدین دیروطی - شیخ امام عالم فقیہ واعظ ولی تھے ان پر مختلف حالات آتے رہتے تھے نظرون سے غائب بھی ہو جاتے تھے - بارہا ایسا ہوا ہے کہ ایک جماعت مین بیٹھے باتین کر رہے تھے اور اُن کی نظرون سے مخفی ہو گئے اور ایسا بھی ہوا ہے کہ لوگ بغیر ان کے بیٹھے تھے اور پھر یہ درمیان مین پائے گئے - ایک مرتبہ آپ نے ایک کشتی کی طرف جسمیں چور تھے اشارہ کیا تو وہ رُک گئی پھر اشارہ کیا تو چلنے لگی اور سب چورون نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کر لی - آپ نے اپنی اہلیہ سے کہدیا تھا کہ اُن کا لڑکا حمزہ توپ سے شہید کیا جائیگا اور اسکا سر ہوا مین اڑیگا۔ پھر ایسا ہی ہوا - آپ بیمار ہوئے تو اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کر دیا

ع جیسے نائب ولایت مین قطب اور ابدال درجے ہین ایک مرتبہ دنیا مین ہوتا ہے اور ہر زمانہ مین صرف چار شخص ہوتے

Marfat.com

کہ اس مرض مین مرجائینگے اُنھون نے پوچھا بیٹا تم کو یہ کیسے معلوم ہوا عرض کیا کہ مجکو خضر علیہ السلام نے بتادیا ہے پھر سنہ ۹۲۱ھ مین آپکا انتقال ہوگیا اور دمیاط مین اپنی خانقاہ مین دفن ہوئے۔ امام شعرانی کہتے ہین کہ مجھسے آپکے صاحبزادہ حضرت سری نے بیان کیا ہے کہ اُنکو اُنکی والدہ نے بتایا تھا کہ اُنھون نے شیخ کو وفات کے بعد خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ منکر نکیر کیساتھ کیا معاملہ رہا فرمایا اُنھون نے بہت نفیس گفتگو کی اور مین نے بھی عمدہ جوابات دئے اسکو غزی رح نے بیان ہے۔

محمد بن عنان - یہ امام شعرانی کے شیخ ہین مقامات عالیہ اور زبردست معرفت والے اکابر اولیاء مین ہین۔ آپ کی بہت بڑی بڑی کرامتین ہین۔ ایک یہ بھی ہے کہ آپنے تقریبًا پانچسو آدمیون کو چھ پیالہ آٹے سے شکم سیر کردیا تھا واقعہ یون ہے کہ ان کے آس پاس کے شہرون کے درویش لوگ اس تعداد مین جمع ہوکر بحیری مین ان کے شہر آگئے تھے کیونکہ شروع شروع داڑھی نکلنے کے وقت اُنھون نے وہان کے رواج کے موافق کچھ کھانا پکوایا تھا تو اپنی والدہ صاحبہ سے کہا کہ میری یہ لنگی لیجیئے اور اس کو تنڈے پر ڈھک دیجئے اور روٹی پکانا شروع کردیجئے اُنھون نے روٹی پکانا شروع کردی یہانتک کہ وہ کوٹھری اور اُس مین کا حجرہ اور آدھا گھر روٹیون سے بھر گیا تب آپنے اُن سے کہا کہ اب کونڈا کھول دیجئے کھولا تو اُس مین آٹا نہ رہا تھا پھر فرمایا خدا کی قسم اگر مین چاہتا تو حق تعالیٰ کی مدد سے اس آٹے سے سارے شہر کو روٹیون سے بھردیتا۔ اور ایک شخص ایا ہج اسکندریہ کی جامع مسجد مین رہتا تھا جو شخص اُسکو تنگ کرتا وہ کہدیتا کہ اے جو ون جاؤ فلان شخص کے پاس چلی جاؤ اور اُسکے تمام کپڑے جوؤن سے بھر جاتے تھے اور وہ ہلاکت کو پہونچ جاتا تھا۔ یہ قصہ ان حضرت محمد صاحب کو پہونچا تو فرمایا مجھے اُسکے پاس لیچلو لوگ لیگئے آپنے اُس سے فرمایا تونے خدا کے ستر مین سے جون کے اور کچھ نہین سیکھا اور پھر اُس کا ہاتھ پکڑ کر ہوا مین کو پھینکدیا اور وہ نظرون سے غائب ہوگیا اور کسیکو معلوم نہین ہوا کہ شیخ نے اُسکو کہان پھینکا ہے شیخ ملتیذی نے جو آپکے فقرا مین فقیہ تھے بیان کیا ہے کہ حضرت سید محمد صاحب نے ایک دن ایک قاصد کو محلہ مین حضرت ابو العباس کے پاس عشاء کے بعد بھیجا

۱۹۴

Marfat.com

اور فرمایا صبح کی اذان سے پہلے پہلے تم میرے پاس آجانا یہ گیا اور لوٹ آیا فرمایا تم کس راستہ سے گئے تھے اسنے عرض کیا میرے دل مین تو دریا کا خیال بھی نہین آیا اور نہ مجھے اُس کا علم ہو پھر شیخ نے آہستہ سے حاضرین سے فرمایا کہ اس کی ہمت وعزم کی وجہ سے دریا طے کردیا گیا تھا اسلئے اسکو راستہ مین ملاہی نہین -

اور مجھکو شیخ عالم عامل محدث شیخ امین الدین امام عمری نے بتایا ہے کہ مین ایک سفر مین سید ابوالعباس عمری اور سید محمد بن عنان کے ساتھ تھا گرمی سخت ہو رہی تھی یہ دونون راستہ سے ایک طرف ہوئے اور دو پتھرون پر بیٹھ گئے اور گرمی کی وجہ سے اُن پر ایک چادر پھیلائی سید ابوالعباس کو پیاس بہت معلوم ہوئی مگر پانی کہین نہ تھا تو سید محمد بن عنان نے ایک طشت لیکر زمین سے پانی کا بھر دیا اور سید ابوالعباس کو دیدیا مگر سید ابوالعباس نے نہین پیا اور یہ کہا اے شیخ محمد ظہور ظہور کو قطع کردیتا ہے (یعنی کسی کرامت کا ظاہر ہوجانا آیندہ کرامات کے ظہور کے سلسلہ کو منقطع کردیتا ہے) اُنہون نے فرمایا خدا کی قسم اگر اسکے ظاہر ہوجانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو مین اسکو ایک چشمہ بنا کر چھوڑتا کہ قیامت تک اس سے انسان اور جانور سیراب ہوتے رہتے اور یہ واقعہ شرقی بلاد مین ضخیط کے علاقہ مین ہوا ہے یہ شیخ امین الدین رح کا بلفظہ بیان ہے اور وہ سچے لوگون مین ہین (جواب کا حاصل یہ ہے کہ خواص مین کرامت کا ظہور آیندہ ظہور کو منقطع نہین کرتا عوام مین ظہور قطع کرتا ہے) مجھسے شیخ بدرالدین مشتولی رح نے بیان کیا ہے کہتے تھے کہ مین نے حضرت عبدالقادر دشطوطی رح سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ شیخ محمد بن عنان آسمان کے درجہ درجہ سے واقف ہے اور شیخ محمد بن عنان کے داماد شیخ شمس الدین طنبجی نے بیان کیا ہے کہ شیخ ایک جہاز مین دمیاط کی طرف جارہے تھے ایک شخص بہت کھانیوالا بھی اس جہاز مین تھا لوگون نے شیخ رح سے عرض کیا کہ اس نے آج رات بہت بڑی مچھلی اور ایک زنبیل کھجورون کی کھائی ہے شیخ رح نے اُسکو بلایا اور فرمایا بیٹھ جاؤ اور ایک روٹی کے دو ٹکرے کرکے فرمایا کھاؤ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لو تو اس آدھی روٹی مین اُس کا پیٹ بھر گیا اور پھر مرتے دم تک ہمیشہ کیلئے اُس کی خوراک بھی آدھی روٹی رہی - آدھی روٹی سے زیادہ نہیں کھا سکا

۱۹۵

پھلا کے لوگوں نے شیخ کو دعائیں دیں کہ آپ نے ہم پر بہت تخفیف کر دی شیخ امین الدین اور امام غمری نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ مقبرہ برھمنوشن کی ایک قبر میں ایک شخص غروب سے صبح تک چلایا کرتا تھا لوگوں نے شیخ سے عرض کیا آپ مقبرہ تشریف لیگئے اور سورہ تبارک الذی پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے اُس کی مغفرت کی دعا کی اُس رات کے بعد سے کسی نے اُس کی آواز نہیں سنی لوگ کہا کرتے تھے کہ شیخ نے اس کی سفارش فرما دی اور میں نے شیخ علی الخواص سے سنا ہے فرماتے تھے کہ میں شیخ محمد بن عنان سے حضرت ابراہیم متبولی کے ہی ذریعہ واقف ہوا ہوں۔ میں عنبطہ میں انجیر بیچا کرتا تھا برکۃ الحاج میں ان کے پاس تھا۔ میں نے انکو یہ کہتے سنا کہ میرے بعد میرا کام ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائیگا مگر وہ اسے انجام نہ دیسکیں گے شیخ یوسف کردی نے عرض کیا حضرت آپ کے بعد حجرہ شریفہ کی خدمت کون انجام دیگا فرمایا ایک شخص ہے محمد بن عنان جو عنقریب شرقی بلاد میں ظاہر ہوگا اور یہی حضرت علی الخواص کہتے ہیں کہ مجھ سے شمس الدین لاذقانی مالکی رح نے بیان کیا ہے کہ میں ایک دن حضرت محمد بن عنان کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں اُس وقت وضو و نماز کے وسوسوں کی وجہ سے سخت ضیق میں تھا میں نے شیخ سے اس کی شکایت کی تو فرمایا ہمیں تحقیق ہے کہ مالکیہ کو طہارت وغیرہ میں وسوسے نہیں ہوا کرتے تو اُن کی برکت سے محض اتنا فرمانے سے ہی میرے یہاں وسوسوں کا وجود نہ رہا۔ اور آپ کا یہ حال تھا کہ جب آپ کسی ایسے مریض کے پاس آتے جو شدت ضعف کی وجہ سے موت کے قریب پہونچ چکا ہوا ہوتا تھا آپ اُس کا مرض اپنے اوپر لیلیتے تھے مریض اُٹھ کھڑا ہوتا تھا اور شیخ جب تک خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا مریض ہو کر سو جاتے تھے آپ کا اسی قسم کا واقعہ سید ابو العباس غمری اور سید علی البلبلی مغربی کیساتھ بھی ہوا ہے امام شعرانی کہتے ہیں کہ سید علی کے واقعہ میں تو میں موجود تھا شیخ فوراً اُٹھے جامع ازہر کے وضو خانہ میں گئے وضو کیا اور سو گئے اور امام شعرانی شیخ علی البلبلی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ شیخ محمد بن عنان ایک بار انکے پاس آئے تو اُن کو ایسا بیمار پایا کہ ہلاکت کے قریب پہونچگئے تھے پھر شیخ محمد تو اُن کی جگہ پر لیٹ گئے اور شیخ علی تندرست ہو کر فوراً ایسے کھڑے ہو گئے گویا ان کو کوئی مرض ہی نہیں تھا۔

۱۹۶

پھر شیخ محمد بن عنان چالیس روز تک بیمار رہے۔ امام شعرانی نے ہی یہ بھی بیان کیا ہے کہ مجھسے خود انہوں نے فرمایا کہ یہ شروع شروع میں حضرت عمرو بن العاص کی جامع مسجد کی چھت پر تین سال رہے ہیں اور سوائے نماز جمعہ اور شیخ عارف باللہ سید یحیٰی مناوی کی حاضری کے درس کے اور کسیوقت نہیں اترتے تھے اور میں نے خود انکو یہ کہتے سنا ہی کہ حضرت عمرو بن العاص کی جامع مسجد کے قیام کے زمانہ میں دنیا میرے لئے مسخر کر دی گئی تھی ہر شب میرے واسطے ایک برتن میں کھانا اور دو روٹیاں لاتی تھی لیکن نہ میں نے کبھی اس سے بات کی نہ اس نے مجھ سے بات کی ہاں میں اسکو پہچانتا تھا کہ یہ دنیا ہے۔

امام شعرانی کا بیان ہے کہ میں نے ایک شب سونے کیلئے پاؤں پھیلانے چاہے تو جس گوشہ کی طرف پاؤں پھیلانا چاہتا اس طرف اولیاء اللہ میں سے کسی نہ کسی ولی کو پاتا تھا اس گوشہ کی طرف جو باب البحر کی جانب سیدی محمد بن عنان کی طرف تھا پاؤں پھیلانے چاہے تو اسکو بالکل ہی آپ کی قبر کی سیدھ میں پایا آخر میں بیٹھا بیٹھا سونے لگا تو وہ تشریف لائے اور میرا پاؤں پکڑ کر اپنی طرف کے گوشہ کی جانب پھیلا دیا اور فرمایا میری طرف کے گوشہ بساط احمدی کی طرف پاؤں پھیلاؤ جب میں بیدار ہوا تو انکے ہاتھ کی نرمی میرے پاؤں میں محسوس ہو رہی تھی رضی اللہ عنہ۔

امام اشعری نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جب عوزی نے شریف برکات والی حجاز کو گرفتار کرنا چاہا اور شریف نے اس کی جانب سے غداری کو معلوم کر لیا تو شیخ محمد بن عنان کی خدمت میں حاضر ہوا عصر کا بعد تھا اور ہم سب شیخ کے سامنے بیٹھے تھے شیخ اسکیلئے اٹھے اور معانقہ فرمایا۔ شریف نے عرض کیا میں یہ چاہتا ہوں کہ اس وقت بھاگ نکلوں اگر آپ کا باطن میرے ساتھ ہو تو عوزی مجھے نہ پکڑ سکے حتیٰ کہ میں ان بلاد سے نکل جاؤں۔ برکتہ الحاج کے قریب اونٹنیاں میرے انتظار میں ہیں۔ شیخ محمد حجرہ میں تشریف لیگئے اور شریف صاحب انتظار کرنے لگے شیخ دیر تک نہ نکلے اور وقت تنگ ہونے لگا تو مجھ سے اور شیخ حسن حدیدی خادم حضرت والا سے کہا کہ شیخ سے میرے لئے جلدی

لہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ جماعت کا سلسلہ چھت تک پہونچ جاتا ہوگا مگر جمعہ کی فضیلت کیلئے امام کے قریب آنے کے واسطے اترتے ہونگے ۱۲ ج

۱۹۷

عبد الغنی ۱۲

عرض کرو ۔ ہمنے حجرہ کا دروازہ کھولا تو شیخ کو وہان نپایا تو دروازہ پھر بند کردیا کچھ دیر بعد شیخ حجرہ سے باہر تشریف لائے تو آنکھین خون کی طرح سرخ تھین اور شریف صاحب سے فرمایا سوار ہوجاتم تک کوئی نہین پہونچیگا ۔ عوزی کو دوروز کے بعد ان کی خبر ہوئی جبکہ یہ بلاد حجاز مین پہونچ چکے تھے ان کی تلاش مین اُسنے کچھ لوگون کو بھیجا بھی مگر وہ انکو نہ پا سکے یہ امام شعرانی کا بیان ہے ۔

علامہ مناوی کہتے ہین کہ آپ کی کرامتون مین یہ ہے کہ اہل شرف مین سے ایک شخص نے آپ کی اہلیہ سے نکاح کرنا چاہا وہ عصر بعد مقس کی جامع مسجد مین شیخ کی تربت کے سامنے کھڑا تھا (اسپر غنودگی سی طاری ہوگئی) تو شیخ نے فرمایا کہ تجھ پر ساری دنیا تنگ ہوگئی تو نے سوائے میری ہمبستر کے اور کسی کو نپایا اور اُسکے پہلو مین ایک نیزہ مارا وہ پھر اکر جاگ اُٹھا تو اُسکے پہلو مین زخم جلی ہوئی کلیجی کے رنگ کا نمایان تھا وہ اپنے وطن لیجایا گیا تو راہ مین مرگیا علامہ مناوی کہتے ہین یہ اسلئے کہ درویشون کے لگائے ہوئے زخم کا یہ خاصہ ہے کہ اُن پر نہ کبھی کھرنڈ آتا ہے نہ اُن مین کوئی دوا فائدہ دیتی ہے اُن مین ان کی روح کارفرما ہوتی ہے اور یہ ایک واقف کار بتارہا ہے ۔

ارباب حکومت مین سے کسی نے (کھانے کی تیاری کے) وقت پر آپ کے لئے آٹھ[۵] گھڑے شہد بھیجا تھا وہ سب کے سب زمین پر گر کر ٹوٹ گئے اور شہد خریدنے کا وقت نہ رہا تھا آپ دریائے نیل کی طرف تشریف لیچلے اور فرمایا گھڑے ساتھ لے آؤ ۔ گھڑون کو اُسکے پانی سے بھر دیا تو لوگون نے اُن مین شہد پایا اور اس سے کھانا تیار کیا فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے ہم کو حکام کے شہد سے بچالیا ۔ شیخ محمد بن عنان کی وفات ایک سو[۱۰۰] دس سال کی عمر مین سنہ ۹۲۲ھ مین ہوئی اور مقسم کی جامع مسجد مین باب البحر کے قریب دفن ہوئے ہین نماز جنازہ مین بڑے بڑے امام وقت اور سلطان طومان بائی بھی شریک تھے سلطان نے شیخ کا پیر کھولا اور اُس پر اپنے رخسار ملتا رہا اور یہ دن بھی مصر مین بڑے ہجوم کا دن تھا ۔

محمد بہاؤ الدین مجذوب ۔ صاحب کشف ولی متقی تھے جو کہتے تھے اُسکے خلاف ہوتا تھا

---

۵ کیونکہ حکام کی آمدنی اکثر مشتبہ ہوتی ہے جبر وظلم ورشوت وغیرہ کا شبہ ہوتا ہے

Marfat.com

جب کوئی بات بیان کی ہے وہ ویسی ہی ہوئی ہے۔ اور جب کسی حاکم کیلئے فرماتے کہ ہمنے تمکو معزول کردیا ہے تو وہ اُسی دن یا اُسی ہفتہ معزول ہوجاتا تھا یا یہ فرماتے کہ ہمنے تمکو حاکم مقرر کردیا تو قریب ہی زمانہ مین وہ مقرر ہوجاتا تھا، شعرادی رح نے بیان کیا ہے کہ یہ آپکے ساتھ ایک ولیمہ مین شریک تھے آپ نے ایک پانی والا گھڑا اُٹھایا اور چھت کی طرف کو پھینکدیا۔ ایک عالم موجود تھے کہنے لگے وہ گھڑا توڑ دیا فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو اور گھڑا صحیح سالم زمین پر آگیا۔ یہ عالم چند سال بعد شیخ سے ملے تو فرمایا جھوٹے گواہ کو جس نے بلا علم شہادت دی تھی کہ گھڑا ٹوٹ گیا اہلاً وسہلاً آپ کی وفات ۹۲۲ھ مین ہوئی یہ غزی رح کا بیان ہے۔

محمد رویجل شیخ بزرگ مجذوب تھے مصر مین ننگے رہتے تھے ایک بھٹیارے کی بھٹی مین سویا کرتے تھے اُس مین انگارے ہوتے تھے مگر آپ کو جلاتے نہ تھے، شعرادی رح نے اپنے شیخ شیخ الاسلام شہاب الدین رملی سے نقل کیا ہے کہ مجھکو جو کچھ علم اور افتا حاصل ہوا ہے اُس کی اصل شیخ محمد رویجل کی دعا ہے وہ میرے پاس میری گھر دوپہر کے وقت تشریف لائے سرا ہنے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم پر علم کا فتح باب ہوگا اور چلے گئے۔ اور جب سلطان سلیم بن عثمان کا لشکر مصر مین داخل ہوا تو یہ کہتے پھرتے تھے رویجل کا کیا گناہ ہے کہ لوگ اُس کی گردن کاٹتے ہین اور شیخ محمد بن عنان کی (تربیت کی) جالیون کے پاس گئے وہان کھڑے ہوئے اور کہنے لگے حضرت رویجل کا کیا قصور ہے کہ لوگ اُس کا سر کاٹتے ہین پھر جامع مسجد سے باب البحر کی طرف سے باہر نکلے تو بولاق کے راستہ مین لشکر نے آپ کا سر قلم کردیا۔ یہ واقعہ ۹۲۳ھ مین ہوا اور مقبرہ جزیرہ مین مدفون ہوئے یہ غزی رح کا بیان ہے۔

محمد بدخشی یا بلخشی شیخ بزرگ امام عارف صوفی حنفی تھے دمشق مین قیام رکھتے تھے۔ خواجہ محمد قاسم سے جو خواجہ عبیداللہ سمرقندی عارف و عالم کی اولاد سے تھے نقل ہے کہتے ہین کہ مین مولانا اسمٰعیل شروانی کی خدمت مین جو خواجہ عبیداللہ کے خاص لوگون مین سے تھے حاضر ہوا تو آپنے مجھے مطالعہ کتب کی ترغیب دی مین نے وقت نہ ملنے کا عذر پیش کیا پھر شیخ محمد اللہ خشنی کی خدمت مین حاضر ہوا فرمایا شاید تم مولانا اسمٰعیل کے پاس گئے تھے۔ مین نے عرض کیا جی ہان فرمایا وہ تمکو مطالعہ کتب کی ترغیب دیتے تھے۔ عرض کیا جی ہان فرمایا تم اُن کی بات کی طرف التفات نہ کرو مین نے اپنے چچا صاحب کے پاس

Marfat.com

قرآن شریف سورہ والعادیات تک پڑھا تھا اور اب تک مجھے اس علم کی جسکو مولانا محمد اسمٰعیل کہتے ہین حاجت نہین ہوئی اور مین اُن کے احوال کو نہین پہچانتا کبھی تو انکو اعلیٰ علیین مین دیکھتا ہون اور کبھی اسفل السافلین مین خواجہ محمد قاسم کہتے ہین کہ پھر مین مولانا اسمٰعیل صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا تو فرمایا شاید تم شیخ محمد اللہ ختنی کے پاس گئے تھے مین نے عرض کیا جی ہان فرمایا کیا مطالعہ سے منع کرتے تھے۔ عرض کیا جی ہان۔ فرمایا مطالعہ مین تمکو فائدہ بہت پہونچیگا تمہارے جد اعلے خواجہ عبید اللہ آخر عمر مین تفسیر بیضاوی کا مطالعہ کیا کرتے تھے پھر مولانا اسمٰعیل صاحب نے فرمایا کہ شیخ محمد اللہ ختنی کے ساتھ میرا حال عجیب ہے جب مین اُن کی صحبت پسند کرتا ہون تو اپنے کو اُنکی نظر مین اعلیٰ علیین مین دکھا دیتا ہون اور جب ترک صحبت چاہتا ہون تو اُن کی نظر مین خود کو اسفل السافلین مین کہا دیتا ہون۔ غزی رہ فرماتے ہین کہ مولانا اسمٰعیل شروانی اور مولانا محمد اللہ ختنی دونون نے خواجہ محمد قاسم کو خیر خواہانہ نصیحت کی اور اس راستہ کی رہنمائی فرمائی جسمین اُن پر معرفت کی راہین کھولی گئی تھین مولانا اسمٰعیل صاحب نے طریق مطالعہ وعادت اہل علم کی ہدایت کی اور شیخ بدخشی نے حق تعالیٰ کی طرف بالکلیہ متوجہ ہونے اور اسباب مین سے ہر سبب سے قطع نظر کر لینے کی ہدایت فرمائی۔ اور اس قصہ نے دونون کے کمال کشف کو کھول کر رکھدیا گیا۔

شیخ محمد اللہ ختنی کی وفات دمشق مین ۹۲۳ھ مین ہوئے اور مقام سفح مین شیخ محی الدین بن عربی کی پائینتی مدفون ہوئے ہین۔ اور مولانا محمد اسمٰعیل شروانی علوم عقلیہ و نقلیہ کے امام حنفی المذہب بڑے اولیا مین تھے شیخ عارف باللہ خواجہ عبید اللہ سمرقندی رح کی خدمت مین رہے انہی سے تربیت حاصل کی اور اصحاب تکمیل مین ہو گئے۔

جب خواجہ عبید اللہ صاحب کا انتقال ہو گیا تو یہ مکہ مکرمہ چلے گئے وہین وطن بنا لیا اور ۹۴۲ھ مین چوراسی سال کی عمر مین وفات پائی اس سب کو غزی رہ نے بیان کیا ہے۔

---

۵ لیکن ایسے مین طالب کو بڑی تشویش لاحق ہو جاتی ہے ہر بزرگ کا رنگ الگ الگ ہوتا ہے اسلئے طالب نہ اُدھر کا رہتا ہے نہ اِدھر کا۔ اسلئے متاخرین حضرات محققین نے ایک وقت مین ایک ہی شیخ کو ضروری بتایا ہے بلکہ زیادہ احتیاط والے بزرگون نے دوسرے مشائخ کے پاس جانیکو بھی ناپسند کیا ہے کہ مبادا دوسرا رنگ دیکھکر پہلا بھی کھو بیٹھے اور پھر نہ ادھر کا رہے نہ اُدھر کا ۱۲

Marfat.com

محمد فرفور مجذوب اور چیخنے چلانے والے تھے داڑھی منڈی ہوئی رہتی تھی آپ کی کرامتیں بہت ہیں جن میں سے یہ بھی ہے کہ آپ لیموں فروخت کیا کرتے تھے ایک لیموں ایک پیسہ کو دیا کرتے تھے جب کسی کو کوئی بیماری ہوتی اور وہ ان کے لیموں سے کچھ کھالیتا تھا اچھا ہوجاتا تھا اور ان کے ایک بھائی جامع ازہر کے دروازہ پر سبزی فروخت کیا کرتے تھے جو اس کا ایک پتہ کھالیتا تھا شفایاب ہوجاتا تھا، خاص لوگوں میں سے ایک شخص نے شراب پی لی تھی اس کے گلے میں ایک غدود ہوگیا اور بڑھ گیا حتی کہ سارے حلق کو بند کر دیا خواص نے اس سے کہا کہ ان شیخ کی سبزی کا ایک پتہ جو جامع ازہر کے دروازہ میں بیچتے ہیں لیکر کھالو اس نے لیکر کھایا تو فوراً ہی وہ غدود گر پڑا اور وہ اچھا ہوگیا شیخ محمد فرفور کا انتقال ۹۲۴ھ میں ہوا ہے اس کو مناویؒ نے بیان کیا ہے۔

محمد الخراسانی العجم عالم باعمل بے تکلف لطیفہ سنج واعظ سخت سخت دلوں کو موم کردینے والے تھے آپ کی خرقہ پوشی کی سند شیخ نجم الدین البکری مقیم حلب سے ملتی ہے ابن الحنبلؒ نے ذکر کیا ہے کہ شیخ جلال الدین نصیبی اور شیخ جبرئیل کردی نے جب یہ حلب آئے ان کی کسی حالت پر انکار بھی کیا ہے [illegible] کل ۲ صفحہ ۲۲ سطر [illegible] اول الذکر صاحب سے عرض کیا گیا کہ ان سے ملنے میں تو کوئی حرج نہیں ورنہ بغیر ملے انکار کی کوئی وجہ نہیں وہاں پہونچے تو انہوں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر شیخ بزرگ ہے تو آج ہم کو نان دودھ اور شہد کھلاویں گے اور دو باتیں پوچھیں گے پھر شیخ نے ایسا ہی کیا جو ان کے دل میں تھا اور دوسرے صاحب کا یہ قصہ ہے کہ انھوں نے ان شیخ کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر داخل ہوئے تو شیخ نے ان سے معانقہ کیا انھوں نے شیخ سے عرض کیا کہ حضرت سے کچھ آپ کی غیبت مجھ سے صادر ہوئی ہے مجھے معاف فرما دیجئے میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں ایک غار میں ہوں آپ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا منہ کھولو میں نے منہ کھولا اور آپ نے میرے منہ میں کوئی ایسی چیز ڈال دی جس کو نہ میں نگل سکا نہ اگل سکا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے میری غیبت کی ہے میں نے توبہ کی پھر جب توبہ کرلی تو وہ چیز جو آپ نے میرے حلق میں ڈال دی تھی ایسی ہوگئی کہ گویا شکر ہے میں نے اس کو نگل لیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا

اور مجھے حیرانی سے نکال دیا۔ سارا قصہ بیان کر دیا تو حضرت شیخ نے معاف فرما دیا ابن الجلیل رح
نے شیخ الشیوخ موفق بن بی ذر سے نقل کیا ہے کہ وہ ایک دن بین النوم والیقظہ تھے دیکھا کہ
ایک پرندہ ان کے مکان پر آ ٹھیرا اور دیر تک لوٹ پوٹ ہوتا رہا کہتے ہیں کہ میں گھبرا کر جاگ گیا
تو پھر پرندہ اس کے اوپر کو کھینچ لیا تو ایک غیبی آواز آئی کہ یہ شیخ خراسانی کی روح ہے اس کے
بعد چند ہی دن گذرے تھے کہ شیخ خراسانی کی وفات ذی الحجہ ۹۲۵ھ میں ہو گئی آپ کے دفن کے
دن بہت مجمع تھا اور قبر مبارک پر شہر حلب کے باب الفرج کے باہر عمارت بنا دی گئی ہے جس
کو امیر یونس عادل نے بنوایا ہے اس کو غزی رح نے بیان کیا ہے۔

محمد الشربینی شیخ بزرگ ولی صاحب کشف بڑے امام اور اولیاء کبار میں سے تھے
شرقی نواح مصر کے درویشوں کی ایک جماعت کے شیخ اور صاحب
حالات و مکاشفات تھے تمام اطراف زمین پر ایسے کلام فرماتے تھے کہ گویا آپ کی پرورش وہیں
ہوئی ہے امام شعرانی کہتے ہیں کہ جب ان کے بیٹے احمد بہت کمزور ہو گئے اور موت کے قریب
پہنچ گئے اور حضرت عزرائیل روح قبض کرنے کیلئے آ گئے تو آپ نے حضرت عزرائیل ع سے فرمایا
اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤ اور ان سے رجوع کرو کیونکہ اب یہ معاملہ منسوخ ہو گیا ہے حضرت
عزرائیل واپس ہو گئے اور میاں احمد تندرست ہو گئے اور اس کے بعد تیس سال تک زندہ رہے
آپ کو جس چیز کی گھر وغیرہ کی ضرورت کیلئے حاجت ہوتی ہوا میں کو ہاتھ کر کے لے لیتے اور گھر والوں
کو دیدیتے تھے امام شعرانی فرماتے ہیں کہ ایک سیاح سے روایت ہے کہ ان کی اولاد کچھ تو
ملک مغرب میں مراکش کے بادشاہ کی بیٹی سے تھی اور کچھ اولاد بلاد عجم میں تھی اور کچھ بلاد ہندمیں
اور کچھ بلاد تکرور میں تھی آپ ایک ہی وقت میں ان تمام شہروں میں اپنے اہل وعیال کے پاس
ہو آتے اور ان کی ضرورتیں پوری فرما دیتے تھے اور ہر شہر والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ انہی کے
پاس قیام رکھتے ہیں اور انہی متفرق صورتوں اور مختلف شکلوں میں آ جاتے رہنے کی وجہ سے

ع۵ اس میں کوئی استبعاد نہیں ہو سکتا ہے کہ ان کے واسطے پہلے سے یہ مقدر رہا ہو جس کا ان کو
علم ہونا ضروری ہو نہ حضرت عزرائیل کو صرف حقتعالی کے علم میں ہو کہ فلاں وقت قبض روح کیلئے فرشتہ بھیجا جائیگا
پھر دعا کرینگے اور فلاں وقت تک موت موخر کر دی جائیگی اب یہ مسئلہ موت پر یہ سوال ہوا نہ حضرت عزرائیل کے معاملہ پر ۱۲۔

Marfat.com

کسی عالم نے ان پر ترک جمعہ کا اعتراض کیا تھا تو پھر ان کو مکہ مکرمہ میں جمعہ پڑھتے دیکھا آپ کے صاحبزادے احمد فرماتے ہیں کہ آپ اپنی لاٹھی کو فرماتے کہ ایک بھاد انسان کی صورت میں ہو جا تو وہ فوراً اسی صورت میں ہو جاتی اور آپ اُس کو اپنے کاموں میں بھیجدیتے تھے اور پھر وہ لاٹھی کی لاٹھی بن جاتی سید محمد بن ابی الحمائل کہتے ہیں کہ ایک طالب میرے یہاں سے شیخ شربینی کے یہاں بھاگ گیا پھر جب وہ آیا تو میں نے پوچھا کہاں تھا اُس نے کہا شربینی صاحب کے یہاں میں نے کہا میں اُس وقت تک تجھکو مارتا رہوں گا جب تک تیرے چلانے پر شربینی صاحب آنہ جائیں میں اُس کو مارنے کے واسطے آگے بڑھا تو شربینی صاحب اُس کے سرپر کھڑے تھے اور فرمایا کہ میں سفارش کرتا ہوں میں نے چھوڑدیا تو شیخ غائب ہو گئے اور آپ جب دریا سے عبور کرنا چاہتے اور ملاح کہتا کہ کرایہ لائیے آپ فرماتے اے درویش ہم کو تو اللہ کیواسطے ہی عبور کرادے تو وہ اُس طرف پہنچا دیتا تھا ایک روز اس نے انکار کردیا اور کہا کہ تمہارے اس ظلم نے تو ہمیں تنگ کردیا ہے شیخ نے فرمایا سبحان اللہ اور لوٹے کو جھکایا اور دریا کا تمام پانی اُس میں لے لیا یہاں تک کہ کشتی زمین پر کھڑی ہو گئی ملاح نے توبہ کی اور معافی چاہی تو آپ نے لوٹا الٹا کردیا اور تمام پانی جیسے تھا لوٹ آیا اور جب آپ کو گھر کے لئے یا مہمانوں کے واسطے شہد دودھ شیر وغیرہ کی ضرورت ہوتی آپ خادم کو فرماتے یہ لوٹے لیجاؤ اور دریا کے پانی سے بھر لاؤ وہ بھر لاتا تو اس میں شہد دودھ وغیرہ جس کی ضرورت ہوتی وہی پاتے۔ مکہ مکرمہ کا ایک خطیب آپ پر اعتراض کیا کرتا تھا ایک دن وہ ممبر پر خطبہ پڑھ رہا تھا کہ اُس کو حدث ہو گیا یا یہ یاد آ گیا کہ احتلام ہوا تھا اور اس نے غسل نہیں کیا شیخ تشریف فرما تھے آپ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اُس نے آپ کی آستین

عہ یہ اشکال نہ ہو کہ جمعہ تو اس جسد پر فرض ہے اگر جسد مثالی نے مکہ مکرمہ میں جمعہ ادا کیا تو فرض ادا نہ ہوگا کیونکہ یہ بھی تو ممکن ہے کہ بطور طی مسافت کے خود یہ جسد مکہ مکرمہ جاتا ہو اور جسد مثالی یہاں رہتا ہو لیکن بزرگوں کے ایسے واقعات سے جو دغا باز مکار بدعمل لوگ حجت لیتے ہیں کہ نماز نہیں پڑھتے اور کہدیتے ہیں کہ مکہ مکرمہ پڑھتے ہیں وہ صریح دھوکہ ہوتا ہے نہ یہ مقام سہل حاصل ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کو حاصل ہو جائے جن لوگوں کا یہ مرتبہ ہوتا ہے وہ زبان سے دعوی کرتے ہیں نہ اُن کے حالات ایسے ہوتے ہیں پھر دنیا کو تو دھوکہ دیا جا سکتا ہے مگر حق تعالی کو تو حقیقت معلوم ہے لہذا یہ جرم دھوکا اور غلط دعوی غرض متعدد گناہ کا مجموعہ ہو جاتا ہے الہی بچائے

کوکلیوں کی طرح پایا وہ اس میں گھس گیا تو وہاں پانی اور لوٹا ملا وہاں جاکر پاک ہوکر شیخ کی آستین سے نکل آیا اور اعتراضات سے باز آگیا اور آپ نے ابن عثمان (بادشاہ کے فاتحانہ طریق سے مصر میں) داخل ہونے کی خبر دس سال پہلے دیدی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ تم پر داڑھی منڈے چڑھ کر آئیں گے مگر لوگ ہنی چراکسہ (جن کی حکومت اُس وقت تھی) کے انتظامات و استحکامات کی وجہ سے آپ پر ہنسا کرتے تھے اور آپ مجلس میں بار بار یہ کہا کرتے تھے کہ ۸ صفر ۹۲۷ھ کو اللہ کا ایک بندہ انتقال کرے گا جو شخص اُس کے غسل کا کچھ پانی لے لیگا اور اپنے پاس شیشی میں رکھیگا اور برص والے کوڑھی اندھے اور بیمار کو لگاویگا مرض اور اندھے پن سے شفا ہوجائیگی جس روز ان کی وفات ہوئی اُس روز لوگوں کو معلوم ہوا کہ اس سے آپ خود اپنے کو ہی مراد لیتے تھے تو آپ کے غسل کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہیں گرا حالانکہ لوگوں نے تقریباً چار مٹکے آپ کے اوپر بہائے اُس وقت یہ کہا جاتا تھا کہ غیبی لوگ آپ کے غسل کا پانی لیجاتے ہیں آپ کی وفات جیسے کہ آپ نے خبر دیدی تھی ۸ صفر ۹۲۷ھ میں ہوئی ہے اور شربین کی خانقاہ میں دفن ہوئے اس کو غزی رح نے بیان کیا ہے۔

محمد بن عبدالرحیم المنیر البعلی

امام شعرانی کہتے ہیں کہ آپ کی کرامتوں میں یہ ہے کہ جب آپ کا نزع شروع ہوا میں نے بھائی ابوالعباس حریثی اور بھائی ابوالعباس غمری کو اطلاع کی سب نے کہا کہ ہم بھی اُن کی عیادت کیلئے چلیں گے اور یہ طے ہوا کہ فجر کے بعد جو کچھ سنت پہلے پہونچ جائے وہ باب النصریہ پر انتظار کرے میں پہونچا تو بواب نے کہا کہ ایک جماعت یہاں ٹھہری تھی کچھ دیر انتظار کرکے خانقاہ کے راستہ پر چل دی مجھے خیال ہوا کہ یہ شیخ ابوالعباس غمری ہونگے میں اُن کے پیچھے چل دیا راہ میں ایک درویش کہ جس کی وضع قطع اہل یمن کی سی تھی ملا اُس نے پوچھا کہاں کا قصد ہے میں نے کہا منیر صاحب کا اُس نے کہا میرا بھی ارادہ ہے میرا گدھا لنگڑا سردی کا زمانہ چھوٹا سا دن تھا سورج بلند ہوا تو ہم حضرت منیر صاحب کی خدمت میں پہونچ گئے میں حاضر ہوا تو شیخ کو نزع میں پایا تین روز سے بات بھی نہیں کرسکتے تھے فرمایا کون ہو عرض کیا عبدالوہاب فرمایا کیوں آئی تم نے مصر سے آنے کی تکلیف اُٹھائی (یہ سنتے ہی) میں نے عرض کیا جی ہاں

پھر میرے لئے کئی دعائیں کیں جن میں سے ایک یہ بھی تھی میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ دنیا و آخرت میں تمہارے ساتھ بہترین سلوک فرمائیں۔ ظہر کے بعد میں نے رخصت کی اجازت لی اور عصر کے بعد تک خانقاہ میں حاضر ہو گیا پھر حضرت ابو العباس آئے اور یہ خیال کیا کہ میں اب تک شیخ کے پاس نہیں گیا ہوں فرمایا چلو میں نے عرض کیا میں تو شیخ کے پاس ہو آیا ہوں سلام کر آیا ہوں اور علامت یہ ہے کہ ان کے سر کے نیچے سرخ رنگ کا تکیہ ہے تو یہ حضرت شیخ ہی کی کرامت تھی کہ مصر سے اس قدر دور کی مسافت کہ عادۃً مسافروں کے آخر میں پہونچتا ہے۔ علامہ مناوی کہتے ہیں کہ یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جو عرفہ کے دن عرفات میں گنہگار حاجیوں کے باب میں شفاعت کرتے ہیں اور ایسے تھے کہ جو شخص ان کو ستاتا تھا بہت جلد ہلاک ہو جاتا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ امام نووی کی کتاب الروضہ کو حفظ کیا کرتے تھے اپنی خانقاہ سے قاہرہ روز آتے اور ابن امام الکاملیہ کے درس میں حاضر ہوتے اور باوجود بعد مسافت کے اسی روز اپنی خانقاہ واپس ہو جاتے تھے۔ غزی کہتے ہیں کہ یہ شافعی المذہب تھے انھوں نے چھیاسٹھ حج کئے ہیں اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے قیام کے زمانہ میں اس خوف سے کہ ان پاک مقامات پر پاخانہ کی ضرورت نہ واقع ہو صرف تین کھجوریں کھاتے تھے اور کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی شہاب بمشادی نے بار بار بیان کیا ہے کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد شیخ یونس نے بیان کیا ہے وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے شیخ منیر کی صاحبزادی نے نقل کیا ہے اور یہ بہت صادق البیان تھیں کہ ان کے والد نے شیخ عارف سید محمد بن عراق کے پاس جو حجاز میں تھے اپنے وطن بعل کا ایک تھان کپڑے کا لپٹا ہوا بھیجا جب اُن کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا لا الٰہ الا اللہ شیخ شمس الدین نے ہمارے لئے کفن بھیجا ہے پھر آپ نے خشک کھجور کے چند بڑے بڑے دانے اُن کو بھیجے جب وہ شیخ شمس الدین کے پاس پہنچے تو انہوں نے دیکھکر بہت تعجب کیا اور فرمایا اس تعداد میں ہماری عمر کے سال باقی رہ گئے پھر سنہ ۹۳۱ میں آپ نے رحلت فرمائی اور بلبیس کی جانب اپنی خانقاہ میں دفن کر دئے گئے۔

محمد السروی

مشہور بہ ابن ابی الحمائل عارفین کے استاد اولیاء کاملین کے امام تھے شناوی وغیرہ نے اُن سے علم حاصل کیا ہے امام شعرانی فرماتے ہیں

کہ میں نے خود ان سے سنا ہے نقل فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ فارسکور کی جامع مسجد کے منارہ میں تھا
کہ کچھ ہوا میں اُڑنے والے درویشوں کی ایک جماعت گذری تو مجھے بھی اُڑنے کی دعوت دی میں بھی
ان کے ساتھ اڑنے لگا مجھے اپنے حال پر عجب پیدا ہوا تو میں دمیاط کے دریا میں گر پڑا اگر میں خشکی سے
قریب نہ ہوتا تو غرق ہو گیا ہوتا وہ سب چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے امام شعرانی فرماتے ہیں کہ مجلس ذکر
میں جب ان پر سخت حال کا غلبہ ہوتا تھا اٹھکر کھڑے ہو جاتے تھے دیواروں پر لاتیں مارنے
لگتے تھے اور فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ یوسف الحریثی نے بیان کیا ہے کہ میں نے خود شیخ محمد السروی
کو دیکھا ہے کہ فارسکور کی جامع مسجد میں ان پر ایک حالت طاری ہوئی تو آپ نے پانی کا بھرا
ہوا مٹکا جس میں تقریباً تین قنطارؔ پانی تھا ایک ہاتھ پر اٹھا لیا اور مسجد میں لئے لئے پھرے گئے علامہ
مناوی کہتے ہیں کہ آپ بڑے عالی ہمت اور بڑے ہوا میں اڑنے والے تھے ایک شہر سے دوسرے
شہر میں اڑکر چلے جاتے تھے شب میں ان پر حال کا غلبہ ہوتا تھا تو غیر عربی عجمی ہندوستانی اور
نوبہ وغیرہ زبانوں پر تکلم فرماتے اور کبھی ساری رات قاق قاق کہتے رہتے اور کچھ ایسے لوگوں سے
جو نظر نہیں آتے تھے باتیں کیا کرتے تھے اور غلبہ حال کے وقت جو کچھ کہہ دیتے تھے ایسے ہی ہوتا
تھا مصر میں تشریف لائے زاویہ الحمرا اور پھر زاویہ ابراہیم المواہبی میں سکونت رکھی اور وہیں انتقال
فرمایا ایک حاکم نے اصرار کرکے آپ کو بلایا اور اپنی جگہ بٹھایا آپ نے چھت بند کی طرف دیکھا تو
فرمایا یہ چھت بند ہماری خانقاہ کے مناسب ہے اور اس وقت تک خانقاہ تعمیر نہیں کرائی
تھی جب تعمیر کرائی کسی کو چھت بند خرید نے کیلئے بھیجا تو اس نے بازار میں وہی چھت بند
بکتے پایا وہ خرید لایا وہی چھت بند اب تک ہے فرمایا کرتے تھے کہ جب درویش پر حال
کا غلبہ ہوتا اور پھر فرد ہو جاتا ہے تو جس وقت وہ فرد ہو جاتا ہے اس کی حالت شیر کی سی
ہو جاتی ہے وہ ہر شے کو پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے حتیٰ کہ بیوی بچوں تک کو یعنی اس حال
کے رفع کے جاتے رہنے سے اس کے ہوش وحواس بحال نہیں رہتے، اور آپ مریدوں کے
دلائل الخیرات کی منزلوں کو نا پسند فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس سے دلوں کا انجلا

ع قنطار ۱۲ سحر زادہ قیراط اور دقیہ سات مثقال اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے تو اسی کے سیر سے قنطار ۱۲ سیر
چھٹانک ہوا اور تین قنطار دو من اٹھارہ سیر سات چھٹانک ہوا ۱۲

لا الٰہ الا اللہ جیسا نہیں ہوتا اور فرماتے ہم نے کسی طالب کو نہیں دیکھا جو دلائل الخیرات کی منزلوں کے پڑھنے سے رجال مقبولین کے مقام کو پہونچ گیا ہو۔عہ ایک شہر والوں نے آپ سے خربوزوں کے کھیت میں چوہوں کی کثرت کی شکایت کی فرمایا اُسکے نشیب میں یہ ندا دیدو کہ محمد بن ابی الحمائل کا حکم یا ہی کہ تم لوٹ جاؤ تو اس کھیت میں ایک بھی چوہا نہ رہا ان کے شہر والوں نے سُنا تو اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اصل اجازت ہے وہ نہیں ہوئی یعنی کوئی ذرہ بغیر حق تعالیٰ کی اجازت کے حرکت نہیں کرسکتا۔ یہ چوہے بھی اجازت سے کرتے تھے جو کچھ کرتے تھے میں نے دعا کی اور وہ اجازت نہ رہی تو یہ باز آگئے۔ یہ بزرگ ہوا میں اڑتے تھے اور پانی کے مٹکے اٹھا لیتے تھے اور کھلم کھلا پانی کے اوپر ایسے چلے جاتے تھے کہ نظروں سے غائب ہو جاتے تھے پھر دونوں ہاتھ خون سے تر بتر کئے ہوئے واپس آتے اور فرماتے کہ ہم ایک شخص کیلئے گئے تھے جس کو دریائے شور میں گرفتار کر رکھا تھا ہم نے اس کو چھوڑ دیا ہو اور کافروں کی ایک جماعت کو قتل کر ڈالا ہے آپ کی وفات مصر میں ۹۲۳ھ میں ہوئی ہے اور اپنی خانقاہ میں دونوں شہرپناہوں کے درمیان دفن ہوئے ہیں۔

محمد الشناوی بڑے عارفین اور کامل و مکمل مرشدین میں سے تھے امام شعرانی کہتے ہیں کہ آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے میلہ کو جو حجاج بن یوسف کے شہروں میں ہوتا تھا باطل کر دیا کیونکہ اس میں ایک بڑی مخلوق جاتی تھی اس لئے کہ حجاج بڑا دشمن اور ظالم تھا ان شہروں پر مسلط تھا سلطنت کی باگ ڈور اور میلہ کے تمام لشکر اُسکے ہاتھ میں تھے اُس پر کسی کا رعب نہیں تھا تمام شہر کے لوگوں کو زبردستی لے لیتا تھا کہ وہ پیاس سے مرجائیں شیخ شناوی نے فقرا و مساکین پر ترس کھا کر اس کا مقابلہ کیا حجاج کے دل پر اسکا اثر ہوا اور اُسے خیال ہو گیا کہ شیخ ان شہروں میں اس کا جو کچھ معمول ہے اُسے باطل کر دیں گے تو اس نے ایک کھانا زہر ملا کر تیار کرایا اور شیخ اور انکی جماعت کے سامنے پیش کیا جب سب لوگ کھانا کھانے بیٹھ گئے تو وہ کھانا شیخ کی برکت سے کیڑے ہی کیڑے بن گیا امام شعرانی کہتے ہیں جب میں نے آپ کو سیدی محمد بن ابی حمائل کی خانقاہ میں رخصت کیا تو فرمایا یہ آخری ملاقات نہیں ایک مرتبہ ملاقات اور ضرور ہوگی جب آپ کی وفات قریب ہوئی تو مجھ کو

عہ یعنی جو صرف منزلیں پڑھ لیتا ہو اور ذکر کی کثرت نہ رکھتا ہو وہ مقبولین کے پایہ کو نہیں پہونچتا لا الٰہ الا اللہ افضل ترین ذکر ہے جو حدیث شریف میں ثابت ہو اور دلائل ماثور نہیں ہے گو ثواب درود شریف کا ملے گا ۱۲۔

Marfat.com

رو یا سے معلوم ہوا کہ میرے دل میں ایک وارد نے ورود کیا اور یہ کہا کہ محلہ روح کو چلو میں اپنے دل کو اس خیال پر عمل کرنے سے روک نہ سکا آخر شیخ کے اس فرمانے کی تصدیق کیلئے کہ ایک مرتبہ اور ملاقات ضرور ہوگی چلدیا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نزع کی حالت شروع ہو چکی تھی آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی توجہ اور عنایت سے پلک جھپکنے کی مقدار بھی خالی نہ چھوڑیں اور اپنے سامنے تمہارے ستاری فرمائیں پھر اسی رات آپ کی وفات ہوگئی اس کو تو طبقات میں فرمایا ہے اور کتاب المتن میں فرمایا ہے کہ آپ کے پاس چند مہمان پچاس شخص کے قریب ریف سے آگئے پھر اس کو جامع ازہر کے آس پاس کے لوگوں نے سُن لیا تو وہ بھی آگئے یہاں تک کہ آپ کے شیخ شیخ محمد السروی کی خانقاہ بھر گئی پھر گلیوں میں لوگوں کے واسطے بوریے بچھائے گئے اور گلیاں بھی پُر ہوگئیں آپ نے اپنے شیخ کے خادم سے فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانا بھی ہے اُس نے عرض کیا کہ میرا اور میری بیوی کا کھانا ہے فرمایا تم اُس ہی سے جبتک میں نہ آجاؤں پیالہ میں نہ نکالنا پھر آپ نے اپنی چادر اُس برتن پر ڈھک دی جس میں کھانا تھا اور بیچے ہی نکالنا شروع کیا حتیٰ کہ تمام حاضرین خانقاہ اور تمام باہر کے لوگوں کو وہ کھانا کافی ہوگیا امام شعرانی کہتے ہیں کہ میں نے بچشم خود دیکھا ہے غزی کہتے ہیں کہ ان کو حضرت احمد بدویؓ سے بہت زیادہ عقیدت تھی اور اُن سے نسبت تامہ حاصل تھی یہ بارہا ان سے گفتگو کیا کرتے تھے وہ وہ قبر کے اندر سے جواب دیا کرتے تھے شعراویؒ کہتے ہیں کہ میں نے خود سنا ہے کہ یہ حضرت احمد سے باتیں کرتے تھے اور وہ قبر کے اندر سے جواب دے رہے تھے طبقات وسطی میں بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خود سنا ہے کہ یہ حضرت احمد بدویؒ سے کسی امر کی ضرورت میں مشورہ کر رہے تھے اور شیخ احمد نے قبر کے اندر سے جواب دیا کہ سفر کر جاؤ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔ آپ کی وفات ۹۳۲ھ میں ہوئی اور محلہ روح میں اپنی خانقاہ میں دفن ہوئے ہیں آپ کی قبر معلوم ہے اس کی زیارت کی جاتی ہے۔

الحمد للہ جلد اول جمال الاولیاء کی ختم ہوئی

Marfat.com

قال اللہ تعالیٰ

کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا قال یا مریم انّٰی لک ھذا ط قالت ھو من عند اللہ ط انّ اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ؏

آیت بالا سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ سے کرامتوں کا صدور ہوتا ہے اور ذکر فرمانے سے معلوم ہوا کہ کرامات کا ذکر کرنا منافع دینیہ کیلئے مطلوب ہے اور مقصود یعنی تحصیل رضا و تقویت ایمان میں معین ہے اسلئے کتاب

جمال الاولیاء

ترجمہ کتاب مع علامات الاولیاء جو تلخیص ہے جامع کرامات الاولیاء مؤلفہ شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی کی جس کی تالیف کا اختتام ۱۳۲۴ھ میں ہوا اور سنہ ۱۳۲۹ھ میں مصر میں طبع ہوئی ہے

جسکے معتد بہ حصہ کی تلخیص ایک خاص معیار پر حضرت اقدس حکیم الامۃ مجدد الملۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی ادام اللہ فیوضہم نے فرمائی اور حضرت دام ظلہم العالی کے ارشاد سے بقیہ کتاب کی تلخیص اسی معیار پر اور کل کا ترجمہ احقر جمیل احمد تھانوی نے کیا

باہتمام جناب مولانا شبیر علی صاحب دام مجدہم
مالک مطبع اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر و مدیر رسالہ النور و المبلغ
زیور طبع سے آراستہ ہوئی

DATA ENTERED